هذه رسالة مباركة المسماة

كرامات الصادقين

ولمن يأت برسالة مثلها فله إنعام

ألف من الورق غير مقلد

كان أو من المقلدين

و انتها

قد طبعت بفضل الله ورحمته في بنجاب فريس سيالكوت

باهتمام المنشي غلام قادر الفصيح مالك المطبع فالحمد لله رب العالمين

التنبيه

ايها المكفرون الذين اصرّوا على تكذيبي وهمّوا بتمزيق جلابيبي اعلموا هداكم الله ان هذه الرسالة معيار لتنقيد
امري وامركم فان كنتم لا تتناهون عن سبكم ولا تخافون قهر ربكم وتظنون انكم اعلام الشريعة واشياخ
الطريقة وعلماء الملة وفضلاء الامة فأتوا برسالة من مثلها ان كنتم صادقين وان لم تفعلوا ولن تفعلوا
فاتقوا الله الذي ترجعون اليه واتقوا نارا تاكل احشاء المجرمين۔ ووالله اني ما الفت هذه الرسالة
لكسر نخوتكم واطفاء شعلة رعونتكم وكنت اطلع على روية ذلقي ومساغ خصيصي ولكني اردت ان اظهر كيفية
جهلكم على المنصفين۔ فنشدت كما شئت وتصديت من درر البيان لما فوق فان تاوحتم واتيتم بكلام من مثله
فلكم الالف بل ازيد عليه عشرين درهما للغالبين۔ ووالله اني ما ارى فيكم الا اجهال القرائح واكداء
المائح والمائح وما ارى عندكم من ماء معين۔ واعجبني انكم مع كونكم عاري الوطاب عن المعارف الدينية تستكبرون
ولا تتعيّرون ولا تستحيون محجة المتقين۔ فوالذي ابتعثني لالزامكم وافحامكم لقد سألت الله ان يحكم بيني وبينكم
ويوهن كيد الكاذبين۔ وما عرضت عليكم درهما ودينارا الا اختبارا فان ناضلتموني في تفسير او نظم فهو لكم
حتما واعلموا ان الله يخزيكم ويري الخلق جهلكم ويريكم ما كنتم تكذبون وتستعلون مستكبرين۔ وقد نظمت
هذه القصائد بارتجال من غير افتعال في بلدة غنيسر وكان ثم مشاهد حزب من المسلمين۔ ولكني
امهلكم الى شهرين من وقت اشاعة هذه الرسالة۔ وارتقب اتجيبون او تولون الدبر وتكونون من الناكلين
ان شيخ البطالة استدعاني غضبان فنهضت اليه عجلان وقلت قم فانّي اتيت الآن ودانيته بالمصابيح المتّقد
ولكني اعلمه من قوم عمين۔ وهذه رسالة قد اودعت دقايق القرآن وضمخت بطيب العرفان وسيق اليه
شرب من تسنيم الجنان وسفرت عن مرأى وسيم وارج نسيم وترآءت بوجه حسين۔ لعانقها
ازوات بالجنان وصليت القلوب بالنيران وهيجت البلابل في صدور المعاندين وكتبتها لئلا
يبقى للجدال مطرح ولا للمراء مسرح وليتبين الحق وليستبين سبيل المجرمين۔ وآخر دعوانا
ان الحمد لله رب العلمين ۝



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار ۔ وتتباعد الافکار عن فھم کنھہ تباعد اللیل من النھار ۔ الذی دعی الناس بالقرآن ورسولہ المصطفیٰ الی مادبۃ الحقلیٰ ۔ من اھل الحضارۃ والفلا ۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ محمد خاتم النبیین وفخر المرسلین ۔ الذی جاء بالحجج والبراھین ۔ واسعف الناس بحاجاتھم ویمم اصلاح العالمین ۔ فکم من مخلوق الی الھوی دخل فی الروحانیین ۔ وکم من ذی لسان سلیط ۔ وغیظ مستشیط صار من المھذبین المطھرین ۔ اللھم فصل علیٰ ھذا الرسول النبی الامی الذی فاق الرسل کلھم فی کمالاتہ ۔ وحاز کل فضیلۃ فی سیرہ وصفاتہ ۔ والف بین قلوب کانوا یداجون ولا یخلصون ۔ واصلح قومًا کانوا یشرکون ولا یوحدون ۔ وطھر اناسًا کانوا یفجرون ولا یتقون ۔ ویمتطون مطایا نفوسھم ولا یسیرون

فی سبیل اللہ ولایتیقظون ـ وکان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُمّیاً لم یقرء شیئاً
من علوم الدنیا والدین وبلغ اشدہ فی قوم امیین وعمیین ـ ولم یر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وجہ العالمین العارفین ـ بل لم یرم عن وجارہ ـ ولاظعن عن الفہ وجارہ ـ
ومع ذالک سبق العالمین والعالمین فی عقلہ وعلومہ وبرکاتہ وفیوضہ وانوارہ
حتی غمرت مواہب ہدایتہ المشارق والمغارب ـ والاجانب والاقارب ـ
واطال کل ذی ذیل ذیلہ الی برکاتہ ـ وامتدت ایدی الناس الی افاداتہ وخیراتہ
فاری الناس سبیل السلام ـ ونجاہم من المسالک الشاغرۃ وطرق الظلام ـ
وطہرہم من شعب النفاق والشقاق والنزاع والمشاجرۃ وسیرا للسیادۃ
بصر العیون ـ واحسن الظنون ـ ونجی المسجون ـ حتی القی فی روع الناس
الاستسلام ـ وثبط جذبات کفرہم وثبت الاقدام ـ ونشطہم الی الثبات
والاستقامۃ واقام فانصروا اورثوا اسبلہم ومنازلہم وتخیروا المناخ ـ و
وردوا الورد النقاخ ـ وزکوا وحصوا وطہروا حتی سموا خیار الناس ـ وخلصوا
من کل نوع النعاس ـ وکملوا فی العلم الباطنی والخبر الروحانی الی ان ارتعوا بالمحاسن
الاکیاس ـ وحصحص فہیم نور ینیر الناس ـ وبدلت شیمہم وقوا تحہم ـ ونورت
نفوسہم ونشرت مدایحہم ـ واعتلقوا بالنبی الکریم اعتلاق الاثمار بالاعوام
ولووا اعنتہم من طرق الفساد الی مناہج السداد ـ حتی وصلوا منازل القرب
والمحبۃ والوداد ـ وبلغوا وانتہوا الی کمالات قدرہا اللہ للعباد ـ
فالحمد للہ الذی ہدی عبادہ بہذا الرسول النبی الامی المبارک واحیی بہ
العالمین ـ

امابعد واضح ہو کہ موافق اس سنت غیر متبدلہ کے کہ ہر یک غلبہ تاریکی کے وقت خدا تعالیٰ
اس اُمت مرحومہ کی تائید کیلئے توجہ فرماتا ہے اور مصلحت عامہ کے لئے کسی اپنے بندہ کو خاص
کر کے تجدید دین متین کے لئے مامور فرما دیتا ہے یہ عاجز بھی اس صدی کے سر پر خدا تعالیٰ
کیطرف سے مجدد کا خطاب پا کر مبعوث ہوا اور جس نوع اور قسم کے فتنے دنیا میں پہیل رہے تھے
انکے رفع اور دفع اور قلع قمع کے لئے وہ علوم اور وسایل اس عاجز کو عطا کئے گئے کہ جبتک
خاص عنایت الٰہی انکو عطا نہ کرے کسیکو حاصل نہیں ہو سکتے مگر افسوس کہ جیسا قدیم سے ناتمام اور
ناقص الفہم علما کی عادت ہے کہ بعض اسرار اپنے فہم سے بالاتر پا کر منبع اسرار کو کافر ٹہراتے رہے ہیں اسی
راہ پر اس زمانہ کے بعض مولوی صاحبوں نے بھی قدم مارا اور ہر چند نصوص قرآنیہ وحدیثیہ سے سمجھایا گیا۔
مگر ایک ذرہ بھی صدق کی روشنی انکے دلوں پر نہ پڑی بلکہ برعکس اسکے تکفیر اور تکذیب کے بارہ میں
جوش دکھلایا کہ نہ صرف کافر کہنے پر کفایت کی بلکہ اکفر نام رکھا اور ایک مومن اہل قبلہ کے خلود جہنم
پر فتوے لکھے اس عاجز نے بار بار خداوند کریم کی قسمیں کہا کر بلکہ مسجد میں جو خانہ خدا ہے بیٹھ کر
اُنپر ظاہر کیا کہ میں مسلمان ہوں اور اللہ جلشانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ پر ایمان لاتا ہوں
مگر ان بزرگوں نے قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ منافقانہ اقرار ہے خاصکر انہیں سے جو میاں محمد حسین بٹالوی
ہیں انہوں نے تو اپنی ضد کو کمال تک پہنچا دیا اور کہا کہ اگر میں بچشم خود نشان بھی دیکہوں تو میں ہرگز
مسلمان نہ سمجہونگا اور ہمیشہ کافر کہتا رہونگا چنانچہ بعض نشان بھی ظاہر ہوئے مگر حضرت بٹالوی
صاحب نے انکا نام استدراج یا نجوم رکھا اور ہر ایک طور سے لوگوں کو دہوکے دیئے چنانچہ منجملہ ان
دہوکوں کے ایک یہ بھی ہے کہ یہ شخص بالکل جاہل اور علوم عربیہ سے بالکل بے بہرہ ہے اور مع ذالک
دجال اور مفتری جو خدا تعالیٰ سے بھی کچھہ مدد نہیں پا سکتا اور اپنی عربی دانی کو بہت کروفر سے بیان
کیا تا اس وجہ سے سبکی عظمت دلوں میں جم جاوے اور اس عاجز کو ایک جاہل اور امی اور علوم عربیہ سے

بیگانہ اور ملعون اور مفتری قرار دیکر یہ چاہا کہ عوام پر تمام راہیں نیک ظنی کی بند ہو جائیں لیکن عجیب قدرت خداوند تعالی سے ہے کہ اس امر میں بھی اُسنے نہ چاہا کہ بٹالوی صاحب اور انکے ہم مشرب علماء کی کچھ عزت اور بات ظاہر ہو سو اگرچہ میں درحقیقت امیوں کی طرح ہوں لیکن محض اسنے اپنے فضل سے علم اور دقایق وحقایق قرآن کریم میں میری **وہ مدد** کی کہ میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں کہ میں اس خداوند کا شکر ادا کرسکوں اور مجھکو بشارت دی کہ اگر میاں بٹالوی یا کوئی دوسرا اُسکا ہم مشرب مقابلہ پر آئے تو شکست فاش اٹھا کر سخت ذلیل ہوگا اسی بنا پر مینے **اشتہار دیا** کہ میاں بٹالوی جسپر اب ہے کہ میرے مقابل پر قرآن کریم کی ایک سورت کی **تفسیر** عربی فصیح بلیغ میں لکھے جو دس جزو سے کم نہ ہو اور نیز ایک **قصیدہ** نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرے جو سو شعر ہو اور ایسا ہی میرے پر واجب ہوگا کہ میں بھی اسی سورۃ کی تفسیر عربی فصیح بلیغ میں لکھوں اور نیز سو شعر کا قصیدہ بھی نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تیار کروں اور پھر اگر عند المقابلہ والموازنہ میاں بٹالوی صاحب کی تفسیر اور اُن کا قصیدہ میری تفسیر اور قصیدے سے افصح اور ابلغ اور اتم اور اکمل ثابت ہوا تو میں اپنے دعوے سے توبہ کروں گا اور سمجھ لوں گا کہ خدا تعالی نے بٹالوی صاحب کی تائید کی اور پھر کتابیں جلا دونگا اور اگر میں غالب ہوا تو بٹالوی صاحب کو اقرار کرنا پڑیگا کہ وہ اپنے ان بیانات میں سراسر کاذب اور دروغگو تھے کہ یہ شخص مفتری اور دجال اور کافر اور ملعون ہے اور نیز علوم عربیہ سے ایسا جاہل کہ ایک صیغہ بھی درست طور پر نہیں آتا اور ساتھ اسکے مینے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص ہم میں سے اس مقابلہ سے منہ پھیرے یا بیجا حجتوں اور حیلوں سے اس طریق آزمایش کو ٹال دیوے تو اسپر خدا تعالی کی **دس لعنتیں** ہوں مگر افسوس کہ بٹالوی صاحب نے ان لعنتوں کی کچھ بھی پروا نہیں کی ۔ اور کئی عہد اور وعدے توڑکر آخر حیلہ جوئی کے طور پر یہ جواب دیا کہ اول ہم آپ کی عربی تالیفوں کو آزمایش کی نظر سے

دیکھین گے کہ وہ سہو اور نسیان سے مبرا ہین یا نہین اور کوی غلطی صرف اور نحو کی رو سے انہین پائی جاتی ہے یا نہین اگر نہین پائی جائیگی تو پھر بالمقابل تفسیر لکھنے اور ستو شعر کا قصیدہ بنانے مین کچھہ عذر نہ ہوگا - گر دانشمندون نے سمجھہ لیا کہ بطالوی صاحب نے اپنی جان بچانے کیلئے یہ حیلہ نکالا ہے کیونکہ ان کو خوب معلوم ہے کہ عربی یا فارسی کی کوی مبسوط تالیف سہو اور غلطی سے خالی نہین ہو سکتی اور حیلہ جو کیلئے کوئی نہ کوئی لفظ گو سہو کاتب ہی ہہی حجت پیش کرنیکے لئے ایک سہارا ہو سکتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے بہت ہاتھہ پیر مار کر اور مثل مشہور مرتا کیا نہ کرتا پر عمل کر کے یہ شرمناک عذر پیش کر دیا اور اپنے دل کو اس بازاری چال بازی سے خوش کر لیا کہ کسی ایک سہو کاتب یا فرض کرو اتفاقاً کسی غلطی کے نکلنے سے یہ حجت ہاتھہ آجائیگی کہ اب غلطی تمہاری کسی کتاب مین نکل آئی اسلئے اب بحث کی ضرورت نہین رہی - لیکن افسوس کہ بطالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ نہ مجھے اور کسی انسان کو بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونیکا دعوٰے ہے - جو شخص عربی یا فارسی مین مبسوط کتابین تالیف کریگا ممکن ہے کہ حسب مقولہ مشہورہ قلما سلم مکثار کے کوی صرفی یا نحوی غلطی اس سے ہو جائے اور بباعث خطاء نظر کے اس غلطی کی اصلاح نہ ہو سکے اور یہ بھی ممکن ہو کہ سہو کاتب سے کوئی غلطی چھپ جائے اور بباعث ذہول بشریت مولف کی اسپر نظر نہ پڑے پھر اس بیطرفہ نکتہ چینی مین دونون فریق کی علمی طاقتون کا موازنہ کیونکر ہو - غرض بطالوی صاحب کے ایسے بیہودہ جوابات سے یقینی طور پر معلوم ہوگیا کہ علم تفسیر اور علم ادب مین قسام حقیقی نے انکو کچھہ بھی حصہ نہین دیا اور بجز لعن و طعن اور چال بازی کی مشق کے اور کچھہ بھی ان کے دل اور دماغ اور زبان کو لوازم انسانیت نہین ملی اسیوجہ سے اول مجھے ان کے اس قسم کے تعصبات کو دیکھہ کر دل مین یہ خیال آیا تھا کہ اب ہمیشہ کے لئے ان سے اعراض کیا جائے لیکن عوام کا یہ غلط خیال دور کرنے کیلئے کہ گویا میان محمد حسین بطالوی یا دوسرے مخالف مولوی جو اس بزرگ کے ہم مشرب ہین علم ادب اور حقایق تفسیر کلام

الٰہی میں ید طولیٰ رکھتے ہیں قرین مصلحت سمجھا گیا کہ اب آخری دفعہ **اتمام حجت** کے
طور پر بطالوی صاحب اور ان کے ہمشرب دوسرے علماء کی عربی دانی اور حقایق شناسی کی حقیقت
ظاہر کرنیکے لئے یہ رسالہ شایع کیا جاوے اور واضح ہو کہ اس رسالہ میں **چار قصائد** اور ایک تفسیر
سورۃ فاتحہ کی ہے اور اگرچہ یہ قصاید صرف ایک ہفتہ کے اندر بنائے گئے
ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ **چند ساعت** میں لیکن بطالوی صاحب اور انکے ہمشرب مخالفوں کیلئے
محض اتمام حجت کی غرض سے پوری ایک ماہ کی مہلت دیکر یہ اقرار شرعی قانونی شایع کیا جاتا ہے
کہ اگر وہ اس رسالہ کی اشاعت سے **ایکماہ کے عرصہ** تک اسکے مقابل پر اپنا فصیح بلیغ رسالہ شایع
کردیں جسمیں اسی تعداد کے موافق اشعار عربیہ ہوں جو ہمارے اس رسالہ میں ہیں اور ایسے ہی حقایق
اور معارف اور بلاغت کے التزام سے سورہ فاتحہ کی تفسیر ہو جو اس رسالہ میں لکھی گئی ہے تو
ان کو **ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا** ورنہ آئندہ ان کو یہ دم مارنے کی گنجایش
نہیں ہوگی کہ وہ ادیب اور عربی دان ہیں یا قرآن کریم کی حقایق شناسی میں کچھ بھی انکو
مس ہے اور میں نے سنا ہے کہ یہ گروہ علماء کا اپنے اپنے مکانوں میں بیٹھ کر اس عاجز کو ایک طرف تو
کاذب اور دجال اور کافر ٹھہراتے ہیں اور ایکطرف یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شخص سراسر جاہل ہے اور
علم عربی سے بکلی بیخبر۔ سو اس مقابلہ سے تمام تر صفائی ظاہر اور ثابت ہو جائیگا کہ اس بیان میں
یہ لوگ کاذب ہیں یا صادق اور چونکہ ان لوگوں کے دلوں میں دیانت اور خدا ترسی نہیں اسلئے
اب میں نہیں چاہتا کہ بار بار انکی طرف توجہ کروں۔ اور اگرچہ میں ایک صریح کشف کی رو سے
ایسے متعصب اور کجدل لوگوں کے ساتھ مباحثات کرنیسے روکا گیا ہوں جسکا ذکر میری کتاب
آئینہ کمالات اسلام میں چھپ چکا ہے لیکن یہ مقابلہ نشان نمائی کے طور پر ہے اور بلحاظ
تورع و تقویٰ آیندہ یہ عہد بھی کرتا ہوں کہ اگر اب میاں محمد حسین بطالوی یا کسی دوسرے مولوی نے

بغیر کسی حیلہ وحجت کے میرے اِن قصائد اور تفسیر کے مقابل پر عرصہ ایکماہ تک اپنے قصائد اور تفسیر
شائع نہ کی تو پھر ہمیشہ کے لیئے اس قوم سے اعراض کرونگا۔ اور اگر اِس رسالہ کے مقابل پر میاں
بطالوی یا کسی اور اُنکے ہم مشرب نے سیدھی نیت سے اپنی طرف سے قصائد اور تفسیر سورۃ فاتحہ تالیف
کر کے بصورت رسالہ شایع کر دی تو مین سچے دل سے وعدہ کرتا ہون کہ اگر ثالثوں کی شہادت سے
یہ ثابت ہو جاوے کہ اِن کے قصائد اور انکی تفسیر جو سورہ فاتحہ کے دقایق اور حقایق کے متعلق
ہوگی میرے قصائد اور میری تفسیر سے جو اسی سورہ مبارکہ کے اسرار لطیفہ کے بارہ میں ہے
ہر پہلو سے بڑھکر ہے تو مین **ہزار روپیہ** نقد اُنمین سے ایسے شخص کو دونگا جو روز اشاعت سے
ایکماہ کے اندر ایسے قصائد اور ایسی تفسیر بصورت رسالہ شایع کرے اور نیز یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ بعد
بالمقابل قصائد اور تفسیر شایع کرنیکے اگر اِن کے قصائد اور انکی تفسیر نحوی وصرفی اور علم بلاغت
کی غلطیوں سے مبرا نکلے اور میرے قصائد اور تفسیر سے بڑھکر نکلے تو پھر باوصف اپنے اس کمال کے
اگر میرے قصائد اور تفسیر بالمقابل کے کوئی غلطی نکالینگے تو فی غلطی **پانچ روپیہ** انعام
بھی دونگا۔ مگر یاد رہے کہ نکتہ چینی آسان ہے ایک جاہل بھی کر سکتا ہے مگر نکتہ آفرینی مشکل۔
تفسیر لکھنے کے وقت یہ یاد رہے کہ کسی دوسرے شخص کی تفسیر کی نقل منظور نہیں ہوگی بلکہ وہی
تفسیر لایق منظوری ہوگی جسمین حقایق ومعارف جدیدہ ہون بشرطیکہ کتاب اللہ اور فرمودہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالف نہ ہوں۔ اللہ جلشانہ قرآن کریم کی تعریف مین صاف فرماتا ہے کہ اسمین
ہر یک چیز کی تفصیل ہے پھر معارف اور حقایق کا کوئی حصہ کیونکر اُس سے باہر رہ سکتا ہے۔ ماسوا اسکے
خدا تعالی کا قانون قدرت بھی یہی شہادت دے رہا ہے کہ جو کچھ اُس سے صادر ہوا ہے خواہ ایک
مکھی ہو وہ بے انتہا عجائبات اپنے اندر رکھتا ہے پھر کیا ایک ایماندار یہ رائے ظاہر کرسکتا ہے کہ ایک
مکھی یا مچھر کی بناوٹ تو ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے کہ اگر قیامت تک تمام فلاسفر اسکے خواص عجیبہ کے دریافت

کرنیکے بارہ مین سوچتے چلے جائین تب بھی اُن کو یہ دعوے نہیں پہونچتا کہ جسقدر انہیں خواص تھے وہ اُنہون نے معلوم کرلیئے ہین لیکن قرآن کریم کی عبارتین صرف سطحی خیالات تک محدود ہین جو ایک جاہل مُلا اُنپر سرسری نظر ڈالکر دعوی کرسکتا ہے کہ جو کچھہ قرآن مین تھا مینے معلوم کرلیا۔ خداتعالی کا قانون قدرت ہرگز بدل نہین سکتا اور اُسکی مخلوقات مین سے ایک پتہ بھی ایسا نہین جسکو چند معلومہ خواص ہیں محدود کہہ سکین بلکہ اسکی ہر ایک مخلوق خواص غیر محدودہ اپنے اندر رکھتی ہے اور اسیوجہ سے ہر ایک مخلوق مین صفت بینظیری پائی جاتی ہے اور اگر تمام دنیا اسکی نظیر بنانا چاہے تو ہرگز اسکے لئے میسّر ہو جیساکہ قرآن کریم مین اللہ تعالی نے آپ فرمادیا ہے کہ مکھی بنانے پر بھی کوئی قادر نہین ہوسکتا۔ کیون قادر نہین ہوسکتا اِسکی یہی تو وجہ ہے کہ مکھی مین بھی اِس قدر عجائبات صنعت صانع ہین کہ اِنسانی طاقتون بلکہ تمام مخلوق کی قوتون سے بڑہکر ہین پھر خداتعالی کا کلام کیون ایسا گرا ہوا اور ادنی درجہ کا سمجھا جاوے کہ جو اپنے خواص اور حقایق کے رو سے مکھی کے درجہ پر نہین۔ کیا یہ وہی کلام نہین جسکے حق مین خداتعالی فرماتا ہے **قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا** یعنے اگر جن و انس اس بات پر اتفاق کرلین کہ اِس قرآن کی نظیر بناوین تو ہرگز بنا نہین سکینگے اگرچہ وہ ایک دوسرے کی مدد بھی کرین۔ بعض نادان مُلا اخسناہم اللہ کہا کرتے ہین کہ یہ بینظیری صرف بلاغت کو متعلق ہے لیکن ایسے لوگ سخت جاہل اور دلون کے اندھے ہین انہین کیا کلام ہے کہ قرآن کریم اپنی بلاغت اور فصاحت کے رو سے بھی بینظیر ہے لیکن قرآن کریم کا یہ منشاء نہین ہے کہ اُسکی بینظیری صرف اسیوجہ سے ہی بلکہ اُس پاک کلام کا یہ منشاء ہے کہ جن جن صفات سے وہ متصف کیا گیا ہی اُن تمام

صفات کے رو سے وہ بینظیر ہے مگر یہ حاجت نہین کہ وہ تمام صفات جمع ہوکر بینظیری پیدا ہو بلکہ ہر ایک صفت جداگانہ بینظیری کی حد تک پہنچی ہوئی ہے اب ضروری سمجھ کر قرآن کریم کی وہ صفات کاملہ جو اس پاک کلام میں مندرج ہین جنکی رو سے قرآن کریم بینظیر کہلاتا ہے بطور نمونہ کسی قدر ذیل مین لکھی جاتی ہین اور وہ یہ ہین ۔

الر تلك ايات الكتاب الحكيم ۔ يهدي الى الحق والى طريق مستقيم ۔ ان هو الا ذكر للعالمين ۔ لمن شاء منكم ان يستقيم ۔ ما فرطنا في الكتاب من شيء ۔ هذا بصائر للناس وهدى ورحمة لقوم يوقنون ۔ فلا اقسم بمواقع النجوم وانه لقسم لو تعلمون عظيم ۔ انه لقران كريم في كتاب مكنون لا يمسه الا المطهرون ۔ اصلها ثابت وفرعها في السماء تؤتي اكلها كل حين ۔ ان هذا القران يهدي للتي هي اقوم ۔ انه لقول فصل ۔ لا ريب فيه ۔ حكمة بالغة ۔ ومهيمنا ۔ هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان ۔ وانه لتذكرة للمتقين ۔ وانه لحق اليقين ۔ وما هو على الغيب بضنين ۔ قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين ۔ يهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام ويخرجهم من الظلمات الى النور باذنه ويهديهم الى صراط مستقيم ۔ هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ۔ يا ايها الناس قد جاءكم برهان من ربكم وانزلنا اليكم نورا مبينا ۔ اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا ۔ الله نزل احسن الحديث كتابا متشابها مثاني تقشعر منه جلود الذين يخشون ربهم ثم تلين جلودهم وقلوبهم الى ذكر الله ذلك هدى الله يهدي به من يشاء ۔ قل الله يهدي الى الحق ۔ انزل الكتاب بالحق والميزان ۔

انزل من السماء ماءً فسالت اودیة بقدرها۔ وما انزلنا علیك الکتاب الا لتبین
لهم الذی اختلفوا فیه۔ هو الذی ینزل علی عبده اٰیاتٍ بیناتٍ لیخرجکم
من الظلمات الی النور۔ یا ایها الناس قد جاءتکم موعظة من ربکم وشفاء لما
فی الصدور۔ کتاب انزلناه الیك مبارك لیدبروا اٰیاته ولیتذکر اولوا الالباب
وتنذر به قوماً لدّا۔ وکل شیٔ فصّلناه تفصیلا۔ وبالحق انزلناه وبالحق نزل۔
وانه لکتاب عزیز لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه۔ جعلناه نوراً
نهدی به من نشاء من عبادنا۔ تبیاناً لکل شیٔ۔ روحاً من امرنا۔ بلسان عربی
مبین۔ فیها کتب قیمه۔ قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل
هذا القرآن لا یاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا۔

خلاصہ ترجمہ ان تمام آیات کا یہ ہے کہ قرآن حکیم ہے یعنی حکمت سے بھرا ہوا ہے۔ راہ ربت
کی تمام منازل طے کرا دیتا ہے اور ذکر للعالمین ہے یعنی ہر ایک قسم کی فطرت کو اسکے کمالات مطلوبہ
یاد دلاتا ہے اور ہر ایک رتبہ کا آدمی اُس سے فائدہ اُٹھاتا ہے جیسے ایک عامی ویسا ہی ایک فلسفی
یہ اُس شخص کیلئے اُترا ہے جو انسانی استقامت کو اپنے اندر حاصل کرنا چاہتا ہے یعنی انسانی درخت
کی جس قدر شاخیں ہیں یہ کلام اُن سب شاخوں کا پرورش کرنیوالا اور حد اعتدال پر لانیوالا ہے۔ اور
انسانی قوی کے ہر ایک پہلو پر اپنی تربیت کا اثر ڈالتا ہے۔ کوئی صداقت اِس سے باہر نہیں۔
اسکی تعلیمیں بصیرت بخشتی ہیں اور ایمان لانیوالوں کو وہ راہ دکھاتی ہیں جس سے ایمان قوی ہوتا ہے
اور رحمانیت اور رحیمیت الٰہی اُنکے شامل حال ہو جاتی ہے جس سے وہ ایمان سے عرفان کے درجہ تک
پہنچتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مواقع النجوم کی قسم کہاتا ہوں اور یہ بڑی قسم ہے اگر تمہیں
علم ہو اور قسم اسبات پر ہے کہ یہ قرآن عظیم الشان کتاب ہے، اور اسکی تعلیمات سنت اللہ کے مخالف نہیں

بلکہ اسکی تمام تعلیمات کتاب مکنون یعنی صحیفہ فطرت مین لکھی ہوئی ہین اور اسکے دقایق کو وہی لوگ
معلوم کرتے ہین جو پاک کئے گئے ہین (اِس جگہ اللہ جلشانہ نے مواقع النجوم کی قسم کہا کر اِس طرف
اشارہ کیا کہ جیسے ستارے نہایت بلندی کی وجہ سے نقطون کیطرح نظر آتے ہین مگر وہ اصل مین نقطون
کیطرح نہین بلکہ بہت بڑے ہین ایسا ہی قرآن کریم اپنی نہایت بلندی اور علوشان کی وجہ سے
کم نظرون کے آنکھون سے مخفی ہے اور جن کی غبار دور ہو جاوے وہ انکو دیکھتے ہین اور اس آیت
مین اللہ جلشانہ نے قرآن کریم کے دقایق عالیہ کیطرف بھی اشارہ فرمایا ہے جو خدا تعالی کے
خاص بندون سے مخصوص ہین جنکو خدا تعالی اپنے ہاتھہ سے پاک کرتا ہے اور یہ اعتراض
نہیں ہو سکتا کہ اگر علم قرآن مخصوص بندون سے خاص کیا گیا ہے تو دوسرون سے نافرمانی کیجات
میں کیونکر مواخذہ ہوگا کیونکہ قرآن کریم کی وہ تعلیم جو مدار ایمان ہے وہ عام فہم ہے جسکو ایک کافر
بھی سمجھہ سکتا ہے اور ایسی نہیں ہے کہ کسی پڑھنے والے سے مخفی رہ سکے اور اگر وہ عام فہم نہ ہوتی
تو کارخانہ تبلیغ ناقص رہجاتا۔ مگر حقایق معارف چونکہ مدار ایمان نہین صرف زیادت عرفان کے
موجب ہین اِسلئے صرف خواص کو اُس کوچہ میں راہ دیا کیونکہ وہ دراصل مواہب اور روحانی نعمتین
ہیں جو ایمان کے بعد کامل الایمان لوگوں کو ملا کرتی ہین۔) پھر بعد اسکے فرمایا کہ کلمات قرآن کے
اس درخت کی مانند ہیں جسکی جڑھ ثابت ہو اور شاخیں اسکی آسمان میں ہوں۔ اور وہ ہمیشہ اپنے
وقت پر اپنا پہل دیتا ہے یعنی انسان کی سلیم فطرت اسکو قبول کرتی ہے اور آسمان میں شاخون کے
ہونیسے یہ مراد ہے کہ بڑے بڑے معارف پر مشتمل ہے جو قانون قدرت کے موافق ہین اور ہمیشہ پہل دینے سے
یہ مراد ہے کہ دائمی طور پر روحانی تاثیرات اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور پہر فرمایا کہ یہ قرآن اُس سیدھی راہ کی
ہدایت دیتا ہے جسمین ذرا کجی نہین اور انسانی سرشت سے بالکل مطابقت رکھتی ہے۔ اور درحقیقت
قرآن کی خوبیون مین سے یہ ایک بڑی خوبی ہے کہ وہ ایک کامل دائرہ کیطرح بنی آدم کی تمام قوتے

پر محیط ہو رہا ہے اور آیت موصوفہ مین سیدہی راہ سے وہی راہ مراد ہے کہ جو راہ انسان کی فطرت سے
نہایت نزدیک ہے یعنے جن کمالات کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہی اُن تمام کمالات کی راہ اسکو دکہلا دینا
اور وہ راہین اسکے لئے میسر اور آسان کر دینا جنکے حصول کیلئے اُسکی فطرت مین استعداد رکہی گئی ہے
اور لفظ اَقوَم سے آیت یھدی للتی ھی اقوم مین یہی راہ مراد ہے - پہر بعد اسکے
فرمایا کہ قرآن کریم تمام جہگڑون کا فیصلہ کرتا ہے اور یہ قول ہی اس بات کیطرف اشارہ ہی کہ اسمین تمام
اقسام حکمت الٰہی کے موجود ہین کیونکہ جو کتاب خود ناقص اور بعض معارف سے غافل ہو وہ عام طور پر
الہیات کے مخطیون اور مصیبون کیلئے قاضی اور حکم نہین ٹہر سکتی بلکہ اُسی وقت حکم ٹہر سکتی کہ جب
جامع جمیع علوم حکمیہ ہوگی - اور پہر فرمایا کہ یہ قرآن تمام شکوک سے پاک ہی اور اسکی تعلیمات مین شک اور شبہ
کو راہ نہیں یعنے علوم یقینیہ سے پُر ہے - اور پہر فرمایا کہ یہ قرآن وہ حکمت ہی جو اپنے کمال کو پہنچی ہوئی
ہے اور تمام الٰہی کتابون پر حاوی ہے اور تمام معارف دینیہ کا اسمیں بیان موجود ہے وہ ہدایت
کرتا ہے اور ہدایت پر دلایل لاتا ہے اور پہر حق کو باطل سے جدا کرکے دکہلا دیتا ہے اور وہ
پرہیزگارون کو اُنکی نیک استعدادین جو اُنمین موجود ہین یاد دلا دیتا ہے اور اسکی تعلیم یقین کے
مرتبہ پر ہے اور وہ غیب گوئی مین بخیل نہیں ہے یعنے اُسمین امور غیبیہ بہت بہرے ہوئے ہین اور پہر
صرف اتنا نہیں کہ اپنے اندر ہی امور غیبیہ رکہتا ہے بلکہ اسکا سچا پیرو بہی منجانب اللہ الہام پاکر
امور غیبیہ کو پا سکتا ہے اور یہ فیض اسی پاک کتاب کا ہی جو بخیل نہین ہی اور دوسری کتابین اگرچہ
منجانب اللہ بہی ہون مگر اب وہ بخیل کا ہی حکم رکہتی ہین جیسے انجیل اور توریت کہ اب انکی پیروی کرنیوالا
کوئی نور حاصل نہیں کر سکتا بلکہ انجیل تو عیسائیون سے ایک ٹہٹہا کر رہی ہے کیونکہ جو عیسائی ایماندار کی
علامتین انجیل نے ٹہرائی ہین کہ وہ ناقابل علاج بیمارون یعنی مادر زاد اندہون اور مجذومون اور
لنگڑون اور بہرون کو اچہا کرینگے اور پہاڑون کو حرکت دینگے اور زہر کہانیسے نہیں مرینگے یہ علامتین

عیسائیوں مین نہیں پائی جاتین بلکہ حضرت عیسیٰ نے یہ بات کہہ کر کہ اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی
تم مین ایمان ہو تو یہ تمام کام جو مین کرتا ہون تم کروگے بلکہ مجھہ سے زیادہ کروگے اِس بات پر مہر لگادی کہ تمام
عیسائی بے ایمان ہین اور جب بے ایمان ہوئے تو اُن کو حق نہیں پہنچتا کہ کسی سے سچائی دین
کے بارے مین بحث کرین جبتک پہلے اپنی ایمانداری ثابت نہ کرلین کیونکہ انکی حالت یہ گواہی
دے رہی ہے کہ بوجہ نہ پائے جانے قرارداده علامتون کے یا تو وہ بے ایمان ہین اور یا وہ شخص
کاذب ہے جسنے ایسی علامتین اُنکے لئے قرار دین جو انمیں پائی نہیں جاتین اور دونوں طور کے
احتمال کی رو سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ سچائی سے بکلی دور و مہجور و بے نصیب ہین
مگر قرآن کریم نے اپنی پیرون کے لئے جو علامتین قرار دی ہین وہ صدہا مسلمانوں میں پائی
جاتی ہین جس سے ثابت ہوگیا کہ قرآن کریم خدا تعالی کا برحق کلام ہے لیکن اگر عیسائیون کو
ایماندار مان لیا جاوے تو ساتھ ہی ماننا پڑیگا کہ انجیل موجودہ کسی ایسے شخص کا کلام ہے کہ جو جھوٹی
پیشگویون کے سہارے سے اپنے گروہ کو قایم رکھنا چاہتا ہے مگر یاد رہے کہ اس تقریر سے حضرت
مسیح علیہ السلام پر ہمارا کوئی حملہ نہین کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر یہ باتین حضرت مسیح کیطرف سے
ہیں تو اُنہون نے ایمانداروں کی یہ نشانیان لکھدین پھر اگر کوئی ایمانداری کو چھوڑدے تو
حضرت مسیح کا کیا قصور۔ بلکہ حضرت مسیح نے اِن علامات کے لباس مین عیسائیون کی بے ایمان
ہو جائیگی زمانہ کی ایک پیشگوئی کردی ہے یعنی یہ کہدیا ہے کہ جب اے عیسائیو تمہارے پر ایسا زمانہ
آوے کہ تم میں یہ علامتین نہ پائی جاوین تو سمجھو کہ تم بے ایمان ہوگئے اور ایک رائی کے دانہ کے
برابر بھی تم میں ایمان نہ رہا۔ اسمین شک نہین کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے
عیسائیون کے بعض خواص افراد مین یہ علامتین پائی جاتی تہین اور خوارق اُن سے ظہور مین آتے تھے
لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت مین جب وہ لوگ بباعث قبول کرنے اُس آفتاب

صداقت کو بے ایمان ہو گئے اور ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نرہا تب عیسائی ایمانی کی علامتین انہین ظاہر ہو گئین۔ مسلمانون کو لازم ہے کہ جبتک عیسائی اقاموا التوراۃ والانجیل کا اپنے تئین مصداق ثابت کرین یعنی ایمانداری کی علامتین نہ دکہلائین تب تک بار بار ان سے یہی مؤخذہ کرین کہ وہ ان علامات قرار دادہ انجیل کے رو سے اپنا ایماندار ہونا ہمین دکہلا دین انسے یہ پوچہنا چاہئے کہ تم کس دین کیطرف بلاتے ہو آیا اس انجیلی دین کیطرف جسکو قبول کرنیوالون کی یہ یہ علامتین لکہی ہین کہ روح القدس انکو ملتی ہے اور ایسے ایسے خوارق وہ دکہلاتے ہین اگر وہی دین ہے تو بہت خوب یہ علامتین دکہلاؤ۔ اور اول اپنے تئین ایک ایماندار عیسائی ثابت کرو اور پہر اس دین اور مدلل ایمان کیطرف دوسرون کو بلاؤ اور جبکہ اس ایمان کی علامتین ہی موجود نہین تو نجات جسکا ملنا اسی ایمان پر مبنی ہے اسی طرح باطل ہو گی جیسا کہ تمہارا ایمان باطل ہے۔ اور جہوٹے ایمان کا ثمرہ سچی نجات نہین ہوسکتی بلکہ جہوٹی نجات ثمرہ ہو گی جو جہنم سے بچا نہین سکتی۔ غرض کوئی عیسائی بحیثیت عیسائی ہونیکے بحث کرنیکا حق نہین رکہتا جبتک انجیلی نشانیون کے ساتہہ اپنے تئین سچا عیسائی ثابت نہ کرے وانی لھم ذالک ۔

پہر ہم بقیہ آیات کریمہ کا ترجمہ کر کے لکہتے ہین کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن اور رسول ایک نور ہے جو تمہاری طرف آیا یہ کتاب ہر یک حقیقت کو بیان کرنیوالی ہے خدا اسکی ساتہہ ان لوگون کو سلامتی کی راہ دکہلاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کی پیروی کرتے ہین اور وہ انکو ظلمات سے نور کیطرف نکالتا ہی اور سیدہی راہ جو اس تک پہنچتی ہے انکو دکہلاتا ہے سو وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول کو اس ہدایت اور دین حق کے ساتہہ بہیجا ہے تا اس دین کو تمام دینون پر غالب کرے ۔ اے لوگو! قرآن ایک برہان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تمکو ملی ہے اور ایک کہلا کہلا نور ہے جو تمہاری طرف اتارا گیا ہے۔ آج تمہارے لئے دین کامل کیا گیا اور تم پر سب نعمتین پوری کیگئی ہین

اور میری رضامندی اُسمین محدود ہو گئی کہ تم دین اسلام پر قایم ہو جاؤ - خدا نے نہایت کامل
اور پسندیدہ کلام تمہاری طرف اتارا اِس کتاب مین یہ خاصیت ہے کہ یہ کتاب متشابہ ہے یعنی اسکی تعلیمات
نہ باہم اختلاف رکہتی ہین اور نہ خدا تعالی کے قانون قدرت سے منافی ہیں بلکہ جو کمال انسان کیطبیعت
اسکی فطرت اور اُسکے قوی کے لحاظ سے ضروری ہے اسی کمال کے مناسب حال اِس کتاب کی تعلیم
ہے اور یہ صفت توریت اور انجیل کی تعلیم مین نہین پائی جاتی - توریت مین حد سے زیادہ سختی اور
انتقام پر زور ڈالا گیا ہے اور وہ سختی مطیع اور نافرمان اور دوست اور دشمن دونوں کے حق مین
ایسے طور سے تجویز کیگئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ توریت کی تعلیم کو خاص قوم اور خاص زمانہ
کے لحاظ سے یہ مجبوری پیش آگئی تہی کہ سید ہے اور عام قانون قدرت کے موافق توریت کی احکام
اُن قوموں کو کچہہ بہی فایدہ نہین پہنچا سکتے تہے - اِسی لحاظ سے توریت نے اندرونی طور پر یعنی اپنی
قوم کے ساتھ یہ سختی کی کہ انتقامی احکام پر زور ڈالدیا اور عفو اور در گذر گویا یہودیوں کے لئے
حرام کیطرح ہو گئے - اور دانت کے عوض اپنے بہائی کا دانت نکال ڈالنا داخل ثواب سمجہا گیا اور حقوق
اللہ مین بہی بہت سخت اور گویا فوق الطاقت تکلیفین جنسے معیشت اور تمدن مین حرج ہو رکہی گئین
ایسا ہی بیرونی احکام توریت کے بہی زیادہ سخت تہی جنکی رو سے مخالفون اور نافرمانوں کے دیہات
اور شہر پہونکے گئے اور کئی لاکہہ بچے قتل کئے گئے اور بڈہوں اور اندہون اور لنگڑوں اور ضعیف
عورتوں کو بھی نہ تیغ کیا گیا - اور انجیل کی تعلیم مین حد سے زیادہ نرمی اور رحم اور در گذر فرض کیطرح
ٹہرائے گئے - چنانچہ بیرونی طور پر اگر دشمن دین حملہ کرین تو انجیل کی رو سے مقابلہ کرنا حرام ہے
گو وہ اُن کے روبرو اُنکے قوم کے غریبون اور ضعیفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دین اور اُنکے بچون کو
قتل کر ڈالین اور اُنکی عورتوں کو پکڑ کر لیجائیں اور ہر طرح سے بیحرمتی کرین اور اُن کے معابد کو
پہونک دین اور اُنکی کتابوں کو جلا دین غرض کیسے ہی اُنکی قوم کو تہ و بالا کر دین مگر دشمن مذہب کے

ساتھ لڑائی کا حکم نہین - ایسا ہی اندرونی طور پر بھی انجیل مین قوم کی باہمی حفظ حقوق کے لئے
یا مجرم کو پاداش جرم کیلئے کوئی سزا اور قانون نہین - اور صرف رحم اور عفو اور درگذر کے پہلو پر اگرچہ
جین مت سے بہت کم مگر تاہم اس قدر زور ڈال دیا گیا ہے کہ دوسرے پہلوؤن کا گویا خیال ہی نہین
اگرچہ ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسری بھی پھیر دینا ایک نادان کی نظر مین بڑی عمدہ تعلیم معلوم ہوگی
مگر افسوس کہ ایسے لوگ نہیں سمجھتے کہ کیا کسی زمانہ کے لوگون نے اسپر عمل بھی کیا اور اگر بفرض محال
عمل کیا تو کیا پھر بھی آبادی رہی اور لوگون کی جان و مال اور امن مین کچھ خلل نہ ہوا ـــــ کیا یہ تعلیم دنیا کے
پیدا کرنیوالے کے اس قانون قدرت کے مطابق ہے جسکی طرف انسانوں کی طبایع مختلفہ محتاج
ہین - کیا نہین دیکھتے کہ تمام طبایع جرائم کی سزا دینے کی طرف بالطبع جھک گئین اور ہر ایک سلطنت نے
انسداد جرائم کے لئے بھی قانون مرتب کئے جو مجرمون کو قرار واقعی سزا دیجائے اور کسی ملک کا انتظام
بجز قوانین سزا کے مجرد رحم سے چل نہ سکا - آخر عیسائی مذہب نے بھی اس رحم اور درگذر کی تعلیم سے بیزار
ہوکر وہ خونریزیاں دکھلائیں کہ شاید انکی دنیا مین نظیر نہین ہوگی اور جیسے ایک پل ٹوٹ کر اردگرد
کو تہ آب کر دیتا ہے ایسا ہی عیسائی قوم نے درگذر کی تعلیم کو چھوڑ کر کام دکھلائے - سو ان دونون
کتابون کا ناتمام اور ناقص ہونا ظاہر ہے لیکن قرآن کریم اخلاقی تعلیم مین قانون قدرت کے قدم بقدم
چلا ہے - رحم کی جگہ جہان تک قانون قدرت اجازت دیتا ہے رحم ہے اور قہر اور سزا کی جگہ اسی
اصول کے لحاظ سے قہر اور سزا اور اپنی اندرونی اور بیرونی تعلیم میں ہر ایک پہلو سے کامل ہے
اور اسکی تعلیمات نہایت درجہ کے اعتدال پر واقعہ ہیں جو انسانیت کے سارے درخت کی آبپاشی کرتی
ہیں نہ کسی ایک شاخ کی - اور تمام قوے کی مربی ہین نہ کسی ایک قوت کی - اور درحقیقت اسی اعتدال
اور موزونیت کی طرف اشارہ ہے جو فرمایا ہے **کتابا متشابہا** - پھر بعد اس کے
مثانی کے لفظ مین اسباب کیطرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات عقلی اور

روحانی وو نوطور کی روشنی اپنے اندر رکہتی ہین - پہر بعد اسکے فرمایا کہ قرآن میں اِس قدر عظمت حق
کی بہری ہوئی ہے کہ خدا تعالی کی آیتوں کی سننے سے اُن کے دلوں پر قشعریرہ پڑجاتا ہے او
پہر انکی جلدیں اور اُن کے دل یاد الہی کیلئے بہ نکلتے ہیں - اور پہر فرمایا کہ یہ کتاب حق ہی اور نیز میزان
حق یعنے یہ حق بہی ہے اور اسکے ذریعہ سے حق شناخت بہی ہوسکتا ہے - اور پہر فرمایا کہ خدا تعالے
نے آسمان پرسے پانی اُتارا پس اپنے قدر پر ہر ایک وادی بہ نکلی یعنی جسقدر دنیا مین طبائع
انسانی ہیں قرآن کریم اُنکے ہر ایک مرتبہ فہم اور عقل اور ادراک کی تربیت کرنیوالا ہے اور
یہ امر مستلزم کمال تام ہے کیونکہ اِس آیت میں اِس بات کیطرف اشارہ ہی کہ قرآن کریم
اِس قدر وسیع دریائے معارف ہی کہ محبت الہی کے تمام پیاسے اور معارف حقہ کی تمام تشنہ لب
اُسی سے پانی پیتے ہیں - اور پہر فرمایا کہ ہمنے قرآن کریم کو اِسلئے اُتارا ہے کہ تا جو پہلی قوموں میں
اختلاف ہو گئے ہیں اُنکا اظہار کیا جاوے - اور پہر فرمایا کہ یہ قرآن ظلمت سے نور کی طرف نکالتا ہے -
اور اُسمیں تمام بیماریوں کی شفا ہے اور طرح طرح کی برکتیں یعنے معارف اور انسانوں کو فائدہ پہنچانیوالے
امور اسمیں بہرے ہوئے ہیں اور اس لایق ہے کہ اِسکو تدبر سے دیکہا جائے اور عقلمند اسمیں غور کریں
اور سخت جہگڑالو اِس سے ملزم ہوتے ہیں اور ہر ایک شے کی تفصیل اسمین موجود ہے - اور یہ ضرورت
حقہ کے وقت نازل کیا گیا ہے - اور ضرورت حقہ کی ساتہہ اُترا ہے اور یہ کتاب عزیز ہے باطل کو
اسکے آگے پیچہے راہ نہیں اور یہ نور ہے جس کے ذریعہ سے ہدایت دی جاتی ہے اِسمیں ہر ایک
شے کا بیان موجود ہے اور یہ رُوح ہے اور یہ کتاب عربی فصیح بلیغ میں ہے اور تمام صداقتیں غیر متبدل
اِسمیں موجود ہیں انکو کہدے کہ اگر جن و انس اسکی نظیر بنانا چاہیں یعنے وہ صفات کاملہ جو اس کے
بیان کیگئی ہیں اگر کوئی انکی مثل بنی آدم اور جنات مین سے بنانا چاہین تو یہ اُن کے لئے
ممکن نہ ہوگا اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بہی کرین +

اب اسمقام میں ثابت ہوا کہ قرآن کریم صرف اپنی بلاغت و فصاحت ہی کے رو سے
بینظیر نہیں بلکہ اپنی اُن تمام خوبیوں کی رو سے بینظیر ہے جن خوبیوں کا جامع وہ خود اپنی تئیں قرار دیتا ہے اور
یہی صحیح بات بھی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کیطرف سے جو کچھ صادر ہے اُسکی صرف ایک خوبی ہی بیمثیل
نہیں ہونی چاہئیے بلکہ ہر یک خوبی بیمثل ہوگی۔ بلاشبہ جو لوگ قرآن کریم کو غیر محدود حقایق اور
معارف کا جامع نہیں سمجھتے وہ ماقدروا القرآن حق قدرہ میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ کی پاک
اور سچی کلام کو شناخت کرنیکے یہ ایک ضروری نشانی ہے کہ وہ اپنی جمیع صفات میں بے مثل ہو
کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو چیز خدا تعالیٰ سے صادر ہوئی ہے اگر مثلاً ایک جو کا دانہ ہے وہ بھی بےنظیر ہے
اور انسانی طاقتیں اُسکا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور بیمثل ہونا غیر محدود ہونے کو مستلزم ہے یعنی ہر یک
چیز اُسی حالت میں بے نظیر ٹھہر سکتی ہے جبکہ اُسکی عجائبات اور خواص کی کوئی حد اور کنارہ نظر نہ آوے
اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہی خاصیت خدا تعالیٰ کی ہر یک مخلوق میں پائی جاتی ہے مثلاً اگر ایک درخت
کے پتے کی عجائبات کی ہزار برس تک بھی تحقیقات کیجائے تو وہ ہزار برس ختم ہو جائیگا مگر اُس پتے کے
عجائبات ختم نہیں ہونگے اور اسمیں ستر یہ ہے کہ جو چیز غیر محدود قدرت سے وجود پذیر ہوئی ہے اس میں
غیر محدود عجائبات اور خواص کا پیدا ہونا ایک لازمی اور ضروری امر ہے اور یہ آیت کہ قل لو کان
البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا
اپنے ایک معنے کی رو سے اسی امر کی موید ہے کیونکہ مخلوقات اپنے مجازی معنوں کی رو سے تمام
کلمات اللہ ہی ہیں اور اسی کی بنا پر یہ آیت ہے کہ کلمتہ القاھا الی مریم کیونکہ ابن مریم میں
دوسری مخلوقات میں سے کوئی امر زیادہ نہیں اگر وہ کلمتہ اللہ ہے تو آدم بھی کلمتہ اللہ ہے اور
اسکی اولاد بھی کیونکہ ہر یک چیز کن فیکون کے کلمہ سے پیدا ہوئی ہے اسیطرح مخلوقات کی صفات
اور خواص بھی کلمات ربی ہیں یعنی مجازی معنوں کی رو سے کیونکہ وہ تمام کلمہ کن فیکون سے نکلے ہیں

سواں معنوں کے رُو سے اِس آیت کا یہی مطلب ہوا کہ خواص مخلوقات بیحد اور بے نہایت ہیں
اور جبکہ ہریک چیز اور ہریک مخلوق کے خواص بیحد اور بے نہائت ہیں اور ہریک چیز غیر محدود
عجائبات پر مشتمل ہے تو پھر کیونکر قرآن کریم جو خدا تعالیٰ کا پاک کلام ہے صرف اِن چند معانی میں
محدود ہوگا کہ جو چالیس پچاس یا مثلاً ہزار جز و کی کسی تفسیر میں لکھی ہوں یا جس قدر ہمارے سید و مولیٰ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک زمانہ محدود میں بیان کئے ہوں نہیں بلکہ ایسا کلمہ منہہ پر لانا
میرے نزدیک قریب قریب کفر کے ہے۔ اگر عمداً اسپر اصرار کیا جائے تو اندیشہ کفر ہے ۔
یہ سچ ہے کہ جو کچھہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے معنے بیان فرمائے ہیں وہی صحیح اور
حق ہیں مگر یہ ہرگز سچ نہیں کہ جو کچھہ قرآن کریم کے معارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان
فرمائے اُن سے زیادہ قرآن کریم میں کچھہ بھی نہیں ۔ یہ اقوال ہمارے مخالفوں کے صاف
دلالت کر رہے ہیں کہ وہ قرآن کریم کے غیر محدودہ عظمتوں اور خوبیوں پر ایمان نہیں لاتے اور
ان کا یہ کہنا کہ قرآن کریم ایسوں کیلئے اترا ہے جو اُمی تھے اور بھی اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ وہ قرآن
شناسی کی بصیرت سے بکلی بے بہرہ ہیں ۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم محض اُمیوں
کے لئے نہیں بھیجے گئے بلکہ ہریک رتبہ اور طبقہ کے انسان انکی امت میں داخل ہیں اللہ جلشانہٗ
فرماتا ہے قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا پس اِس آیت سے ثابت
ہے کہ قرآن کریم ہریک استعداد کی تکمیل کے لئے نازل ہوا ہے اور درحقیقت آیت وَلٰكِنْ
رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں بھی اسی کیطرف اشارہ ہے ۔ پس یہ خیال کہ
گویا جو کچھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے بارہ میں بیان فرمایا اس سے بڑھکر ممکن نہیں
بدیہی البطلان ہے ۔ ہم نہائت قطعی اور یقینی دلایل سے ثابت کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی کلام
کے لئے ضروری ہے کہ اسکے عجائبات غیر محدود اور نیز بےمثل ہوں ۔ اور اگر یہ اعتراض ہو کہ اگر

قرآن کریم میں ایسے عجائبات اور خواص مخفیہ تھے تو پہلوں کا کیا گناہ تھا کہ انکو ان اسرار سے محروم رکھا گیا تو اسکا جواب یہ ہے کہ وہ بکلی اسرار قرآنی سے محروم تو نہیں رہے بلکہ جس قدر معلومات عرفانیہ خدا تعالی کے ارادہ میں انکے لئے بہتر تھے وہ انکو عطا کئے گئے اور جس قدر اس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق اس زمانہ میں اسرار ظاہر ہونے ضروری تھے وہ اس زمانہ میں ظاہر کئے گئے۔ مگر وہ باتین جو مدار ایمان ہین اور جنکے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے وہ ہر زمانہ میں برابر طور پر شائع ہوتی رہیں۔ میں متعجب ہون کہ ان ناقص الفہم مولویون نے کہان سے اور کس سے سن لیا کہ خدا تعالی پر یہ حق واجب ہے کہ جو کچھہ آئندہ زمانہ مین بعض آلاء و نعماء حضرت باریعز اسمہ ظاہر ہوں پہلے زمانہ مین بھی انکا ظہور ثابت ہو بلکہ اس بات کے ماننے کے بغیر کسی صحیح الحواس کو کچھہ بن نہیں پڑتا کہ بعض نعماء الٰہی پچھلے زمانہ میں ایسے ظاہر ہوتے ہیں کہ پہلے زمانہ مین اون کا اثر اور وجود پایا نہین جاتا۔ دیکھو جس قدر صدہا نباتات جدیدہ کے خواص اب دریافت ہوئے ہیں یا جس قدر انسانوں کے آرام کے لئے طرح طرح کے صناعات اور سواریاں اور سہولت معیشت کی باتین اب نکلی ہیں پہلے ان کا کہاں وجود تھا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ایسے حقایق و دقایق قرانی کا نمونہ کہان ہے جو پہلے دریافت نہین کئے گئے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس رسالہ کے آخر مین جو سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے اسکے پڑھنے سے تمہین معلوم ہوگا کہ اس قسم کے حقایق اور معارف مخفیہ قرآن کریم مین موجود ہیں جو ہر یک زمانہ مین اس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق ہیں +

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قصائد اور یہ تفسیر کسی غرض خود نمائی اور خود ستائی سے نہیں لکھی گئی بلکہ محض اس غرض سے کہ تا میاں بٹالوی اور انکے ہم خیال لوگوں کی نسبت منصف لوگوں پر یہ ظاہر ہو کہ وہ اپنے اس اصرار مین کہ یہ عاجز مفتری اور دجال اور ساتھہ اسکے بالکل علم ادب سے بے بہرہ اور قرآن کریم کے حقایق و معارف سے بے نصیب ہے اور وہ لوگ بڑے اعلے درجہ کے عالم فاضل مین

کس قدر کاذب اور دروغگو اور دین اور دیانت سے دور ہین اگر میان بطالوی اپنے ان بیانات
اور ہذیانات مین جو اُس نے اس عاجز کے نادان اور جاہل اور مفتری ہونیکے بارہ مین اپنے
اشاعۃ السنۃ مین شایع کئے ہین دیانت دار اور راست گو ہے تو کچھہ شک نہین کہ
اب بلا حجت وحیلہ ان قصائد اور تفسیر کے مقابلہ پر اپنی طرف سے اسیقدر اور تعداد اشعار کے
لحاظ سے چار قصیدے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین اور نیز سورۃ فاتحہ کی تفسیر بہی
شایع کریگا تا سیہ روے شود ہر کہ در وغش باشد۔ اور ایسا ہی وہ تمام مولوی جن کے سر مین
تکبر کا کیڑا ہے اور جو اس عاجز کو باوجود بار بار اظہار ایمان کے کافر اور مرتد خیال کرتے ہین اور اپنے
تئیں کچھہ چیز سمجھتے ہین اس مقابلہ کے لئے مدعو ہیں چاہے وہ دہلی میں رہتے ہوں جیسا کہ میاں
شیخ الکل اور یا لکھوکے میں جیسا کہ میاں محی الدین بن مولوی محمد صاحب اور یا لاہور میں یا کسی اور
شہر مین رہتے ہون اور اب اُن کی شرم اور حیا کا تقاضا یہی ہے کہ مقابلہ کرین اور ہزار روپیہ لیوین
انکو اختیار ہے کہ بالمقابل جوہر علمی دکہلانیکے وقت ہماری غلطیاں نکالین ہماری صرف و نحو کی
آزمائش کرین اور ایسا ہی اپنی بہی آزمائش کراوین لیکن یہ بات بیحیائی مین داخل ہے کہ بغیر اسکے
جو ہمارے مقابل پر اپنا بہی جوہر دکہلاوین یکطرفہ طور پر استاد بن بیٹھین۔

اس جگہ یہ بہی یاد رہے کہ شیخ بطالوی نے جس قدر اس عاجز کی بعض عربی عبارات
سے غلطیان نکالی ہین اگر ان سے کچھہ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی کہ اب اس شیخ کی خیرگی اور بیحیائی
اس درجہ تک پہنچ گئی ہے کہ صحیح اسکی نظر مین غلط اور فصیح اسکی نظر مین غیر فصیح دکہائی دیتا ہے۔
اور معلوم نہیں کہ نادان شیخ کہاں تک اپنی پردہ دری کرانا چاہتا ہے اور کیا کیا ذلتین اسکے نصیب مین
بعض اہل علم ادیب اسکی یہ باتین سنکر اور اسکی اس قسم کی نکتہ چینیوں پر اطلاع پاکر اسپر روتے ہین
کہ یہ شخص کیوں اس قدر جہل مرکب کے دلدل مین پہنسا ہوا ہے۔ مینے پہلے ہی لکھدیا ہے اور اب

پھر ناظرین کے اطلاع کے لئے لکھتا ہوں کہ اگر میاں بطالوی نے میرے اِن قصائد اربعہ اور تفسیر سورہ فاتحہ کا مقابلہ کر دکھلایا اور منصفوں کی رائے ہیں رہ قصائد اور وہ تفسیر الحکی صرفی نحوی اور بلاغت کی غلطیوں سے مبرا نکلی تو میں ہر ایک غلطی کی نسبت جو ان قصائد اور تفسیر میں پائی جائے یا میری کسی پہلی عربی تالیف مین پائی گئی ہو پانچ روپیہ فی غلطی شیخ بطالوی کی نذر کرونگا اور مین ناظرین کو یقین دلاتا ہوں کہ شیخ بطالوی علم عربیت سے بکلی بے نصیب ہے غلطیوں نکالنا ان لوگون کا کام ہوتا ہے جو کلام جدید اور قدیم عرب پر نظر محیط رکھتے ہون اور محاورہ اور عدم محاورہ پر انکو اطلاع ہو — اور ہزارہا اشعار عرب کے اُن کی نگاہ کے سامنے ہون اور تتبع اور استقراء کا ملکہ انکو حاصل ہو — مگر یہ بیچارہ شیخ جسنے اُردو نویسی مین ریش سفید کی ہے علم ادب اور بلاغت فصاحت کو کیا جانے کبھی کسینے دیکھا یا سنا کہ کوئی دو چار شعر عربی مین اس بزرگ نے نظم کر کے شائع کئے ہون اور مجھے تو ہرگز ہرگز اسقدر بھی امید نہیں کہ ایک شعر بلیغ و فصیح بھی بنا سکتا ہو یا ایک سطر لوازم بلاغت و فصاحت کے ساتھ عربی میں لکھ سکتا ہو ہاں اردو خوان ضرور ہے۔ ناظرین غور سے دیکھین کہ اِس بزرگ کی عربیت کی حقیقت کھولنے کیلئے اِس عاجز نے پہلے اِس سے اپنے اشتہار مین لکھا تھا کہ شیخ مذکور میرے مقابل پر ایک تفسیر کسی سورۃ قرآن کریم کی بلیغ و فصیح عبارت مین لکھے اور نیز سو شعر کا ایک قصیدہ بھی میرے مقابل پر بیٹھ کر تحریر کرے اگر شیخ مذکور کو عربیت مین کچھ بھی دخل ہوتا تو وہ بڑی خوشی سے میرے مقابلہ مین آتا اور پہلو بہ پہلو بیٹھ کر اپنی عربی دانی کی لیاقت دکھلاتا۔ لیکن اسکے اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ جلد ۱۵ کو صفحہ ۱۹۰ سے ۱۹۴ تک بغور پڑھنا چاہئے کہ کیونکر اس نے رکیک شرطوں سے اپنا پیچھا چھوڑایا ہے چنانچہ ان صفحات میں لکھا ہے کہ اِس مقابلہ سے پہلے کتاب دافع الوساوس کی عربی عبارت کی غلطیاں

ثابت کرینگے اور نیز کتاب فتح اسلام اور توضیح مرام کے کلمات کفر والحاد پیش کرینگے اور نیز
آن پچاسی سوالات کا جواب طلب کرینگے جو مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی موت کی نسبت
مراسلت نمبر۲۰ مورخہ ۹ جنوری ۱۸۹۳ء مین ہم لکھہ چکے ہیں اور یہ بھی سوال کرینگے کہ کیا تم
نجوم نہیں جانتے اور کیا تم رمل اور جفر اور سحر مزم سے واقف نہیں ہو اور پھر جوابات کے جواب الجواب
کا جواب پوچھا جائیگا اور اسیطرح سلسلہ وار جواب الجواب ہوتے جائینگے اور پھر یہ پوچھا جائیگا کہ
کہ بالمقابل عربی مین تفسیر لکھنے کو اپنے ملہم اور موید ہونے پر دلیل بتلاوین یعنی عربی دانی سے
ملہم ہونا کیونکر ثابت ہوگا اور پھر کوئی دلیل اپنے الہامی اور موید من اللہ ہونیکی پیش کرین - پھر جب
ان سوالات سے عہدہ برا ہو گئے تو پھر تفسیر عربی اور نیز قصیدہ نعتیہ میں مقابلہ کیا جائیگا ورنہ نہین
اب اے ناظرین للہ خود ان تینون صفحون ۱۹۰ - اور ۱۹۱ - اور ۱۹۲ اشاعۃ السنہ
مذکور کو غور سے پڑھو اور دیکھو کہ کیا یہ جواب اور ایسے طرز کی حیلہ سازیاں ایسے شخص کیطرف سے
ہوسکتی ہیں جو حقیقت مین اپنے تئین عربی دان اور ایک فاضل آدمی خیال کرتا ہو اور اپنے
فریق مقابل کو ایسا جاہل یقین رکھتا ہو کہ بقول اُسکے ایک صیغہ عربی کا بھی اُسکو نہیں آتا -
اور پھر خدا تعالی سے بھی مدد نہیں پا سکتا - ہماری اِس درخواست کی بنا تو صرف یہ بات تھی
کہ اِس شیخ چالباز نے جابجا جلسون اور وعظوں اور تحریروں اور تقریروں میں یہ کہنا شروع کیا تھا
کہ یہ شخص یعنے یہ عاجز ایک طرف تو اپنے دعوے الہام میں مفتری اور دجال اور کاذب ہے اور
دوسری طرف اس قدر علوم عربیت اور علم ادب اور علم تفسیر سے جاہل اور بے خبر ہے کہ ایک صیغہ
بھی صحیح طور سے اِسکے مُنہہ سے نکل نہیں سکتا اور جن آسمانی نشانوں کو دیکھا تھا اِنکا تو پہلے انکار
کر چکا تھا اور ان کو رمل اور جفر قرار دے چکا تھا - اسلئے خدا تعالی نے اِس طور سے بھی اِس شخص
کو ذلیل اور رسوا کرنا چاہا - صاف ظاہر ہے کہ اگر یہ شخص اہل علم اور اہل ادب میں سے ہوتا تو اِن تنوع

شرائط اور حیلونکی اس جگہ ضرورت ہی کیا تہی تنقیح طلب صرف اس قدر امر تہا کہ شیخ مذکور اپنے ان بیانات میں جو
جا بجا شایع کر چکا ہے صادق ہے یا کاذب اور یہ عاجز بالمقابل عربی بلیغ اور تفسیر لکھنے میں شیخ
سے کم رہتا ہے یا زیادہ۔ کم رہنے کی حالت مین مینے اقرار کر دیا تہا کہ مین اپنی کتابین جلا دونگا
اور توبہ کرونگا اور شیخ مذکور کی رعایت کیلئے اس مقابلہ کے بارے مین دن بہی چالیس مقرر کر دئے تہے
جسکے معنی شیخ نے خباثت کی راہ سے یہ کئے کہ گویا میرا چالیس دن کے مقرر کرنے سے یہ منشاء ہے
کہ شیخ مذکور چالیس دن تک مر جائیگا حالانکہ صاف لکہا تہا کہ چالیس دن تک یہ مقابلہ ہو نہ کہ یہ
چالیس دن کے بعد شیخ اس جہان سے انتقال کر جائیگا۔ اب چونکہ شیخ جی نے اس طور پر مقابلہ کرنا
نہ چاہا اور بیہودہ طور پر بات کو ٹال دیا اسلئے ہمیں اب اس مقابلہ کے لئے دوسرا پہلو بدلنا پڑا۔
اور ہم فراست ایمانیہ کے طور پر یہ پیشگوئی کر سکتے ہیں کہ شیخصاحب اس طریق مقابلہ کو بہی ہرگز
قبول نہین کرینگے اور اپنی پرانی عادت کے موافق ٹالنے کے لئے کوشش کرینگے بات یہ ہے کہ شیخصاحب
علم ادب اور تفسیر سے سراسر عاری اور کسی نامعلوم وجہ سے مولوی کے نام سے مشہور ہو گئے ہین
مگر اب شیخصاحب کے لئے طریق آسان نکل آیا ہے کیونکہ اس رسالہ مین صرف شیخصاحب ہی مخاطب
نہین بلکہ وہ تمام مکفر مولوی بہی مخاطب ہین جو اس عاجز متبع اللہ اور رسول کو دائرہ اسلام سے
خارج خیال کرتے ہیں۔ سو لازم ہے کہ شیخصاحب نیازمندی کے ساتھ انکی خدمتیں جائین اور
انکے آگے ہاتہ جوڑین اور رووین اور انکے قدمونپر گرین تا وہ لوگ اس نازک وقت مین انکی عربی دانی
کی پردہ دری سے انکو بچالین کچہہ تعجب نہین کہ کسی کو انپر رحم آجاوے۔ ہان اس قدر ضرور ہے
کہ اگر حنفی مولوی کے پاس جائین تو اسکو کہدین کہ اب مین حنفی ہون اور اگر شیعہ کی خدمتین
جائین تو کہدین کہ اب مین شیعیان اہلبیت مین سے ہون چنانچہ یہی وتیرہ آجکل شیخ جی کا سنا بہی
جاتا ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اس عاجز کو شیخ جی اور ہر ایک مکفر بداندیش کی نسبت الہام ہو چکا ہے

انی مھین من اراد اھانتک اسلئے یہ کوششین شیخ جی کی ساری عبث ہونگی
اور اگر کوئی مولوی شوخی اور چالاکی کی راہ سے شیخصاحب کی حمایت کے لئے اٹھے گا تو منہہ
بل گرایا جائیگا - خدا تعالی ان متکبر مولویوں کا تکبر توڑے گا اور انہیں دکہلائیگا کہ وہ کیونکر
غریبون کی حمایت کرتا ہے اور شریروں کو جلتی ہوی آگ مین ڈالتا ہے - شریر انسان کہتا ہے
کہ میں اپنے مکروں اور چالاکیوں سے غالب آجاؤں گا اور میں راستی کو اپنے منصوبوں سے
مٹادوں گا اور خدا تعالی کی قدرت اور طاقت اُسے کہتی ہے کہ اے شریر میرے سامنے اور میرے
مقابل پر منصوبہ باندہنا تجھ کو کس نے سکہایا کیا تو وہی نہیں جو ایک ذلیل قطرہ رحم میں تہا -
کیا تجھے اختیار ہے جو میری باتوں کو ٹال دے +

بالآخر ہم میں عامہ ناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جلشانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میرا عقیدہ ہے - اور لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے مین اپنے اس
بیان کی صحت پر اسقدر قسمیں کہاتا ہوں جس قدر خدا تعالی کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم
کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالی کے نزدیک کمالات ہیں کوئی
عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں - اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اُسکی
غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکہے
کہ مرنیکے بعد اُسکو پوچھا جائیگا میں اللہ جلشانہ کی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس
زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکہا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ مین تو

بفضلہ تعالی یہی پلہ بھاری ہوگا -



واعلموا يا معشر المسلمين ان هذا الشيخ قد كذبني واكفرني بغير علم وهدًى واعتدى
في الاكفار وطغى يستتبني ويحسبني من الذين يدخلون جهنم خالدين فيها وليسوا
منها بخارجين ـ فقلت ويحك ايها الشيخ الضال اقفوت ما ليس لك به علم
والله يعلم اني من المؤمنين ـ وقد ربّاني ربي وحبيبي وادّبني فاحسن تاديبي
ورحمني واحسن مثواي واني من المنعمين ولم يزل ينتابني فيضانه ويتواتر عليّ
احسانه حتى خرجت من البيضة البشرية ـ وادخلت في الروحانيين ـ ومن بعد
انزلني ربي لاصلاح الضالين ـ لانصر الدين وارجم الشياطين وان كنت في شك
من امري فسوف يريك ربي اياته فكن من الصابرين الذين يتقون الله ولا تكن
من المستعجلين ـ فابى واستكبر واراد ان يكون اول المكفرين وما اقتصر على
التكفير بل سبّني ولعنني وحسبني من الملعونين ـ والله يعلم قلبي وقلبه وهو
خير المحاسبين ـ ثم دعوته للمباهلة ليحكم الله بيننا وهو خير الحاكمين فلم
يباهل وفرّ وعلى الفرار اصرّ ـ ولم يكن فراره بنية الصلاح بل لتوقي الافتضاح
ملاقيه وان كان من الهاربين ـ وكان قد ادعى انه عالم ادب وانا من الجاهلين
فدعوته للنضال في كلام عربي مبين وقلت تعال انضلك في النظم العربي ونثره

واقول ما تقول وفی کلّ وادٍ معک اجول وانی ان شاء الله من الغالبین۔ فاشاع فی شیاطینہ انہ قرن مجالی وقرین جدالی فلزقت بہ کالداء العضال لیبارزنی للنضال ان کان من الصادقین۔ فخاف وابیٰ۔ وبحث الحیل وتولّٰی ولا یفلح الکاذب حیث اتیٰ۔ فالہمنی ربی طریقا اخر لیہلک من کان من الہالکین۔ وہو انّی نظمت فی ہذہ الایام قصائد وتفقتہا فی ثلثۃ ایام او اقل منہا واللہ علیہ شاہد وہو خیر الشاہدین۔ وزیّنتہا بالنکات المہذّبۃ والاستعارات المستعذبۃ ملتزما جد القول وجزلہ وایّدنی ربّی وعلمنی سبلہا وان کنت من الاُمّیین۔ فالاٰن وجب علی الشیخ المذکور ان یناضلنی فی ذالک وینظم قصیدۃ فی تلک الامور بعدۃ ابیات ہذہ القصائد واسالیب بلاغتہا فان اتم شرطی فلہ الف من الدراہم للروحیۃ انعامًا منی علیہ ولکل من فاضلنی من العلماء المکفرین ومع ذالک ویتہم وثقا من اللہ لا کتب لہم لیدیہم فلیہم کتابا فیہا لیقروا انہم العالمی الادباء وانی من الجاہلین الکاذبین المفترین ولکن لا یجب علی ایفاء ہذا الشرط وادا ءہذا الانعام الا بعد شہادۃ فرسان الصناعۃ وارباب البراعۃ وتصدیق من کان جہبذ تنقید الکلام من الادباء الماہرین وان لم یفعلوا ولن یفعلوا فاعلموا انہم من الکاذبین الجاہلین المفندین وہذا اخر الحیل لسبر قلیب ذالک الشیخ المضل فانہ اہلک خلقا کثیرا بغوائلہ فظلوا عمیا وعورا وکانوا علی علمہ متکئین۔ وارجو بعد ذالک ان ینجّیہم اللہ من شرہ وہو خیر المنجین۔ والاٰن اکتب قصیدتی وما توفیقی الا باللہ الذی ہو ربی وناصری ومعلمی فی کلّ حین۔

ـــــ



يا قلبي اذكر احمدا — عين الهدى مفني العدا
بدر منير زاهر — في كل وصف حمدا
الظالمون بظلمهم — قد كذبوه تمردا
اطلب نظير كماله — فستعد من ملحدا
نور من الله الذي — احيى العلوم تجددا
جمعت مرابيع الهدى — في ويله حين الندى
اليوم يبكي الكسرات — يطفي هداه وعمدا
يا قطر سادية وغا — دق وعصمت من الردا
انا وجدنا الف الملاذ — فبعد كهف قد بدا
لا نتقي نوب الزمان — ولا نخاف تهددا
كم من منازعة سرت — بيني واقوام العدا
يا ايها الناس اتقوا — يوما يشيب في هدا
والله اني ما ضللت — وما عدلت عن الهدى

برا كريما محسنا — بحر العطايا والجدا
احسانه يصبي القلوب — وحسنه يروي الصدا
والحق لا يسع الورى — الكاره لما بدا
ما ازوانا مثله للناظرين — مستهدا
المصطفى وانت المجتبى — وللمقتدا والمجتدا
نسي الزمان رهامه — من جود هذا المقتدا
والله يبدي نوره — يوما وان طال المدى
ربيت اشجار الاسر — بالفيوض وقد ردا
لا نتقي قوس الخطو — ب ولا نبالي مرجدا
ونمد في اوقات آفات — الى المولى يدا
حتى انثنيت مظفرا — وموفرا ومؤيدا
آلامه ما تنقضي — واسيره ما يفتدى
لكنني مذ لم ازل — ممن اذا الهدى اهتدى

لله حمد ثم حمد … قد عزنا المقتدى
يا صاح ان الله قد … اعطى لنا هذا حدا
اتجول في حوبات نفسك … تاركا سنن الهدى
يا من غدا للموسنى … ن اشد بغضا كالعدا
يا خاطب الدنيا الدنية … قد هلكت تجلدا
اليوم تكفرني تحسبني … شقيا ملحدا
يا من تطي الماء من … حمق سرابا واعتدى
والله لو كشف الغطا … ءوجدتني عين الهدى

كادت تعيقني ضلا … لات قادركي الهدى
هو ليلة القدر التي … لتعطي نعيما مخلدا
هلا انتهجت محجة الا … حياء يا صيد الردا
اخترت لذة هذه … ونسيت ما يعطي غدا
عاديت اهل ولاية … وقفوت آثار العدا
وترى بوقت بعده … في زي احمد احمدا
السبر سهل هين … ان كان فهما وصدا
ونظمت في سلك الوفا … قد وجدتني مسترشدا

القصيدة الثانية

ايا محسني اثني عليك و اشكر … فدى لك روحي انت ترسي وما زر
بفضلك انا قد غلبنا على العدى … بنصرك قد كسر الصليب المبطر
فتحت لنا فتحا مبينا تفضلا … يفوج اذا جاؤا فهو المتنصر (?)
قتلت خنازير النصارى بصارم … واردى عدانا فضلك المتكاثر
بوجهك ما انسى عطاياك بعده … وفي كل ناد نبا فضلك اذكر
تلبيك روحي دايما كل ساعة … وانك مهما تحشر القلب يحضر
وتعصمني في كل حرب ترحما … فدى لك روحي انت ذخري ومغفر

ينوّر ضوء الشمس وجه خلائق ... ولكن جناني من سناك ينوّر

تحيط بكنه الكائنات وسرّها ... وتعلم ما هو مستبان ومضمر

نحن عبادك يا الهي وملجائي ... نخرّ اما ملك خشية ونكبر

نصرت لافحا ما النصارى قريحتي ... وهدّمت ما يعلي الخسيس ويعمر

واخذتهم وكسرت ذا ايا منضدا ... واتممت وعدك في صليب يكسر

فسبحان من بارا النصرة دينه ... واخزى النصارى فضله المتكاثر

سقاني من الاسرار كاسا روية ... وان كنت من قبل الهدى لا اعثر

غيور يبيد المجرمين بسخطه ... غفور يجي التائبين ويغفر

وحيد فريد لا شريك لذاته ... قوي علي مستعان مقدّر

له الملك والملكوت والمجد كله ... وكل له ما بان فينا ويظهر

ودود يحب الطائعين ترحما ... مليك فيزعج ذي شقاق وحصر

يحيط بكيد الكائدين بعلمه ... فيهلك من هو فاسق ومزوّر

ولم يتخذ ولدا ولا كفوًا له ... وحيد فريد ما دناه التكاثر

ومن قال ان له الهًا قادرا ... سواه فقد نادى الردى ويدمّر

وبشرني قبل الجدال بلطفه ... فقال لك البشرى وانت المظفر

ففاضت دموع العين مني تذللا ... وقصدت عنبر سرو قطري يمطر

فجثت النصارى في مقام جلوسهم ... فتخيّروا منهم خصيما وانظر

وظل النصارى ينصرون وكيلهم ... وكل تسلح صائلا لو يقدر +

رئيت مبارزهم كذئب بظلمه ... يصول على سبل الهدى ويزوّر

فخاصم ظلما فی ابن مریم واجترى ... على الله فيما كان يهذى ويهجر

وقال له ولد مسيح ابن مريم ... فسبحان رب العرش عما تصوروا

وقال بان الله اسم ثلثة ... اب وابنه حقا وروح مطهر

فقلت له اخسأ ليس عيسى بخالق ... وخالقنا الرب الوحيد الاكبر

أثبت فى ملك له من بريئة ... من الارض او هو فى السماء مدبر

وان على معبودك الموت قد اتى ... والهنا حي ويبقى و يعمر

وليس بمستغنى الى الابن حاجة ... وحاشاه ما الاولاد شيئا يوقر

اعيسى الذى لا يعلم الغيب ذرة ... إله وتعلم انه لا يقدر

فاثنى على ابليس بالعلم والهدى ... وقال هو الشيخ الذى لا ينكر

ويؤمن بالابن الوحيد تيقنا ... ومذهبه مثل النصارى تنصر

فقلت له يا ايها الضال من هوى ... اتثنى على غول يضل ويدحر

وما كان حامده بصير قبلكم ... ولكنكم عمي فكيف التبصر

فما تاب من هذيانه وضلاله ... وكان كدجال يداجى ويمكر

وكم من خرافات وكم من مفاسد ... تقول خبثا ذالك المتنصر

وقال لي ان الله خلق وخالق ... مسيحا عبد ورب اكبر

فقلت له يا تارك العقل والنهى ... الله و عبد ذاك شيء منكر

اذا قل دين المرء قل قياسه ... ومن يؤمن يرشده عقل مطهر

وانى ارى فى [illegible] عشو عقولكم ... تقولون ما لا يفهم المتفكر

وانا [illegible] فيهم ظلام دائم ... وما فى يديكم من دليل ينور

وان هو الا بدعة غير ثابت — واثباته مستنكر متعذر

اتعرف في الصحف القديمة مثله — وقد جاء هدي بعد هدي ومنذر

اناجيل عيسى قد عفت آثارها — وحرّفها قوم خبيث مغيّر

نبذتم هداية وراء ظهوركم — وهذا من الشيطان هدي آخر

اقمتم جلال الله في روح عاجز — وهيهات لا والله بل هو احقر

فقير ضعيف كالعباد وميت — نعم من عباد الله عبد معزّر

وان شاء ربي يبد الفا نظيره — وارسلني ربي مثيلا فتنظر

وقد اصطفاني مثل عيسى ابن مريم — فطوبى لمن يأتين صدقا ويبصر

انبينا ميت وعيسى لم يمت — اجزتم حدودا يا بني الغول فاحذروا

توفي عيسى هكذا قال ربنا — فلا تهلكوا متجلدين وفكّروا

اتتخذ العبد الضعيف مهيمنا — اتعبد ميتا ايها المتنصر

الا انه عبد ضعيف كمثلنا — فلا تتبع يا صاح قوما تحيّروا

ووالله يأتي وقت تصديق كلمتي — ويبدي لك الرحمن ما كنت تضمر

فلا تسمعن من بعد ذئبا وعقربا — يصول بوثب او تدبّ وتأبر

مقامي رفيع فوق فكر مفكر — وقولي عميق لا يليه المصغّر

اذا قلّ علم المرء قلّ اعتقاده — وما يمدحن حسنا ضرير معذر

الا ربّ مجد قد يرى مثل ذلة — اذا ما تعالى شأنه المتستّر

الم تعلمن اني جريّ مبارز — وان كنت في شك فبارز فتحضر

وبارزت احزاب النصارى كضيغم — بايدي وفي اليمنى حسام مشهّر

وما زلت ارميهم برمح مذرب … الا ان ابان الحق والحق اظهر

وانا اذا اقمنا الصيد او ابد … فلا الظبي متروك ولا العير ينظر

وقتل خنازير البراري وخرشهم … اشاش لقلبي بل مرام اكبر

وفي مجيئي جيش واز عم انه … يكافي جيش القدر او هو اكثر

اذا ما تكلمنا وبارى مخاصمي … ولاحت براهيني كنار تزهر

فاوجس مبهوتا وايقنت انني … نصرت وايد في قدير مظفر

وادركته في حسرة فدعوته … الى مشرب صاف وماء يطهر

فرد علي بيا طلات من الهوى … ووالله كان كذى ضلال يزور

وقال لعيسى حصة في الاله … وفي هذه سر على العقل يعسر

وان ابن مريم مظهر لاب له … فنحسبه ربا كما هو يظهر

فقلت له هذا اختلاق وفرية … وما جاء في الانجيل ما انت تذكر

وان الهك مات والله سرمد … قديم فلا يفنى ولا يتغير

وما لا يحد فكيف حد كالورى … ووجه المهيمن من مجالي مطهر

وليس تقاس صفاته بصفاتنا … ولا يدركه بصر ولا من يبصر

تعالت شئون الله عن مبلغ النهى … فكيف يصور كنهه متفكر

وان عقيدتكم خيال باطل … وما في يديكم من دليل يوفر

وللخلق خلاق فقد عون ذكره … وقد عون مخلوقا ولم تتفكروا

ومن ذاق من طعم المنايا بقولكم … فكيف يحي سرمد يتصور

وقد نور الفرقان خلقا بنوره … ولكنكم عمي فكيف ابصر

الا انه قد جاء عند مفاسد اذا ما انتهى الليلاء فالصبح يخبر

ترى صورة الرحمان في خد رسوة فهل من بصير بالتدبر ينظر

تراء النا الحق المبين بقوله وآياته درر ومسك اذفر

قل الان هل في كتبكم مثل نوره وفكر ولا تعجل ونحن نذكر

وان كنت تزعم ان فيها دلائلا فجهلك جهل بين ليس يستر

وان قلت آمنا بما لا نعقل فهذا الهدى عند النهى مستنكر

وسل اليهود وسل اكابر قومهم اسلم فيهم ابنك المتخير

ومهما يكن في كتبكم ذكر معجزه وان خلته يخفى على الناس يظهر

جعارك خيط فاتق البيرة والردا آللموت يا صيد الردا تتجبر

اقلبك قلب او صلايت حرة اجهلك جهل او دخان مغبر

اكلت خشارة كل قوم مبطل فتاكل ما اكلوا ولا تتخفر

اباريت يا مسكين ذا الرمح بالعصا وانى اجار دنا وانى محمر

اترغب عن دين قويم منور وتتبع دينا قد دفاه التكدر

وان لم تدا ورجشرة البخل والهوى فتهو خفيفا في الهلاك وتخطر

وانى كماء عند سلم وخلت وفي الحرب نار جعظري مثعر +

اذا ما نصبنا في مواطن خيمة فلا ترجعن عند الوغا وتجمر

ولوا بهترت وقلت انى ضيغم ففي اعيني ما انت الا جوذر

الا ايها الصيد الركيك الاعور الام تعامى عنك سهمي وتافر

اعيسى الذي قدمات رب وخالق اهذا هدى الانجيل او تستاثر

أعيسى إله أيها العمي من هوى
وأين ثبوت بل حديث يؤثر

ظننتم فأنتم تعبدون ظنونكم
كشخص مثير عاشق لا يصبر

تركتم طريق الحق شحًا وخسة
وسيعلمن كل إذا ما بعثروا

عسى أن يزيل الله شح نفوسكم
ولكنه بغير شديد مكدر

ومن كان ذا حجر فيدري حقيقة
ومن كان محجوبًا فيهذي ويهجر

ستلعب يا يحمور قوم محقر
ومحضيرنا يعدو ولا يتحسر

قد استخر الشيطان نفسك كلها
فأنت لغول النفس عبد مسخر

ألا إن ربي قد رأى ما صنعته
فنفسك سوف تجحرت و تحور

أتطفئ نورًا قد أريد ظهورها
لك البهر في الدارين والنور يبهر

وإني أرى قد باد كيدكم كله
ويهتك ربي كلما هو تستر

أتترك أعنابًا وتنقف حنظلا
وهذا وبال أنت فيه متبر

تناهير قفر في عيونك مربع
وأسركم سقط اللوى وحبوكر

عقيدتكم قد صار للناس ضحكة
ويضحك جمهور عليه وينكر

رأى الناس بالتحقيق ما في بيوتكم
وانجار بيت من بعيد يظهر

ولا يظهرن إنجيلكم نهج الهدى
وهذا بجمجمة وقول مكور

ومن تبعه ما وجد ريح تيقن
ولكن إلى الإلحاد والشك يدحر

وما فيه إلا ما يضل قلوبكم
ويهدم بيت نجاتكم و يدمر

ومن أين طفل للذي هو أطهر
الله زوج أيها المستمذر

ولكننا لا نعرف الله هكذا
وحيد فريد قادر متكبر

وذلك للدين القويم كرامة … اذا ما تبعت هداه فالله يؤثر

ويشغفك الله العزيز محبة … ويأخذ قلبك حب ويأطر

فطوبى لمن صانا صراط محمد … وكمثل هذا النور ما بان نير

وصلنا الى المولى يهدي نبينا … فدع ما يقول الكافر المتنصر

وفي كل اقوام ظلام مدمر … وان رسول الله بدر منور

وان رسول الله محجة محجتي … ومن ذكره الاحلى كأني متمر

فدع كل ملفوظ بقول محمد … وقلد رسول الله تنج وتغفر

وليس طريق الهدي الا اتباعه … ومن قال قولا غيره فيتبر

ومن رد من قول الحياء كلامه … فقد رد ملعونا وسوف يمذر

ومن يرتقي غير هدي رسولنا … فذلكم الشيطان يعتو ويشغر

وما نحن الا حزب رب غالب … الا ان حزب الله يعلو وينصر

والله ان كتابنا بحر الهدى … وتالله ان نبينا متبقر

ويبقى الى يوم القيامة دينه … له ملة بيضاء لا تتغير

وتؤثر في الدارين سنن رسولنا … وسنت خير الرسل خير وازهر

فلما عرفت الحق دع ذكر باطل … ولو للصدا قمت مثل بكر تنهر

الا ايها الآثار خف قهر قاهر … ويعلم ربي ما تسر وتجهر

فلا تقف ما لا تعرفن وجهه … وثابر على الحق الذي هو اظهر

والله ما كان ابن مريم خالقا … فلا تهلكوا بغيا وتوبوا واحذروا

ولا تحسبن من انه ليس مزاب … وكمثل هذا الخلق في الدود تنظر

بل الدود اعجب خلقة من مسيحكم ... ويخلق ربي ما يشاء ويقدر

الا رب دود قد ترى في مرتع ... تكون في ليل وتنمو وتكثر

وليست لها ام بارض ولا اب ... ففكر هذ الك الله هاذا اكبر

وانكنت لاتدع الجدال وتنكر ... فبارز لنا انا الى الحرب نعكر

وان لنا المولى ولا مولى لكم ... فتنتظر انا نغلبن وننصر

ووالله اني اكسرن صليبكم ... ولو مزقت ذرات جسمي واكسر

ووالله ياتي وقت فتحي ونصرتي ... ووالله اني فائز ومعزز

ووالله يمشي في البلاد امامنا ... امام الانام المصطفى المتخير

وما في يديك بغير قول مدلس ... تكد وتستقري المحال وتفجر

وكتبك فقد حشوها الكفر والردا ... محرفة في كل عام تغير

فتلك براهين على سخف دينكم ... وقد قلت تحقيقا ولو انت تبسر

لقد زين الشيطان اقواله لكم ... يوسوسكم في كل حين ويمكر

وقد ذكر الاخيار من قبل قومكم ... ولا خير آيات الناس نحن نذكر

وكيف يساوي دين عيسى لديننا ... ولا يستوي دخن ونجم ازهر

وقد جاء يوم الله فاليوم ربنا ... يدق اجزاء الصليب ويكسر

وقلت له لا تحسب العبد خالقا ... وكل امرء عن قوله يستفسر

وقلت له لا تستر الحق عامدا ... سيبدي المهيمن كل ما كنت تستر

وقلت له لما اسبي ان شانئا ... بلاغ فبلغنا وانك منذر

وان كنت لم تسمع فزد في تجاسر ... لتسعر نار الله ثم تدمر

فزد فی جراءات وزد فی تقاعس — وزد فی عمایات فتفنی وتبتر
ولیس عذاب الله عذبا لما تری — سیحرق فی نار اللظی من یفجر
غیور فیاخذ مشرکا بذنوبه — ولیس له احد شفیعا وما زر
رفیع علی کیف یدرك کنهه — اذا ما ترقت عنیما تتحیر
اتخصون بغیا من به الخلق آمنوا — اتنسون یوما ما به الناس انذروا
وکیف یکون العبد کابن لربه — فسبحان رب العرش عما تصوروا
وقد مات عیسی لیس حیا وانتما — ترد علی من قال حی و تجبر
وناخبرنی ربی بموت مسیحکم — وکان هو الاولی واکفی واجدر
وکم من دواب الارض تحیی مدة — علی ظهرها فاعجب لهذا اوفکروا
وان جنود الانبیاء وحزبهم — الوف فهل ترین کابنك آخر
فان کان للرحمن ولد کقولکم — فشجرة نسل الله تنمو وتکثر
ایبدل سنة ربنا بعد مدة — ایمکن فی سنن القدیم تغیر
وقانون سنن الله فی بعث رسله — مبین فهل ابصرت اولا تبصر
وانلم ترا الیوم الهدی فتری غدا — ظلاما مهیبا فیه تهوی وتندر
اتخلع جهلا ربقة العقل والنهی — لاقوال قوم قد اضلوا ودمروا
اتترك ما جاءت به الرسل من هدی — الا تتبعن قوما هدوا وتبقروا
علیکم بسبل الله من قبل ساعة — تریکم لظی النار التی هی تسعر
عذاب الیم لا انتهاء لحرقه — وان ینضجن جلد فیخلق اخر
ینبئك العلام ما کنت تضمر — ویبدی لك النور الذی الیوم تنکر

الا ايها الناس اتقوا الله ربكم ... وان عذاب الله ادهى واكبر

المريا تكم نذر وايات ربكم ... نرى بغيكم ودموعنا تتحدر

ولكل نبأ مستقر ومظهر ... ولكل ما يأتيك وقت مقدر

ويحكم رب العرش بيني وبينكم ... وها انا قبل عذاب ربي اخبر

وقوم مضوا من قبل ضالين من نحو ... فانتم قبلتم كلما هم زوروا

اخذتم طريق الشرك والفسق والردى ... وثرت خطاياكم فلم تستغفروا

فارسلني ربي اليكم لتهتدوا ... ولتقبلوا ما قال ربي وتغفروا

فان شئت ما شاء الله فاقصد مناهجي ... فيعطك من عين وعين تكون

واغلظ حجب ما تراك على الهدى ... تعال على قدم الضلال فتزهر

وفيك فساد لو علمت اجتنبته ... وذلكم الشيطان يغوي ويحصر

ذببت عن الدين الحنيفي شكوككم ... وازعجت اصل اصولكم ثم تنكر

وقلتم لنا دين بعيد من النهى ... وهذا فساد ظاهر ليس يستر

وكل امرئ بالعقل يفهم امره ... كما بالعيون بيننا هذان ويبصر

وعقل الفتى نصف وفي نصفه سوا ... وكصفق ايد منهما العلم يظهر

تصديت في نصر الضلال تعمدا ... فبارز لحرب الله ان كنت تقدر

وما انت الا عابد الحرص والهوى ... تشمر ذيلك للحطام وتهجر

رايت لك الرؤيا وانك ميت ... وان كلام الله لا تتغير

وعدة وعد الله عشر وخمسة ... اذا ما انقضت فاعلم بانك محضر

وتعلى وتحضر عند ذي العرش مجرما ... وتسأل عما كنت تهذي وتكفر

وما قلت من تلقاء نفسي تجاسرا بل الآن نبأني العليم المقدرُ

فبلّغت تبليغا وآليت حلفة على صدق ما اظهرت فانظر وتنظرُ

فان اك صديقا فربّي يعزّني وان اك كذابا فسوف احقّرُ

واعلم ان مهيمني لا يضيعني واعلم ان مؤيّدي سوف ينصرُ

فتوقي السّفهاء من اهل الهوى وكل امرئ عند التخاصم يسبرُ

ذووا فطنة يدرون بحثي وبحثه وما في السماء فسوف يبدو ويظهرُ

وان يسلمن يسلم والا فميّت وهذان منا آيتان ونشكر

ووالله هذا من الهي ومن يعش الى اشهر مذكورة فسينظرُ

وتحت رداء الله روحي ومهجتي وما يعرفني احد وربي يبصرُ

ولست بربي كاذبا تارك الهدى ولست بربي كالذي هو يهذرُ

وهّنا ني ربي بنفح محبة على ما تضوع مسك فتحي وعنبرُ

وذلك من بركات روح رسولنا نبي له نور منير وازهرُ

رءوف رحيم آمر مانع معًا بشير نذير في الكر وبمبشرُ

له درجات لا شريك له بها له فيض خير لا تناهي ابحرُ

تخيّره الرحمن من بين خلقه ذكاء بجلوته وبدر منورُ

وكان جلال في عرانين ويله خفي الفار من انفاقهن المطرُ

رءوف رحيم كهف امم جميعها شفيع الورى سلى اذا ما اضجروا

الا ما هرفنا في ثناء رسولنا له رتبة فيه المدائح تحصرُ

وان امات الله في سبل هديه فطوبى لشخص يقتفي ما يؤمرُ

سقى فبهج العرفان كل مصاحب … فبنشوة الصهباء سُرّوا وابشروا

وقد راح والمخلوق في ظلماته … وجهلاته مثل الاوابد ينفر

فاكملهم قولا وفعلا وميسما … وايقظهم فاستيقظوا وتطهروا

رسول كريم ضعّف الله شانه … وبدر منير لا يضاهيه نيّر

وكافح امر المسلمين بنفسه … وعلّمهم سنن الهدى فتبصّروا

بأمته احفى من الاب بابنه … شفيع كريم مشفق ومحذّر

فمن جاءه طوعا وصدقا فقد نجا … ومن اعرض عن احكامه فيدمّر

ولم يتقدم مثله في كماله … واخلاقه العليا ولا يتاخّر

فدع ذكر موسى واتركن ابن مريم … ودع العصا لما تراءا المفقّر

له رتبة في الانبياء رفيعة … فطوبى لقوم طاوعوه وخيّروا

وعسكره في كل حرب مبارك … اذا ما التقى الجمعان فانظر وتنظر

وجاء بقرآن مجيد مكمل … منير فنور عالما ومنوّر

كتاب كريم حاز كل فضيلة … ويسقي كؤوس معارف ويوفّر

وفيه رأينا بينات من الهدى … وفيه وجدنا ما يكفي ويبصّر

كعين كحيل زينت صفحاته … بناظرة من عين خلد ينظر

طري طلاوته ولم تعف نقطة … لما صانه الله القدير الموقّر

فيا عجبا من حُسنه وجماله … ارى انه در ومسك وعنبر

وان سروري في ادارة كأسه … فهل في الندامى حاضر من يكرّر

وريّاه قد فاق الحدائق كلها … نسيم الصبا من شانه تتحيّر

اذا ما تلا من آية طالب الهدى … يرى نوره يجري كعين بمطر

وفيه من الله اللطيف عجائب … اشاهدها في كل وقت وانظر

ايعجب من هذا سفيه مشرد … والهاه عن نور ظلام مكدر

الى قوله يرنو الحكيم تلذذا … ويعرض عنه الجاهل المتكبر

كتاب جليل قد تعالى شانه … يدا في رؤس المنكرين ويكسر

هو السيف في ايدي رجال موطن … فلن يعصم درع منه قوما ومغفر

كلام يفل المرهفات بحده … يبشرنا في كل امر وينذر

بدت بيته قوم منكر مغلولة … وهدت هراواهم وسروا وكسروا

يباهون مرحين جهلا ونخوة … وسوف تراهم مدبرين تتبتر

فدالك روحي يا حبيبي وسيد … فدالك روحي انت ورد منضر

وما انت الا نائب الله في الورى … واعطاك ربك هذه ثم كوثر

ويعجز عن تحميد حسنك مومن … فكيف محمد لك الذي هو يكفر

يكفرني شيخ وتتلوه امة … وما ان اراه كعاقل يتدبر

يرى ظهره عند النضال كثعلب … وكالذئب يعوي حين يهدى ويحبر

غبي عتي اضرم الجهل غيظه … كجلمود صخر جهله لا يغير

وكفرني بالحقد من غير مرة … فقلت لك الويلات انك اكفر

ويسعى لايذائي ويسعى بزوره … على حريص كالعدا لو يقدر

عجبت له ما يتقي الله ذرة … اشقوة هذا المرء امر مقدر

فطورا يرد البينات وتارة … يحرف قول المصطفى ويغير

قصدت هداه نترحما فتمايلا ... على الرجس والبلوى فكيف أتمم

وقال بيمين الله ما لك ناصر ... فأليت ان الله معنا فنظفر

ولما أردت علاجه من نصيحة ... يسب وبيدي كلما كان يضمر

وجاهدت لله الكريم لهديه ... فما قل من اوهامه بل تكثر

عجبت لختم الله كيف اضله ... يرد النصوص كأنه لا يبصر

خيالاته كالنائمين ضعيفة ... نوم فيبغض كل من هو يسهر

وانا نسهده ودادا وشفقة ... فيهجون من جهل ولا يتحقر

له كتب السب والشتم حشوها ... شرين فيستقري الشرور ويفخر

يغوص كدلو عند خوض في رجس ... حجا وما يسقيه ماء انفكر

بعيد من التقوى فتسمع ايها ... كما قوله الاضحى بعيد يخسر

لقد زين الشيطان اقواله له ... يوسوسه وقتا ووقتا يكور

واكفرني بخلا وجهلا ودناءة ... ووافقه خلق ضربين مدعثر

يقولون انا قادرون على الاذى ... فقلنا اخسئوا ان المهيمن اقدر

فيا علماء السوء ما العذر في غد ... أيلعن مثلي مسلم ويكفر

وما غيظكم الا لعيسى واسمه ... ايدعى بهذا الاسم شخص محقر

وما تغلبون شئون ربي وفضله ... ويعلم ربي كل نفس وينظر

انعمة ربي في يديكم محاطة ... ويفعل ربي ما يشاء وينصر

انحن نفر من النبي ونابه ... خف الله يا صيد الردى كيف تخسر

اتترك قرآنا كريما ودرره ... فما لك لا تدري صلاحا وتفجر

اتعترضن حسًا بعد خمسين حجة ۔ وقد كنت تشهد ان احمد اطهر

وتعلم اني حذر يأين و متقي ۔ وتعلم زار و بسدرة تنتمر

تبصر خصيمي هل ترى من دلائل ۔ على ما تقول وفكرن كيف تكفر

انحن تركنا قبلة الله شقوة ۔ انبيذ صحف الله كفرا ونهجر

انرغب عن دين النبي المصطفى ۔ ودينا يخالف دينه نتخير

سيخزي المهيمن كاذبا تارك الهدى ۔ كلا انا امام الله والله ينظر

واني انا الرحمان ناصر حزبه ۔ ومن كان من حزبي فيعلى وينصر

هذا الهام من الله تعالى

وما كان ان تخفى الحقائق دائما ۔ وما يكتم الانسان فالدهر يظهر

وليس خفاء مغلق في ديننا ۔ وما جاء من هدي مبين فنوثر

سيكشف سر صدق ورنا وصدكم ۔ بيوم يقود الى المليك ويحشر

فمن كان يسعى اليوم في الدين مفسدا ۔ فيحرق في يوم لظاه تسعر

وانا على نور وانتم على اللظى ۔ وما يستوي عمي وقوم بصير

ومن كان محجوبا فياتي موسوس ۔ فيكبه في هوة ويدمر

وما يصطفي الله العليم من ورا ۔ وما يجتبي الفساق رب اطهر

قذرني وخلا في ولست مسيطرا ۔ عليّ ولا حكم وقاض فتامر

وآثني ربي واخزاك خالقي ۔ فقد ضاع يا مسكين ما كنت تبذر

اليست تقات الله شرط المؤمن ۔ فما لك يوم الاخذ لا تتذكر

وعدوت حتى قلت لست بايب ۔ وان الهدى بعد التقى متوعر

اتقفي بما لم ينزل الله من هدى ۔ وتكفر من القى السلام وتجسر

ووالله بل تالله لو كنت مخلصًا   اريتك ايات و لكن تزوّر

ولو قبل الكفارى سالت امانة   لعمرى هديت وصرت شيخا بيصر

ولكن ظننت ظنون سوء بعجلةٍ   كغولٍ هوىً والغول لا يتطهّر

هل العلم شئ غير تعليم ربنا   واىّ حديث بعده نتخيّر

كتاب كريم احكمت اياته   وحياته يحيى القلوب يزهر

يدع الشقى فلا يمسّ نكاته   ويروى التقى هدى فينمو و يثمر

ومتعنى من فيضه لطف خالقى   فانى رضيع كتابه و مخفر

كريم فيؤتى من يشاء علومه   قدير فكيف تكذبنّ و تهكر

وانى نظمت قصيدتى من فضله   لتعلم فضل الله كيف يخيّر

تعال بميدان النضال شجاعة   ليظهر علمك فى الجدال و تسير

تريدون ذلتنا ونحن هوانكم   فيكرم ربّى من يشاء وينصر

انطلب منى آية الخزى والردى   ويأتيك امر الله فجأً فتبتر

وحمدتنى من قبل ثم ذممتنى   فقد لاح انك ختنجول مزوّر

وانى انا الخطاف ان كنت طاعنا   رماحى مثقفة وسيفى مذكر

وانّا جهرنا بشر دين محمّدٍ   وانت تسب هوى وفى السبّ تجهر

متى ندن منك ترحما تتباعد   و نريد حل العقد رحما فتحتر

وسيلك صعب لكن انت غثاره   وخبثك حرّ لكن انت تدعثر

وما ان ار فيك التخوف و التقى   وان الفتى يخشى اذا ما يذعر

ومن كذب الصديق هتك سره   ومن اكثر التكفير يوما سيكفر

وان تضربن على الصلاة زجاجة … فلا الصغر بل ان الزجاجة تكسر

فهل في اناس مكفرين مدبر … يدبر في قولي وفي الكتب يبطر

ووالله اني آيس من صلاحهم … وما ان ارى شخصا يكف ويحذر

وقلت لشيخ قد تقدم ذكره … الام تكفرنا وتهجو وتصعر

تعال نباهل في مقام معين … ليهلك من هو كاذب ومزور

حلفت يمينا من لعان مؤكد … فاني بميدان اللعان ساحضر

فاذا اتى بعد الترصد يومنا … فقمت ولم اكسل وما كنت اقصر

خرجنا وخلق كان يسعى وراءنا … لينظر كيف يباهلن ويكفر

فجاء ولكن لم يباهل مخافة … واعرض حتى لام من هو يبصر

ولم يتم الكلام يباهل كالفتى … وظل يرينا ظهر جبن ويدبر

وجاشت اليه النفس خوفا وخشية … وقد خفت ان يغشى عليه ويخطر

ووجدته بحرا ومن جبن خيفته … كان حسامي يهجن ويبتر

فقلت له لما ابى ان يجيئني … لقد تم والله العليم سيامر

وان شئت سل من كان فينا حاضرا … وما قلت الا ما هو المتقرر

ويا هلني من غزنويين مكفر … وقوفا لدى شجرات ارض يشجر

فقمت بصحبي لله عامدا مهللا … وكان معي ربي يراني وينظر

فصعد صرخ الصادقين الى السما … لما اخذتهم رقة وتاثر

فاعجب خلقا جيشهم بكائهم … فبكوا ببكاهم وقام المحشر

وظل المباهل يقذفن مكفرا … فيا عجبا من دينهم كيف كفروا

وما الكفر الا ما يسميه ربنا ... فذرهم يسيبوا كيف شاؤا ويكفروا

وانا توكلنا على الله ربنا ... وقد شد ازر العبد رب مبشر

والخر دعوانا ان الحمد كله ... لربي تعالى وقد لي نصرا

القصيدة الثالثة المباركة الطيبة في نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

بك الحول يا قيوم يا منبع الهدى ... فوفق لي ان اثني عليك واحمدا

تتوب على عبد يتوب تندما ... وتنجي غريقا في الضلالة مفسدا

كبير المعاصي عند عفوك تافه ... فما لك في عبد الم ترددا

تحيط بكنه الكائنات وسرها ... وتعلم منهاج التوى ومحرجا

ونحن عبادك يا الهي وملجئي ... نخر امامك خشية وتعبدا

وما كان ان يخفى عليك نحاسنا ... وتعلم الوان النحاس وعسجدا

وكم مزدهي اهلكتهم من شرورهم ... واخذتهم وكسرت ديا منضدا

وكم من حقير في عيون جعلتهم ... باعين خلق لولؤا وزبرجدا

ونعبر اطلالا بفضل ورحمة ... ونهدى من قهر منيفا ممردا

وما كان مثلك قدرة وترحما ⁂ ومثلك ربي ما ارى متفردا

فسبحان من خلق الخلائق كلها ⁂ وجعل لكل شيء واحدا متبددا

غيور يبيد المجرمين بسخطه ⁂ غفور ينجي التائبين من الردى

فلا تأمنن من سخطه عند رحمة ⁂ ولا تيئسن من رحمه ان تشددا

وان شاء يبلو بالشدائد خلقه ⁂ وان شاء يعطيهم طريفا ومتلدا

وحيد فريد لا شريك لذاته ⁂ قوي علي في الكمال توحدا

ومن جاءه طوعا وصدقا فقد نجا ⁂ وادخل وردا بعد ما كان ملبدا

له الملك والملكوت والمجد كله ⁂ وكل له ما لاح او راح او غدا

ومن قال ان له الها قادرا ⁂ سواه فقد تبع الضلالة واعتدى

هدى للعالمين وانزل الكتب رحمة ⁂ وارسل رسلا بعد رسل واكدا

وانت الهي مأمني ومفازتي ⁂ وما لي سواك معاون يدفع العدا

عليك توكلنا وانت ملاذنا ⁂ وقد مسنا ضر وجئناك للندا

ولك آيات في عباد حمدتهم ⁂ ولا سيما عبد تسميه احمدا

له في عبادة ربه غلي مرجل ⁂ وفاق قلوب العالمين تعبدا

ومن وجهه جلى بعيدا واقربا ⁂ واصحاب وايله تلاعا وجدجدا

له آيتا موسى وروح ابن مريم ⁂ وعرفان ابراهيم دينا ومرشدا

وكان الحجاز وما سواه كميت ⁂ شفيع الورى احيى وادنى المبعدا

وكان مكافحة وفسق شعارهم ⁂ يباهون مرتجين في سبيل الردى

فلم يبق منهم كافر الا الذي ⁂ اصر بشقوته على ما تعودا

شريعته الغراء مورد معبد ... عيون فاحرق كل دير وجلسدا

واني بصحف الله لاشك انها ... كتاب كريم يرفد المسترفدا

فمن جاءه ذلا لتعظيم شانه ... فيعطى له في حضرت القدس سوددا

فيا طالب العرفان خذ ذيل شرعه ... ودع كل متبوع. لهذا المقتدى

ينـ كے قلوب الناس من كل ظلمة ... ومن جاءه صدقا فنوره الهدى

ولما تجلى نوره التام للورى ... ولوح وجه المنكرين سودا

نراء ا جمال الحق كالشمس في الضحى ... ولاح علينا وجهه الطلق سرمدا

وقد اصطفيت بمهجتي ذكر حمده ... وكاف لنا هذا المتاع تزودا

وفوضني ربي الى فيض نوره ... فاصبحت من فيضان احمد احمدا

وهذا من الله الكريم المحسن ... وما كان من الطافه مستبعدا

ووالله هذا كله من محمد ﷺ ... ويعلم ربي انه كان مرشدا

وفي مهجتي نور وجيش لامدحا ... سلالة انوار الكريم محمدا ﷺ

كريم السجايا اكمل العلم والنهى ... شفيع البرايا منبع الفضل والهدى

تبصر خصيمي هل ترى من مشاركه ... بتلك الصفات الصالحات باحمد

بشير نذير آمر مانع معا ... حكيم بحكمته الجليلة يقتدى

هدى الهائمين الى صراط مقوم ... ونور افكار العقول وايدا

له طلعة يجلو الظلام شعاعها ... ذكاء منير برجه كان برجدا

له درجات ليس فيها مشارك ... شفيع يزكينا ويدني المبعدا

وما هو الا نائب الله في الورى ... وفاق جميعا رحمة وتوددا

تخيّره الرحمن من بين خلقه ... واعطاه ما لم يعط احد من الندى

وقد كان وجه الارض وجها مسودا ... فصار به نورا منيرا واغيدا

وأرسله الباري بآيات فضله ... الى حزب قوم كان لدّا ومفسدا

وملت تابط كل شر قومه ... وكلّ تلا بغيا اذا راح او غدا

بلوبة مكة ذات حتف عقنقل ... بلاد ترى فيها صفيحا مصمّدا

وما كان فيها من زروع ودوحة ... ترى كالظليم تراه ازعر اربدا

تكنّف عقوة داره ذات ليلة ... جماعة قوم كان لدا ومفسدا

فادركه تائيد رب مهيمن ... ونجّاه عون الله من صولة العدا

تذكرت يوما فيه اخرج سيد ... ففاضت دموع العين مني بمندى

الى الآن انواره برقة يثرب ... نشاهد فيها كل يوم تجددا

نوجه المدينة صار منه منورا ... وبارك حرّ الرمل وطئا وقردا

حقا في جنابي نورا من ضيائه ... فاصبحت ذا فهم سليم وبالهدى

وارسلني ربي لتائيد دينه ... فجئت لهذا القرن عبدا مجدّدا

له صحبة كانوا محاتين حبه ... وجعلوا ثرى قدميه للعين اثمدا

واروا نشاطا عند كل مصيبة ... كمن جاء مرقال توارى تخددا

واذا مر بينا اهاب بنغمة ... فراعوا الى صوت المهيب توددا

وكان وصال الحق في نياتهم ... وخطراتهم لاجله مدوا اليدا

وراوا حيات نفوسهم في موتهم ... فجاءوا بميدان القتال تجلدا

وجاشت اليهم من كروب نفوسهم ... وانذرهم قوم شقى تهدّدا

فظلوا بيادون المنايا بصدقهم ... وما كان منهم من ابى او ترددا

وفاضت لتطهير الاناس دماؤهم ... من الصدق حتى اثر الخلق مرصدا

واحيوا لياليهم مخافة ربهم ... واذا بهم يوم يُشيّب ثو هدا

تناهوا عن الاهواء خوفا وخشية ... وباتوا لمولٰهم قياما وسجدا

تلقوا اعلوما من كتاب مقدس ... حكيم فصافاهم كريم ذو الندى

كنوق كرائم ذات خصل تجلدوا ... وترعوا كلاء الاسرة اغيدا

العرف قوما كان ميتا كمثلهم ... نؤما كاموات جهولا بليدا

فايقظهم هذا النبي فاصبحوا ... منيرين محسودين في العلم والهدى

وجاؤا ونور من وراء سيوفهم ... اليه ونور من امامهم مقودا

ولو كشف باطنهم ترى في قلوبهم ... يقينا كطبقات السماء منضدا

تداركهم لطف الاله تفضلا ... وزكّى بروح منه فضلا وايّدا

ففاقوا بفضل الله خلق زمانهم ... بعلم وايمان ونور وبالهدى

وهذا من النور الذي هو احمد صلعم ... فدى لك روحي يا محمد صلعم سرمدا

امرت من الله الذي كان مرشدا ... فاحرقت بدعات وقومت صددا

وجئت لتنجية الانام من الهوى ... فواها لمنجى خلص الخلق من ردى

وتورّمت قدماك لله قائما ... ومثلك رجلا ما سمعنا تعبدا

جذبت الى الدين القويم بقوة ... وما ضاعت الدنيا اذ الدين شيدا

وارىملك الباري بآيات فضله ... لكي تنقذ الاسلام من فتن العدا

يحب جناني كل ارض وطئتها ... فياليت لي كانت بلادك مولدا

وأكفر نے قومی فجئتك لاهفا ... وكيف يكفر من يوالي محمدا

عجبت لشيخ في البطالة مفسد ... أضل كثيرا بالشرور وبعدا

سلوه يمينا هل أتاني مباهلا ... وقد وعد حزنا ثم نكث تعمدا

فخذ يا الٰهی مثل هذا المكذب ... كأخذ لك من عادي وليا وشددا

أضل كثيرا من صراط منور ... تباعد من حق صريح وأبعدا

قد اختار من جهل نضاء خلا ... وكان رضى الباري أهم وأوكدا

وما كان لي بغض وربي شاهد ... وفي الله عاديناه إذ حال مرصدا

يسب وما أدري على ما يسبني ... أيلعن من أحيي صلاحا وجددا

نعم لتشهدن أن ابن مريم ميت ... أهذا مقال يجعل المرء ملحدا

وهل من دلائل عندكم تو ترفعها ... فإن كان فأتوني بتلك تجلدا

انحن نخالف سبيل دين نبينا ... وقد ضل سعيا من قلى دين أحمدا

سيكشف سر صدورنا وصدكم ... بيوم يسود وجه من كان مفسدا

فمن كان يسعى اليوم في الأرض مفسدا ... فيعرف في يوم النشور من ودا

أليس تقات الله فيكم كذرة ... اتخشون لومة حيكم ومفندا

وقد كان ربي قدر الأمر رحمة ... فحصحص بإذن الله ثوبا مقددا

رأيت تغيظكم فلم آل حجة ... ووطئت ذوقا أمعزا متوقدا

ولست بذي علم ولكن أعانني ... عليم رآني مستهاما فأيدا

ووالله إني صادق غير مفتر ... وأيدني ربي وما ضاع عني سدى

وما قلت إلا ما أمرت بوحيه ... وما كان هجس بل سمعت منددا

ااكتم حقاً كالمداجي المخامس ... مخافة قوم لا يريدون مرصدا

تعالى مقامي ان اختفي من عيونهم ... وربي يرى هذا الجنان المجردا

وفي الدين اسرار وسبل خفية ... يلاحظها من زاده الله في الهدى

وهذا على الاسلام ادهى مصائب ... يكفر من جاء الانام مجددا

اتكفر رجلاً قد انار صلاحه ... ومثلك جهلاً ما رايت مفندا

اتكفر رجلاً ايد الدين حجة ... ودافا رؤس الصائلين وارحدا

انحن نفر من الرسول ودينه ... وبيد ولكم آياتنا اليوم اوعدا

ووالله لولا حب وجه محمد ... لما كان لي حول لامدح احمدا

ففي ذاك آيات لكل مكذب ... حريص على سب الورى كالعدا

وكم من مصائب للرسول اذوقها ... وكم من تكاليف سممت تودّدا

وغم يفوق ظلام ليل مظلم ... وهول كليل السليخ بيدي تهددا

وضرّ كضرب الفاس صلت سيفه ... وخوف كاصوات الصراصر قد بدا

فاسئم تلك المحن من ذوق محبتي ... واسئل ربي ان يزيد تشدّدا

ومو بسبيل المصطفى خير ميتتي ... فان فزتها فنا حشرت بالمقتدى

سأدخل من حبي بروضة قبره
وما تعلم هذا السر يا تارك الهدى





الا ايها الواشي الام تكذّب ... وتكفر من هو مؤمن وتؤنّب

وآليت اني مسلم ثم تكفر ... فاين الحيا انت امرءٌ او عقرب

الا انني تبر وانت مذهب ... الا انني اسد وانك ثعلب

الا انني في كل حرب غالب ... فكدني بما زوّرت فالحق يغلب

وبشرني ربّي وقال مبشرا ... ستعرف يوم العيد والعيد اقرب

ونجّاني ربي فكيف اردّه ... وهذا عطاء الله والخلق يعجب

وسوف ترى اني صدوق مؤيد ... ولست بفضل الله ما انت تحسب

ويبدي لك الرحمان امري فينجلي ... اهذا ظلام او من الله كوكب

يرى الله ما هو مختفٍ في قلوبنا ... فيفضح من هو كاذب ويكذب

ويعلم ربي من هو الشرّ منزلا ... ومن هو عند الله برٌّ مقرّب

الام ترى زورا كصدقٍ محصّصٍ ... وتستجلب الحمقى اليه وتجذب

وقاسمتهم ان الفتاوى صحيحة ... وعليك وزر الكذب ان كنت تكذب

وهل لك من علم ونص محكم ... على كفرنا او تخرص وتنعب

كمثلك امم قد ابيدوا بذنبهم ... فتحسّسن من نبأهم ما اعقبوا

أتعدف في حربي قناعا دوننا ... وتترك ما امسى جبينا وتهرب

وما البحث الا ما علمت وذقته ... وتلك وهاذي للمسايا تقرب

وما في يديك بغير فلس ومذهب ... تضل ايما بالشراب وتخلب

وشاهدت انك لست اهل معارف ... وتلهو وتهذي كالسكارى وتلعب

متى نبدا خلاقا فتبدي ذميمة ... وتترك ما هو مستطاب واطيب

وعاديتني وطويت كشحا على الاذى ... ورميت حقدا كلما كنت تعجب

وكنت تقول ساغلبن بحجتي ... وما كنت تدري انك اليوم تغلب

ولست بعاد مسرف بل ابيني ... عروف على ايذاء كما تحتب

واني امام الله في كل ساعة ... وينظر ربي كلما هو اكسب

فان كنت عاديت الخبيث تدينا ... فتكرم عند مليكنا وتقرب

وان كنت قد جاوزت حد تورع ... وتفوت ما لم تعلمن فتعتب

فسوف ترى في هذه ضرب ذلة ... ويوم نكال الله اخزى واعطب

ومن كان لاعن مومن متعمدا ... فعليه ذلة لعنة لا تنكب

اتامر بالتقوى وتفعل ضده ... وتنكث عهدا بعد عهد وتهرب

ويلي لك في اعشار قلبي لوعة ... فلكفر وكذب انني لست اغضب

الا ايها الشيخ اتق الله الذي ... يهد عمارات الهوى ويخرب

اذا ما تو قد قهره يهلك الورى ... فما حيص من ابرحسام بعضب

اتعوي كمثل الذئب والله انني ... اراك كانك ارنب او ثعلب

وما ان ارى الا في خيط كبدك قوة ... ويصلح ربي ما نهدى وتشعب

الدنعر فن رؤياي كيف تحققت ... واصدق رؤيا مومن لا يكذب

ويأتيك من آثار صدقي بكثرة … فلا يرقبن أوقاتها المترقب

فإن كنت كذابا فأنت منعّم … وإن كنت صدّيقا فسوف تعذّب

أتكفرني في أمر عيسى تجاسرا … وكذبتني خطأً ولست تصوّب

توفّي عيسى هكذا قال ربنا … صريحا فصدّقنا ولا نتريب

وكيف تكذب آية هي قوله … وتصديق كلمته أهم وأوجب

نهى خالقي أن تحيين ابن مريم … وتلك التي كفرت منها وتغضب

ولم يبق لي في موته ريح ريبة … لما ألهمني ملك صدوق مقرّب

أقول ولا أخشى فإني مثيله … ولو عند هذا القول بالسيف أضرب

ووالله إني جئت حين مجيئه … وهو فارس حقا وإني محقب

وقد جاء في القرآن ذكر وفاته … وما جاء فيه هو الذي هو أصوب

ولو كان في القرآن أمر خلافه … لآثرته دينا ولا أتجنب

ولكن كتاب الله يشهد أنّه … تناول من كأس المنايا فتعجب

أمن غير منبع هديه نطلب الهدى … وكل من الفرقان يعطى ويوهب

فنؤمن بالله الكريم وكتبه … فأين بحقدك يا مكفّري تذهب

ويعلم ربي كلماتي في عيسى … عليم فلا يخفى عليه مغيّب

وهذا هدى الله الذي هو ربّنا … فإن كنت ترغب عن هدى لا نرغب

وإن سراجي قوله وكتابه … فإن أعصه فسناه من أين أطلب

وإن كتاب الله بحر معارف … ونجدن فيه عيون ما نستعذب

وكم من نكات مثل غيد تمنعت … بها مهجتي من هدي ربي فجربوا

اذا ما نظرت الى ضياء جماله … فاذا الجمال على سنا البرق يغلب

رئيت بنور نوره فتبينت … حلي حقائقه ففيها اقلب

يصد عن الطغوى ويهدي الى التقى … خفير الى طرق السلام متحلب

يجر الى العليا وجاء من العلى … كما هو امر ظاهر ليس يحجب

وسر لطيف في هداه ونكتة … كنجم بعيد نورها تتغيب

ومن يأته يقبل ومن يهد قلبه … الى ما من الفرقان لا يتذبذب

يضيء القلوب يدفع ظلامها … ويشفي الصدور وسواده ويهذب

فقلت له لما شربت زلاله … فدى لك روحي انت عيني ومشرب

وكم من عمين قد كشفت غطاءهم … ونجيتهم عما يعفي ويشغب

الا رب خصم خاص فيه عداوة … فالهاه عن خوض سناه المونب

وان يفتحن عيناك وهاب الهدى … فكاين ترى من سره ما كان معجب

واني كعقل الناس نور كنوره … وان النهى ببيانه ينهذب

ووالله يجري تحت نهر الهدى … ومن اكثر الامعان فيه فيشرب

ومن يمعن الانظار في الفاظه … فالى سناه التام يصبو ويصحب

ومن يطلب الخيرات فيه ينلنه … ويرى اليقين التام والشك يهرب

ومن يطلبن سبل الهدى في غيره … يكن سعيه نعمائه فيحطب

ومن يبغض فرقانا كريما فانه … يطع السعير وفي الجحيم تقلب

وما العقل الا خبط عشواء ما يصب … يجد وما يخطي فيهذي ويلغب

ومهما تكن من عين ماء بارد … تراه حثيثا عين صاد فيشرب

وقد جئتم بالماء المعين وعذبه　　فأين النهى لا تشربين وتشرب

وسوف يريك الله نور فتطهري　　ويريك من مناصحة نور وطيب

خف الله عند الطعن في اولياءه　　اولئك قوم من قلاهم فيشجب

تعال وتب مما صنعت فانني　　اصانع من يتلق حبا واصحب

ولست بمعاشر من جفا بل انني　　عروف على ايذائكم ا تحبب

وفي السلم والاسلام اني سابق　　واذا انتم اميتم فسهمي مثقب

واذا انتضاريتم فسيفي قاطع　　واذا انتطاعنتم فرمحي مذرب

وان المنسوكا لا يخبيه مكره　　وان يخف في غار عميق فيتغيب

تذكر نصيحة غزنوي صالح　　وعليك سبيل الرفق والرفق اعذب

وكم من امور الحق قلبت جراة　　فسوف ترى يوما اليها تقلب

وان كنت ذي علم فاذني كماله　　وما ينفعن بعد الغزاة تصيب

واني على علم وزدت بصيرة　　من الله في امري وانت مكذب

خف الله حزما يا ابن مرع اجتنبني　　فدع ما يلازمه عدو مخيب

وما يمنعنك من رجوع وتوبة　　الا ليت جهلا حلقة فتترب

وانكنت ذا عسر وضم معيلا　　فان شاء ربي ترزقن فتخطب

ووالله ان شقاك هيج البكا　　لدى عين احياء تموت وتتعب

الا تعرفن قصص الذين تمردوا　　فما لك تدري سم ذنب وتذنب

اتدام بين الاقربين كباطر　　وان غداة البين ادنى واقرب

ومثلك جاف قد خلا ومكذب　　فاباد دهم رب قدير معذب

سيسلب منك الضعف والشيب قوة ... وما كان امري عندك الغواية تسلب

فاكفر وكذب ايها الشيخ دائماً ... ولي بفضل الله رجل مهذب

والهمني ربي واعطى معارفاً ... فبنوره الاجلى الى الحق اندبُ

انتقل من قهر الحسيب واخذه ... وقد عمرنا من جور خلق ونرعبُ

نجاتك من جذبات نفسك مشكل ... ينزل الغلام الخضر بكر هوزب

الى الله مرجعنا فيظهر خبأنا ... على الاشقياء وكل امر مرتبُ

فقد كذبوا بالحق لما جاءهم ... فسوف يريهم ربنا ما كذبوا

وقد كذبت قبلي عباد ذووا التقى ... فصبروا على ما كذبوا وترقبوا

فلما نسوا فحواء ما ذكروا به ... أسف وجوه قلوبهم ما قلبوا

تحاموت بالحقد المدمر كلهم ... وامهم الشيخ السفيه المحجبُ

وكيف اخاف عناد قوم مفند ... وينجا مني ربي عليهم ويصحبُ

فابغي رضا ربي وما اخشى العدا ... ولحرب اعداء الهدى اتاهبُ

ولكل نبأ مستقر معين ... وما تبسل نفس قبل وقت يكتب

وان هدى الله العليم هو الهدى ... ويعلم ما ندعن وما نحن نكسب

ويدري اناسا كفرونا وكذبوا ... اذا ادركوا لنضالهم وتحزبوا

فلاني الورى حتى الاقارب كلهم ... فمنهم كثعبان ومنهم عقرب

وما نتقي حتى ابتلاك الهواجر ... وفي الله ما نوذى ونرمى ونجذب

واني عصرته اسوت بفضله ... فان لم ينلنا العز فالذل اطيب

الا كل مجد قد طرحت بجيفة ... وفي كل اوقاتي الى الله اجلب

واليه اسعى من جنانى ومهجتى ... ولغيره منى القلا والتجنب

واني اعيش بهذه كمسافر ... وفي كل آن من هوى اتقرب

ومالى الى غير المهيمن رغبة ... وعن كل ما هو غير ربي ارغب

الا ايها الشيخ الذى يتجنب ... ترى ان تنتجنى الهوى والتحبب

ولست براض ان الاعن لاعنا ... فاختار نهج العفو والقلب مغضب

رثيت بساتين الهدى من تذلل ... وانى بآلامى عذيق مرحب

تسب وان اعذرك فيما تسبنى ... ولكن اما م الله تعصى وتذنب

تصول على لهتك عرضى واعتلى ... واعطانى الرحمن ما كنت اطلب

ترى عزتى يوما فيوما فتنتشوى ... وتهذى كانك بالهراوى تضرب

ارى ان تشتزى فيك كالرمح لاعج ... ويلا يجنك شانئا المترقب

ولو لم يكن فى القلب غير تغيظ ... فلا القلب الا جمرة تتلهب

ولا تحسبن قلبى الى الضغن مائلا ... تعاشيب ارضى خلة وتحبب

لمثلك عادما رثيت ولا عنا ... اقولك قول اوسنان مذرب

اردت وبالى لكن الله صاننى ... تندم فقد فات الذى كنت تطلب

ولست على مسيطرا ومحاسبا ... وما يعطين الرب افانت تسلب

ترفق فان الرفق للناس جوهر ... وما يترك سيف فبالرفق يجلب

ولا تشربن جهلا اجاج عداوة ... ووالله ان السلم احلى واعذب

ومن كان لا تيادين من ناصح ... فله دواهى الدهر نعم المؤدب

ايا لاعنى ما كنت بدعا من الهوى ... لكل من العلماء رأي ومذهب

علي لربي نعمة بعد نعمة ... فلا زلت في نعمائه اتقلب

وان رسول الله شمس منيرة ... وبعد رسول الله بدر وكوكب

جرت عادة الله الذي هو ربنا ... يرى وجه نور بعد نور يذهب

كذلك في الدنيا نرى قانونه ... نجوم السما تبدو اذا الشمس تغرب

خف الله يا من بارز الله من هوى ... وان الفتى عند التجاسر يرهب

ولا تطلبن ريحان دنياك خسة ... وشوك الفيافي منه اشهى واطيب

يزيد الشقي شقاوة طول امنه ... ويرخي المهيمن حبله ثم يجذب

اذا ما قصدت اشاعة الحق في الورى ... صددت وتبدي كل خبث وتثلب

وانت ترى الاسلام قفلا كانه ... مقابر اموات وارض سبسب

تصول العدا من جهلهم وعنادهم ... على صحف مولينا وكل يكذب

وهدي كسمط لؤلؤ وزبرجد ... به الطفل يلهو من عناد ويجذب

ومن كل طرف تمطرن سهامهم ... فهذا على الاسلام يوم عصبصب

نرى هذه من كل قوم بعيننا ... فتذرف عين الروح والقلب يشجب

فقمت فعادلني عداي ومعشري ... فلي من جميع الناس لعن مركب

ولم يبق الا حضرة الوتر ملجأ ... ومن باب خلاق الورى اين اذهب

فان ملاذي مستعان يحبني ... وليسقين من كاس الوصال فاشرب

غيور فيأخذ راس خصمي اذا اعتدى ... غفور فيغفر زلتي حين اذنب

واني يري من رياحين غيره ... وعذاب شوك منه عذب وطيب

يجب التذلل والتواضع ربنا ... فمن يترلن عن فرس كبر يركب

وللصابر بن يوشع الله رحمة — ويفتح ابواب الجدى ويُقرّب

تعرفت حتى انتشى معارف — وان الفتى فى شوله لا يكلغبُ

رئيناه من نور النبى المصطفى — ولولاه ما اتينا ولا نتقرب

له درجات فى المحبة تامة — له لمعات زال منها الغيهب

ذكاء منير قد انار قلوبنا — وله الى يوم النشور معقب

وفى الليل بعد الشمس قمر منور — كما فى الزمان نشاهدن ونجرب

ولله الطاف على من احبه — فوايله فى كل قرن يسكب

وشيمته قد افردت فى فضائل — وقد فاق احلام الورى افتجب

ورعى واتى الصحب بنا سابقا — وليس كراعى الغنم يرعى ويحلب

وليس التقى فى الدين الا اتباعه — وكل بعيد من هداه لا يقرب

ولو كان ماء مثل عسل بطعمه — فوالله بحر المصطفى منه اعذب

مدحتك يا محبوب من صدق مهجتى — ولولاك ما كنا الى الشعر نرغب

وانا لجئنا فى عطائك راغبا — ومن جاء بابك سائلا لا يثرب

ووالله حبك للنجاة لمؤمن — دليل وعنوان فكيف نخيب

وآثرت حبك بعد حب مهيمنى — ونصيبى جنانى من سناك ونجتلب

ونستصغر الدنيا وخضراءها معا — فلا نجتنى منها ولا نستخلب

الا ايها الشيخ الذى اكفرتنى — وانى بزعمك كافر ثم هيدب

فتلك بعون الله منى قصيدة — محبرة ونظيره منك اطلب

وهذى ثلث قد نظمنا وهدبته — به بحر خفيف للاحباء انسب

فان کنت ذیعلم فآت نظیرها
وان تعجزن جهلا فکبرک عجب

تفسیر سورۃ الفاتحۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خضعت الاعناق لکبریاءہ۔ وتحیرت الابصار من مجدہ وعلاءہ۔ المقدس عن الانداد والاضداد والشرکاء۔ المنزہ عن الاشباہ والاقران والنظراء۔ ھو الذی ارسل رسلاً لاصلاح الوری ونجا کل من قفا اثرھم واقتدی۔ واختار من اختار منھم وتبعھم وبما انشنی۔ فرضی عنہ وثنا۔ والصلوۃ والسلام علی سید الرسل و خاتم الانبیاء محمد المصطفی الذی ھو سید قوم انکسرت اراداتھم البشریۃ وازیلت حرکاتھم الطبعیۃ وجرت فی بواطنھم الانہار الروحانیۃ ونفخ اللہ فیھم روحہ وولا وصافا ھوامام مصالیت اللہ الذین خیبوا شیطانا ذا المکاید حتی اخفق اخفاق المصائد۔ وھو الذی کفّ عن العیث والنزع ذیبا اکل غنم انبیاء بنی اسرائیل ولبسا لے الحق وعصم وھدی فالسلام علی ھذا الجری البطل المظفر فی الاولی والاخری۔

اما بعد فاعلم ارشدک اللہ تعالیٰ ان ھذا الکتاب بلغۃ لکل من اراد

ان يسلك في حدائق فاتحة الكتاب ويعلم حقايق نكاته وشاكجنة معارفه على نهج الصواب وكلما اودعته من درر البيان فاني تفردت به من مواهب الله الرحمن وفهمت من الملهم المنان - وليس فيه شيء من لفاظات موائد المتقدمين ولا من خشارة ملفوظات السابقين - ومختار الماضين الا النادر الذي هو كالمعدوم وماعدا ذالك فهو من ربي الذي اسبغ على من بالكرة العطاء والهمني من نكات مالم تحط احد من العلماء لنيشد ازري ويضع عني وزري ويؤيدني في ازراء القادحين - ويتم حجتي على المنكرين المستكبرين - فالحمد لله الذي هدانا لهذا وماكنا لنهتدي لولا ان هدانا الله هو ربنا وملجأنا انا انبنا اليه وهو ارحم الراحمين

واعلم ايها الناظر في هذا الكتاب انا تركنا تفسير البسملة ولم نكتب فيه شيئا لان تفسير الفاتحة قد احاطت بتفسيرها واغنانا عنها ببيان مبين - والآن نشرع في المقصود متوكلين على الله النصير المعين ٭

الحمد لله - هو الثناء باللسان على الجميل للمقتدر النبيل على قصد التبجيل - والكامل التام من افراده مختص بالرب الجليل - وكل حمد من الكثير والقليل يرجع الى **ربنا** الذي هو هادي الضال ومعز الذليل وهو محمود المحمودين ٭

والشكر يفارق الحمد بخصوصيته بالصفات المتعدية عند اكثر العلماء والمدح يفارقه في جميل غير اختياري كما لا يخفى على البلغاء

والادباء الماهرين

وان الله تعالى افتتح كتابه بالحمد لا بالشكر ولا بالثناء لان الحمد يحيط عليهما بالاستيفاء وقد ناب منابهما مع الزيادة فى الرفاء وفى التزئين والتحسين — ولان الكفار كانوا يحمدون طواغيتهم بغير حق ويوثرون لفظ الحمد لمدحهم ويعتقدون انهم منبع المواهب والجوائز ومن الجوادين — وكذالك كان موتاهم يحمدون عند تعديد النوادب بل فى الميادين والمآدب بحمد الله الرازق المتولى الضامن فهذا رد عليهم وعلى كل من اشرك بالله وذكر للمتوسمين — وفى ذالك يلوم الله تعالى عبدة الاوثان واليهود والنصارى وكل من كان من المشركين — فكانه يقول ايها المشركون لم تحمدون شركاءكم وتطرون كبراءكم اهم اربابكم الذين ربوكم وابناءكم ام هم الراحمون الذين يرحمونكم ويردون بلاءكم ويدفعون ما ساءكم وضراءكم ويحفظون خيرا جاءكم ويرحضون عنكم فتشف الشدائد ويداوون داءكم ام هم ملاك يوم الدين — بل الله يربى ويرحم بتكميل الرفاء وعطاء اسباب الاهتداء واستجابة الدعاء والتنجية من الاعداء وسيعطى اجر العاملين الصالحين —

وفي لفظ الحمد اشارة أخرى وهى ان الله تبارك وتعالى يقول ايها العباد اعرفوني بصفاتى وتعرفوني بكمالاتي فانى لست كالناقصين بل يزيد حمدي على اطراء الحامدين — ولن تجد محامدًا الا فى السموات

ولا في الارضين الا وتجدها في وجهي وان اردت احصاء محامدي فلن تحصيها وان فكرت بشق نفسك وكلفت فيها كالمستغرقين فانظر هل ترى من حمد لا يوجد في ذاتي وهل تجد من كمال يبعد مني ومن حضرتي فان زعمت كذالك فما عرفتني وانت من قوم عمين بل انني اعرف بمحامدي وكمالاتي ويرى وابلي بسحب بركاتي- فالذين حسبوني مستجمع جميع صفات كاملة وكمالات شاملة وما وجدوا من كمال وما رأوا من جلال الا جولان خيال الا ونسبوها الي وعزوا الي كل عظمة ظهرت في عقولهم وانظارهم وكل قدرة تراءت امام افكارهم فهم قوم يمشون على طرق معرفتي والحق معهم واولئك من الفائزين- فقوموا عافاكم الله وا محامدة عراسه وانظروا وامعنوا فيها كالاكياس والمتفكرين- واستنفضوا واستشفوا انظاركم الى كل جهة كمال وتحسسوا منه في قيض العالم وجمه كما يتحسس الحريص امانيه بتمحه فاذا وجدتم كماله التام وريا ه فاذا هو اياه- وهذا سر لا يبيد ولا على المسترشدين

ذلكم ربكم و مولكم الكامل المستجمع لجميع الصفات الكاملة والمحامد التامة الشاملة ولا يعرفه الا من تدبر في الفاتحة واستعان بقلب حزين- وان الذين يخلصون مع الله نية العقد ويعطونه صفقة العهد ويطهرون انفسهم من الضغن والحقد تفتح عليهم ابوابها فاذا هم من المبصرين-

ومع ذالك فيه اشارة الى انه من هلك بخطاه في امر معرفة الله تعالى او اتخذ الهاً غيره فقد هلك من رفض رعاية كمالاته وترك التانق في عجائبات ته

والغفلة عما يليق بذاته كما هو عادة المبطلين - الا تنظر الى النصارى انهم دعوا الى التوحيد فما اهلكهم الا هذه العلة وسولت لهم النفس المضلة و الشهوة المزلة ان اتخذوا عبدا الٰهًا وارتضعوا عقار الضلالة والجهالة ونسوا كمال الله تعالى وما يجب لذاته وخرقوا لله البنات والبنين - ولو انهم امعنوا انظارهم فى صفات الله تعالى وما يليق له من الكمالات لما اخطأ توسمهم وما كانوا من الهالكين - فاشار الله تعالى ههنا ان القانون العاصم من الخطأ فى معرفة البارى عز اسمه امعان النظر فى كمالاته وتتبع صفات تليق بذاته وتذكر علوه اولى من جد وى ولوى من عدوى وتصور ما اثبت بافعاله من قوته وحوله وقهره وطوله فاحفظه ولا تكن من اللاهين - واعلم ان الربوبية كلها لله والرحمانية كلها لله والرحيمية كلها لله والحكم فى يوم المجازات كله لله فاياك وتابيك من مطاوعة مربيك وكن من المسلمين الموحدين - واشار فى الاية الخامسة انه تعالى منزه من تجدد صفة وحصول حالة ولحوق وصمة وحوز بعد كور بل قد ثبت الحمد له اولا واخرا وظاهرا وباطنا الى ابد الابدين - ومن قال خلاف ذلك فقد احرورف وكان من الكافرين -

وقد علمت ان هذه الاية رد على النصارى وعبدة الاوثان فانهم لا يعرفون الله حقه ولا يرجون له برفه بل يعدفون عليه ستارة الظلام ويلقونه فى سبل الالام ويبعدونه من الكمال التام ويشركون به كثيرا من المخلوقين - فهذا هو الظن الذى ارداهم والتقليد الذى اباد هم - واهلكهم بما عولوا على اقوال المفترين - وزعموا انهم من الصادقين وقالوا ان هذه فى الاثار

المتفاقة المدونة عن الثقات وما توجهوا الى عثر آباءهم وجهل علماءهم تشريفهم وتغريبهم من مراكزه تعالى النبيين - وتيههم في كل وادٍ هائمين - والعجب من فهمهم وعقلهم انهم يعلمون ان الله كامل تام لا يجوز فيه نقص وشنعة وشحوب وذهول وتغير وحول ثم يجوزون فيه كثيرا منها او ينسبون اليه كل شقوة وخسران وعيب ونقصان ويكذبون ما كانوا صدقوه اولا ويهذون كالمجانين -

وفي لفظ الحمد لله تعليم للمسلمين انهم اذا سئلوا او قيل لهم من الهكم فوجب على المسلم ان يجيبه ان الهى الذى له الحمد كله وما من نوع كمال وقدرة الا وله ثابت فلا تكن من الناسين - ولو لاحظ المشركين حظ الايمان واصابهم طل من العرفان لما طاح بهم ظن السوء بالذى هو قيوم العالمين - ولكنهم حسبوه كرجل شاخ بعد الشباب واحتاج بعد صمديته الى الاسباب ووقفت عليه شدائد تحول وتحول وقشف محول ووقع في الاغتراب بل قرب من التباب وكان من المتربين -

ربِّ العالمين ۝ الرحمن الرحيم ملك يوم الدين

اعلموا ولاة العالم ما يعلم ويخبر عنه وما يدل على الصانع الكامل الواحد المدبر بالارادة وليحصل الطالب الى الايمان به وينضم به الى المومنين -

وانا نخبأ يا اسرار اسماء ذكرها الله تعالى في هذه الايات واودعها انواع النكات فاصغ الي الكشف لك قناعها ان كنت تستحسن وتتقي كالمخلصين فاعلم ان هذه الصفات عيون لفيوض الله الكاملة النازلة على اهل الارض والسماء وكل صفة منبع لقسم فيض بترتيب اودع الله آثارها في العالم ليرى توافق قوله بفعله وليكون اية للمتفكرين - **فالقسم الاول** من اقسام الصفات الفيضانية صفة

يسميها كربنا رب العالمين وهذه الصفة اوسع الصفات فى الافاضة ولابد من ان نسمى فيضانها فيضانا اعم لان صفة الربوبية قد احاطت الحيوانات وغير الحيوانات بل احاطت السماوات والارضين وفيضانها اعم من كل فيض ما غادر انسانا ولا حيوانا ولا شجرا ولا حجرا ولا سماءً ولا ارضا بل نزل ماءه على كل شيء فاحياه واحاط بالكائنات كلها ظواهرها وبواطنها فكل شئ صنيعة من الله الذى اعطى كل شئ خلقه وبدء خلق الانسان من طين - واسم ذلك الفيض ربوبية وبه يبذر الله تعالى بذر السعادت فى كل سعيد وعليه يتوقف استثمار الخيرت وبروز مادة السعادات واثار الورع والحزامة والتقات وكلما يوجد فى الرشيد من وكل شقى وسعيد وطيب وخبيث يأخذ حظه كما شاء ربه فى المرتبة الربوبية فهذا الفيض يجعل من يشاء انسانا ويجعل من يشاء حمارا ويجعل ما يشاء نحاسا ويجعل ما يشاء ذهبا وما كان الله من المسئولين - واعلم ان هذا الفيض جار على الانصال بوجه الكمال ولو فرض انقطاعه طرفة عين لفسدت السماوات والارض وما فيهن ولكن احاط صحيحا ومريضا ويفاعا وحضيضا وشجرا وحجرا وكلما فى العالمين - وقدم الله هذا الفيض فى كتابه وضعا لتقدمه فى عالم اسبابه طبعا فليس هذا التقديم محدودا فى توشية الكلام ومحصورا فى رعايت الصفاء التام بل هى بلاغة حكمية لاراءة النظام من حيث انه تعالى جعل اقواله مرآة لروية افعاله الموجودة فى طبقات الانام لتطمئن به قلوب العارفين **والقسم الثانى** من الصفات الفيضانية صفة يسميها ربنا الرحمن ولابد من ان نسمى فيضانه فيضانا عاما ورحمانية وله مرتبة بعد

مرتبة الفيضان الاعم وهو اخص من الفيضان الاول ولا ينتفع منه الا ذو
الروح من اشياء السماء والارضين - وان الله في وقت هذا الفيض لا ينظر الى استحقاق
والعمل والشكر بل ينزل فضلا منه على كل ذي روح انسانا كان او حيوانا مجنونا كان
او عاقلا مومنا كان او كافرا وينجي كل روح من هلكة دانت منها بعد ما كادت
تهوي فيها ويعطي كل شيء خلقا ينفعه لان الله جواد بالذات وليس بضنين فكما
ترى في السماء من الشمس والقمر والنجوم والمطر والهواء وما ترى في الارض من
الانهار والاشجار والاثمار والادوية النافعة والالبان السائغة والعسل المصفى
فكلها من رحمانيته عز وجل لا من عمل العاملين - والى هذا الفيضان اشار
الله تعالى في قوله ورحمتي وسعت كل شيء وفي قوله تعالى الرحمن علم القرآن
وفي قوله تعالى من يكلاكم بالليل والنهار من الرحمان وفي قوله تعالى
ما يمسكهن الا الرحمن - تذكرة للمتقين - ولو لم يكن هذا الفيضان لما كان
لطير ان يطير في الهواء - ولا لحوت ان يتنفس في الماء ولا باد كل معيل صنعه وكل
ذي قشف شظفه وما بقي سبيل لاماطته كما لا يخفى على المستطلعين
الا ترى كيف يحيي الله الارض بعد موتها ويكور الليل على النهار ويكور النهار
على الليل وسخر الشمس والقمر كل يجري لاجل مسمى ان في ذلك لآيات رحمانية
للمتدبرين - وجعل لكم الليل لتسكنوا فيه والنهار مبصرا وجعل لكم الارض قرارا
والسماء بناء وصوركم فاحسن صوركم ورزقكم من الطيبات فذالكم الرحمن ربكم
مربي السالكين - والذين كفروا برحمانيته فجعلوا لله عليهم سلطانا مبينا - وما
قدروا الله حق قدره وكانوا من الغافلين - الا يرون الى الشمس التي تجري من الشرق

الى المغرب ـ اكان خلقها وجريها من عملهم اومن تفضل الرحمن الذى وسعت رحمانيته الصالحين والظالمين ـ وكذالك ينزل الله ماء في اوقاته فينشئ به زروعا واشجارا فيها فواكه كثيرة ا فهذه النعماء من عمل عامل او رحمانية خالصة من الله تعالى الذى نجانا من كل اعتياص لمعيشة واعطانا سلما لكل حاجة نحتاج فيها الى الارتقاء وارشية ـ نحتاج اليها للاستسقاء فسبحان الله الذى انعم علينا برحمانيته وما كان لنا من عمل نستحق به بل خلق نعمائه قبل ان نخلق فانظر هل ترى مثله فى المنعمين ـ فحاصل الكلام ان الرحمانية رحمة عامة لنوع الانسان والحيوان ولكل ذى روح وكل نفس منفوسة من غير ارادة اجر عمل ومن غير لحاظ استحقاق عبد لصلاحه وتورعه فى الدين ـ

والقسم الثالث من الصفات الفيضانية صفة يسميها ربنا الرحيم ولا بد من ان نسمى فيضانها فيضانا خاصا ورحيمية من الله الكريم ـ للذين يعملون الصالحات ويشمرون ولا يقصرون ويذكرون ولا يغفلون ويبصرون ولا يتعامون ويستعدون ليوم الرحيل ـ ويتقون سخط الرب الجليل ـ ويبيتون لربهم سجدا وقياما ويصبحون صائمين ـ ولا ينسون موتهم ورجوعهم الى مولاهم الحق بل يعتبرون بنعي ينعي ويرتاعون لالف يفقد ويذكرون منايا هم من موت الاحباب ويهولهم هيل التراب على الاتراب فيلتاعون وينتبهون ويريهم اخترام الاحبة موت انفسهم فيتوبون الى الله وهم من الصالحين ـ فلعلك فهمت ان هذا لفيضان لا ينزل من السماء على شريطة العمل والتورع والسمت الصالحة والتقوى والايمان ولا وحى له الا بعد وجود العقل والفهم وبعد وجود كتاب الله تعالى وحدوده واحكامه وكذلك

المرحومون من هذه النعمة لا يستحقون عتابا و مواخذة من قبل هذه الشرائط فظهر ان
الرحيمية توام لكتاب الله ولتعليمه وتفهيمه فلا يوخذ احد قبله ولا يدرك احدا
عطب القهر الا بعد ظهور هذه الرحيمية ولا يسئل فاسق عن فسقه الا بعدها فخذ
هذا السر مني وهو رد على المتنصرين - فانهم قائلون بلسع الذنب من آدم الى انقطاع
الدنيا ويقولون ان كل عبد مذنب سواء عليه بلغه كتاب من الله تعالى واعطى له عقل
سليم او كان من المعذورين وزعموا ان الله تعالى لا يغفر احدا الا بعد ايمانه بالمسيح وزعموا
ان ابواب النجات مغلقة لغيره ولا سبيل الى المغفرة بمجرد الاعمال فان الله عادل والعدل
يقتضي ان يعذب من كان مذنبا وكان من المجرمين - فلما حصحص الياس من ان تطهر
الناس باعمالهم ارسل الله ابنه الطاهر ليزر وزر الناس على عنقه ثم يصلب وينجي
الناس من اوزارهم فجاء الابن وقتل ونجا النصارى قد دخلوا في حدائق النجات فرحين -
هذه عقيدتهم ولكن من لقدها بعين المعقول ووضعها على معيار التحقيقات سلكها مسالك
الهذيانات - وان تعجب فما تجد اعجب من قولهم هذا لا يعلمون ان العدل اسم واوجب من الرحم
فمن ترك المذنب واخذ المعصوم ففعل فعلا لا يبقى منه عدل ولا رحم وما يفعل مثل ذلك
الا الذي هو اضل من المجانين - ثم اذا كانت المواخذات مشروطة بوعد الله تعالى ووعيده
فكيف يجوز تعذيب احد قبل اشاعة قانون الاحكام وتشييده وكيف يجوز اخذ الاولين والآخرين
عند صدور معصية ما سبقها وعيد عند ارتكابها وما كان احد عليها من المطلعين -
فالحق ان العدل لا يوجد اثره الا بعد نزول كتاب الله ووعده ووعيده واحكامه وحدوده
وشرائطه واضافة العدل الحقيقي الى الله تعالى باطل لا اصل لها الا ان العدل لا يتصور
الا بعد تصور الحقوق وتسليم وجوبها وليس لاحد حق على رب العالمين - الا ترى ان الله

سخر کل حیوان للانسان واباح دماءها لادنی ضرورتہ - فلوکان وجوب العدل
حقا علی اللہ تعالیٰ لما کان لہ سبیل لاجراء ہذہ الاحکام والاکان من الجائرین
ولکن اللہ یفعل مایشاء فی ملکوتہ یعزمن یشاء ویذل من یشاء ویحیی من یشاء ویمیت من
یشاء ویرفع من یشاء ویضع من یشاء - ووجود الحقوق یقتضی خلاف ذالک
بل یجعل یداہ مغلولۃ وانت تری ان المشاہدۃ تکذبہا وقدخلق اللہ مخلوقہ علی تفاوت
المراتب فبعض مخلوقہ افرس من حمیر وبعضہ جمال ونوق وکلاب فی ذیاب ونمور وجعل
لبعض مخلوقہ سمعاً وبصراً وخلق بعضہم صما وجعل بعضہم عمین فلای حیوان حق ان یقوم
ویخاصم ربہ انہ لم خلقہ کذا ولم یخلقہ کذا - نعم کتب اللہ علی نفسہ حق العباد
بعد انزال الکتب وتبلیغ الوعد والوعید وبشر بجزاء العاملین - فمن تبع کتابہ ونبیہ
ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی - ومن عصی ربہ واحکامہ وابی فسیکون
من المعذبین - فلماکان ملاک الامر الوعد والوعید لا العدل العتید الذی کان واجباً علی اللہ
الوحید - انہدم من ہذا الاصول المنیف المرد الذی بناہ النصاری من اوہامہم فثبت
ان ایجاب العدل الحقیقی علی اللہ تعالیٰ خیال فاسد ومتاع کاسد - لا یقبلہ الا من
کان من الجاہلین - ومن ہنا تجد ان بناء عقیدۃ الکفارۃ علی عدل اللہ بناء اساس
علی فاسد فتدبر فیہ فانہ یکفیک لکسر صلیب النصاری ان کنت من المناظرین
واسم ہذہ الصفۃ فی کتاب اللہ تعالیٰ رحیمیۃ کما قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ العزیز
وکان بالمومنین رحیما وقال واللہ غفور رحیم - فہذا الفیضان لایتوجہ الا
الی المستحق ولایطلب الا عاملاً وہذا ہو الفرق بین الرحمانیۃ والرحیمیۃ - والقرآن
مملو من نظائرہ ولکن کفاک ہذا القدر ان کنت من العاقلین +

القسم الرابع من الفيضان فيضان نسميه فيضاناً آخر ومظهراً تاماً للمالكية - وهو اكبر الفيوض واعلاها وارفعها واتمها واكملها ومنتهاها وثمرة اشجار العالمين - ولا يظهر الا بعد هدم عمارات هذا العالم الحقير الصغير ودروس اطلاله وآثاره وشحوب سحنته ونضوب ماء وجنته - وافول نجمه كالمغربين - وهو عالم لطيف دقت اسراره وكثرت انواره يحار فيها فهم المتفكرين - وان قلت لم قال الله تعالى في هذا المقام مالك يوم الدين وما قال عادل يوم الدين فاعلم ان السر في ذالك ان العدل لا يتحقق الا بعد تحقق الحقوق وليس لاحد من حق على الله رب العالمين - ونجات الآخرة موهبة من الله تعالى للذين آمنوا به وسارعوا الى امتثاله وتقبل احكامه وعبادته ومعرفته بسرعة عجيبة كأنهم كانوا في نجاء حركاتهم ومسارح غدواتهم وروحاتهم ممتطين على هوجاء شملة وبرق مشتعلة - وان لم يتموا امر الاطاعة وما عبدوا حق العبادة وما عرفوا حق المعرفة ولكن كانوا عليها حريصين - وكذالك الذين عصوا ربهم وان لم تبلغ شقوتهم مداها ولكن كانوا اليها مسارعين - وكانوا يعملون السيئات ويزيدون في جرائهم وما كانوا من المنتهين - فكل يرى ما كان في نيته رحمة من الله او قهراً فمن ناوح مهب نسيم الرحمة فسيجد حظاً منها خالداً فيها ومن قابل صرصر القهر فسيقع في صدماتها وما هذا الا المالكية لا العدل الذي يقتضي الحقوق فتدبر.

ولا تكن من الغافلين

واعلم ان في ترتيب هذه الصفات بلاغة اخرى نريد ان نذكرها لتكحل من كحل المتبصرين - وهو ان الآيات التي وضع الله بعدها كلها مقسومة على تلك الصفات

برعایت المحاذات ووضع بعضها تحت بعض کطبقات السموات والارضین- وتفصیله
انه تعالیٰ ذکر اولاً ذاته وصفاته بترتیب یوجد فی العالمین- ثم ذکر کل ما هو بیناً سبب
البشریة بترتیب بیشاهد فی قانون الله ومع ذالک جعل کل صفة بشریة تحت
صفة الهیة وجعل لکل صفة انسانیة مشرباً وسقیاً من صفة الهیة تستفیض
منها واریٰ التقابل بینهما بترتیب وضعی یوجد فی الایات فتبارک الله احسن المرتبین
ولشرعیه التامات الصفات مع اسم الذات خمسة ابحر قد تقدم ذکرها فی صدر
السورة اعنی ١ الله- و٢ رب العالمین- و٣ الرحمن- و٤ الرحیم- و٥ مالک یوم الدین فجعل الله
لمثلها خمسة من الغترفات مما ذکر من بعد وقابل الخمسة بالخمسة وکل واحد من المغترفات یشرب من ماء
صفة تشابهه وتناوحه وتاخذ مما احتوت علی معان تسر العارفین- مثلاً
اوّلها بحر اسم الله تعالیٰ وتغترف منه جملة ایاک نعبد التی حذته وصارت
کالمحاذین- وحقیقة التعبد تعظیم المعبود بالتذلل التام والاحتذاء بمثاله
والانصباغ بصبغه والخروج من النفس والانانیة کالفانین- وسرّه ان العبد
قد خلق کالمریض والعلیل والعطشان وشفاءه وتسکین غلته وارواء کبده فی ماء
عبادة الله فلا یبرء ولا یرتوی الا اذا یشتی الیه انصبابه ویفرط صبابه ویسعیٰ الیه
کالمستسقین- ولا یطهر قریحته ولا یبید عجاجته ولا یجلی مجاجته الا ذکر الله
الا بذکر الله تطمئن قلوب الذین یعبدون الله ویاتونه مسلمین- ففی ایاک نعبد
اقرار لمعبودیة الله الذی هو مستجمع جمیع صفات الکاملیة ولذالک وضعت هذه
الجملة تحت جملة الحمد لله فانظر ان کنت من الناظرین-
وثانیها بحر رب العالمین وتغترف منها جملة ایاک نستعین- فان العبد

اذا سمع ان الله يُربي العالمين كلها وما من عالم الا هو مربيه ورأى نفسه امّارة بالسوء فتضرع واضطر والتجأ الى بابه وتعلق باهدايه ودخل في مادبه برعايت آدابه ليدركه بالربوبيته ويحسن اليه وهو خير المحسنين - فان الربوبية صفت تعطى كلشئ خلقه المطلوب لوجوده ولا يغادره كالناقصين -

وثالثها بجر اسم الرحمن وتغترف منه جملة اهدنا الصراط المستقيم ليكون العبد من المهتدين المرحومين - فان الرحمانية تعطي كلما يحتاج اليه الوجود الذي رُبّي من صفة الربوبية فهذه الصفت تجعل الاسباب موافقة للمرحوم و اثر الربوبية تسوية الوجود وتخليقه كما يليق وينبغي واثر هذه الصفة انها تكسى ذالك الوجود لباسًا يواري سوأته وتهب له زينته وتكحل عينه وتغسل وجهه وتعطى له فرسًا للركوب وتريه طرق الفارسين - ومرتبتها بعد الربوبيته وهى تعطى كلشيء مطلوب وجوده وتجعله من الموفقين -

ورابعها بجر اسم الرحيم وتغترف منه جملة صراط الذين انعمت عليهم ليكون العبد من المنعمين المخصوصين - فان الرحيمية صفت مُدنية الى الانعامات الخاصة التى لا شريك فيها للمطيعين - وان كان الانعام العام محيطة بكل شى من الناس الى الافاعى والتنين - **وخامسها بجر مالك يوم الدين** - وتغترف منه جملة غير المغضوب عليهم ولا الضالين فان غضب الله وتركه في الضلالة لا تظهر حقيقته على الناس على وجه الكمال الا في يوم المجازات الذي يجاليهم الله فيه بغضبه وانعامه ويجازيهم بتذليله واكرامه ويتجلى عن نفسه الى حد ما جلى بمثله ونزاع الساعون كفرين مجلى وترات

الجالية بغيتهم المبين — وفيه يعلم الذين كفروا انهم كانوا مورد غضب الله وكانوا قوماً عمين — ومن كان في هذه اعمى فهو في الاخرة اعمى ولكن عمي هذه الدنيا مخفي ويتبين في يوم الدين — فالذين ابوا وما تبعوا هدى رسولنا ونور كتابنا وكانوا لطواغيتهم متبعين — فسوف يرون. غضب الله وتغيظ النار وزفيرها ويرون ظلمتهم وضلالتهم بالاعين ويجدون انفسهم كالطالع الاعور ويدخلون جهنم خالدين فيها وما كان لهم احد من الشافعين — وفي الاية اشارة الى ان اسم مالك يوم الدين ذو الجهتين يضل من يشاء ويهدي من يشاء فاسئلوه ان يجعلكم من المهتدين —

هذا ما اردنا من بيان بعض نكات هذه الآية ولطائفها الادبية التي هي للناظرين كالايات وبلاغتها الرائعة المتكثرة المحبرة المحتوية على محاسن الكنايات مع درر حكمية ومعارف نادرة من دقائق الالهيات فلا تجد نظيرها في الاولين والآخرين — فلاشك ان ملح ادبها بارعة وقدرها عظيم على اعلام العلوم فانها تصبي قلوب العارفين — وقد علمت ترتيب خمسة ابحر التي تجري بعضها تلو بعض فتسلمه وكن من الشاكرين — واما ترتيب المغترفات فتعرفه بترتيب ابحرها ان كنت من المغترفين

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ قدم الله عز وجل قوله اياك نعبد على قوله اياك نستعين اشارة الى تفضلاته الرحمانية من قبل الاستعانة فكان العبد يشكر ربه ويقول يا رب اني اشكرك على نعمائك التي اعطيتني من قبل دعائي ومسئلتي وعملي وجهدي واستعانتي بالربوبية والرحمانية التي سبقت

سؤل السائلين - ثم اطلب منك قوة وصلاحا و فلاحا وفوزا ومقاصد
التى لا تعطى الا بعد الطلب والاستعانة والدعاء وانت خير المعطين - وفى هذه
الآيات حث على شكر ما اعطى والدعاء بالصبر فيما تمنى وفرط اللهج الى ما هو اتم
واعلى لتكون من الشاكرين الصابرين - وفيها حث على نفى الحول والقوة والاستطراح
بين يدى سبحانه مترقبا منتظرا مديما للسوال والدعاء والتضرع والثناء و
الافتقار مع الخوف والرجاء كالطفل الرضيع فى يد الظئر والموت عن الخلق
وعن كل ما هو فى الارضين - وفيها حث على اقرار واعتراف باننا الضعفاء لا نعبد
الا اياك ولا نحسس منك الا بعونك - بك نعمل وبك نتحرك واليك نسعى
كالثواكل مترقبين وكالعشاق متلظين - وفيها حث على الخروج من الاختيال
والزهو والاعتصام بقوة الله تعالى وحوله عند اعتياص الامور وهجوم المشكلات
والدخول فى المنكسرين - كانه تعالى شانه يقول يا عباد احسبوا انفسكم كالميتين
وبالله اعتضد واكل حين - فلا يزده الشاب منكم بقوته ولا يتخضر الشيخ بهراوته
ولا يفرح الكيس بدهائه ولا يثق الفقيه بصحة علمه وجودة فهمه وذكائه
ولا يتكل الملهم على الهامه وكشفه وخلوص دعائه فان الله يفعل ما يشاء ويطرد
من يشاء ويدخل من يشاء فى المخصوصين - وفى جملة اياك نستعين اشارة
الى عظمة شر النفس الامارة التى تسعى كالعسارة فكانها افعى شرها قد طم فجعل
كل سليم كعظم اذا رم وتراها تنفث السم او هى ضرغام ما نكل ان هم ولا حول
ولا قوة ولا كسب ولا حيلة الا بالله الذى هو يرجم الشياطين -
وفى تقديم نعبد على نستعين نكات اخرى فنكتب للذين هم مشغوفون

بآيات المثاني لا بزنات المثاني ويسعون إليها أشد يقين — وهي أن الله عز وجل
يعلم عباده دعاءً فيه سعادتهم فيقول يا عباد سلوني بالانكسار والعبودية
وقولوا ربنا إياك نعبد ولكن بالمعانات والتكلف والتجشم وتفرقة الخاطر
وتمويهات الخناس وبالروية التاضية والاوهام الناصبة والخيالات المظلمة
كماء مكدر من سيل أو كحاطب ليل وأن نتبع الاظنا وما نحن بمستيقنين —
وإياك نستعين يعني نستعينك للذوق والشوق والحضور والايمان الموفور
والتلبية الروحانية والسرور والنور ولتوشيح القلب بحلي المعارف وحلل الحبور
لنكون بفضلك من سابقين في عرصات اليقين وإلى منتهى المآرب واصلين —
وفي بحار الحقائق متوردين — وفي قوله تعالى إياك نعبد تنبيه آخر وهو أنه يرغب
فيه عباده إلى أن يبذلوا في مطاوعته جهد المستطيع ويقوموا ممتثلين في كل حين
تلبية المطيع فكان العباد يقولون ربنا أنا لا نألو في المجاهدات وفي امتثال
وابتغاء المرضات ولكن نستعينك ونستكفي بك الافتتان بالعجب والرياء ونستوهب
منك توفيقاً قائداً إلى الرشد والرضاء وإنا ثابتون على طاعتك وعبادتك
فاكتبنا في المطاوعين — وهذا إشارة أخرى وهي أن العبد يقول يا رب إنا خصصناك
بمعبوديتك وآثرناك على كل ما سواك فلا نعبد شيئاً إلا وجهك وإنا من
الموحدين — واختار عز وجل لفظ المتكلم مع الغير إشارة إلى أن الدعاء لجميع
الإخوان لا لنفس الداعي وحث فيه على مسالمة المسلمين واتحادهم ووداد هم
وعلى أن يعتنو الداعي لنفسه لنصح أخيه كما يعتنو لنصح ذاته ويهتم ويتألق لحاجاته
كما يهتم ويتألق لنفسه ولا يفرق بينه وبين أخيه ويكون لله بكل القلب من الناصحين

فکانه تعالیٰ یوصیے ویقول یاعبادی تهادوا بالدعاء تهادی الاخوان والمحبین —
وتناثوا دعواتکم وتبادلوا اثنائکم وکونوا فی المحبت کالاخوان والآباء والبنین

اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین

هذا الدعاء رد علی قول الذین یقولون ان القلم قد جف بما هو کائن فلا فائدة
فی الدعاء فالله تبارك وتعالیٰ یبشر عباده بقبول الدعاء فکانه یقول یاعبادی ادعونی
استجب لکم وان فی الدعاء تاثیرات وتبدیلات والدعاء المقبول یدخل الداعی فی
المنعمین — وفی الآیة اشارة الی علامات تعرف بها قبولیة الدعاء علی طریق الاصطفاء وایماء
الی آثار المقبلین — لان الانسان اذا احب الرحمٰن وقوی الایمان فلا بد للانسان ان کان علی حسن
اعتقاد فی امر استجابة دعواته ولکن الاعتقاد لیس کعین الیقین — ولیس الخبر کالمعاینة
ولا یستوی حال اولی الابصار والعمین —

بل من یدرب باستجابة الدعوات حق التدریب کان معه اثر من
المشاهدات فلا یبقیٰ له شك ولا ریب فی قبولیة الادعیة — والذین یشکون فیها
فسببه حرمانهم من ذلك الحظ ثم قلت التفاتهم الی ربهم وابتلاءهم بسلسلة
اسباب توجد فی واقعات الفطرة وظهورات القدرت فما ترقت اعینهم فوق الاسباب
المادیة الموجودة امام الاعین فاستبعدوا ما لم یحط بها آراءهم وما کانوا مهتدین —
وفی هذه السورة نکات شتیٰ نرید ان نکتب بعضها ومنها ان الفاتحة سبع آیات
اولها الحمد لله رب العالمین وآخرها غیر المغضوب علیهم ولا الضالین — وفی الآیة الاولیٰ

بيان بدء الخلق وفي الآخرة اشارة الى قوم اتباعه عليهم عداوة لهم من اليهود والمتنصرين وفي
تعيين سبع ايام اشارة او ان الدنيا سبعة كما ان ابوابها سبع وسماء سبعة وما ندري حقيقة السبعة على
التحقيق هي الآلاف كما قال او غير ذلك ولكنا نعلم انه ما بقي من السبعة الا واحد او قد اراد الله فعرفات
جديدة بعد انقضائها فيها ايعرفون الاولى عند انقضائها وبخلق الآخرين - وفي الآية السادسة يعني صاحب
الذين انعمت عليهم نكتة اخرى وهي ان آدم قد خلق في يوم الاخير ثم نعم عليه ونفخ فيه روح الحيات في
الجمعة بعد العصر وكذلك يخلق رجل في الالف السادس وهو آدم قوم اضاعوا ايمانهم فيحيي قلوبهم
ويهب لهم عرفانا كاملا ويجعلهم بعد نومهم من المستيقظين *

وفي اية اهدنا الصراط المستقيم اشارة وحث على دعاء صحة المعرفة كانه
يعلمنا ويقول ادعوا الله ان يريكم صفاته كما هي وليجعلكم من الشاكرين - هلكت الامم الاولى بما ضلوا
الا بعد كونهم عميا في معرفة صفات الله تعالى وانذاره ومرضاته فكانوا ايقانون الايام فيما يزيد
الآثام فحل غضب الله عليهم فضربت عليهم الذلة وكانوا من الهالكين - واليه اشار الله تعالى
في قوله غير المغضوب عليهم وسياق كلامه يعلم ان غضب الله لا يتوجه الا الى قوم انعم الله عليهم
من قبل الغضب فالمراد من المغضوب عليهم في الآية قوم عصوا في نعماء وآلاء رزقهم الله خاصة
واتبعوا الشهوات ونسوا المنعم وحقه وكانوا من الكافرين - واما الضالون فهم قوم ارادوا ان
يسلكوا مسالك الصواب ولكن لم يكن معهم من العلوم الصادقة والمعارف المنيرة الحقة والادعية
العاصمة الموفقة بل غلبت عليهم خيالات وهمية فركنوا اليها وجهلوا طريقهم واخطأ ما
مشربهم من الحق فضلوا وما سرحوا افكارهم في مراعي الحق المبين - والعجب من افكارهم
وعقولهم وانظارهم انهم جوزوا على الله وعلى خلقه ما يأبى منه الفطرة الصحيحة والاشراقات
القلبية ولم يعلموا ان الشرائع تخدم الطبائع والطبيب معين للطبيعة لا منازع لها فيا حسرة

علیہم ما الہا ہم عن صراط الصادقین وفی ہذہ السورۃ یعلّم اللہ تعالی عبادہ المسلمین فکانہ
یقول یا عبادی انکم رئیتم الیہود والنصاری فاجتنبوا شبہ اعمالہم واعتصموا بحبل الدعاء
والاستعانۃ ولا تنسوا نعماء اللہ کالیہود فیحل علیکم غضبہ ولا تترکوا العلوم الصادقۃ والدعاء
ولا تھنوا من طلب الھدایۃ کالنصاری فتکونوا من الضالین - وحثّ علی طلب الہدایۃ
اشارۃ الی انّ الثبات علی الہدایۃ لا یکون الا بدوام الدعاء والتضرع فی حضرت اللہ ومع ذلک
اشارۃ الی ان الہدایۃ امر من لدنہ والعبد لا یھتدی ابدا من غیر ان یھدیہ اللہ ویدخلہ فی
المھدیین - واشارۃ الی ان الہدایۃ غیر متناھیۃ وترقی النفوس الیہا بسلم الدعوات ومن
ترک الدعاء فاضاع سلّمہ فانما الحری بالاھتداء من کان رطب اللسان بالدعاء وذکر ربہ
وکان علیہ من المداومین - ومن ترک الدعاء وادّعی الاھتداء فعسی ان یتزین للناس بما لیس فیہ
ویقع فی ھوۃ الشرک والریاء ویخرج من جماعۃ المخلصین - والمخلص یترقی یوما فیوما حتی یصیر
مخلَصا بفتح اللام وتھب لہ العنایۃ سرا یکون بین اللہ وبینہ ویدخل فی المحبوبین - ویتنزل منزلۃ
المقبولین - والعبد لا یبلغ حقیقۃ الایمان من غیر ان یفہم حقیقۃ الاخلاص ویقوم علیہا ولا یکون
مخلصا عندہ علی وجہ الارض شیئا علیہ او یخافہ او یحبسہ من الناصرین - ولا ینجو احد من غوائل
النفس وشرورھا الا بعد ان یتقبلہ اللہ باخلاصہ ویعصمہ بفضلہ وحولہ وقوتہ ویذیقہ من شراب
الروحانیین لانھا خبیثۃ وقد انتھت الی غایۃ الخبث وصارت منشأ الاھویۃ
المضلۃ الردیۃ المردیۃ فعلم اللہ تعالی عبادہ ان یفروا الیہ بالدعاء عائذا من شرورھا
لیدخلھم بہ فی زمر المحفوظین - وان مثل خبیثات النفس کمثل الحمیات الحادۃ
فکما تجد عند تلک الحمیات اعراضا ھائلۃ مشتدۃ مثل النافض والبرد والقشعریرۃ
ومثل العرق الکثیر والرعاف المفرط والقیء العنیف والاسہال المضعف والعطش الذی لا یطفی

ومثل السبات الكثير والارق اللازم وخشونة اللسان و قحل الفم ومثل العطاس الملح

والصداع الصعب والسعال المتواتر وسقوط الشهوة والفواق وغيرها من علامات المحمومين

كذالك للنفس جذبات و علامات مواد ها تفور وا مواجها تمور واعراضها تدور وبقراتها

تخور وا سيرها يبور وقل من كان من الناجين فطلب الهداية كمثل الرجوع الى الطبيب الحاذق

والاستطراح بين يدي المعالجين والانعام الذي اشار الله اليه لعباده هو تبتل العبد الى الله في احمائه

وداوه ودوام اسعاده ورجوع الله اليه ببركاته والهامه واستجابة دعائه وجعله طودا من الطوادة وادخاله في عباده المحفوظين

وقوله يا نار كوني بردا وسلاما على ابراهيم وجعله من الطيبين الطاهرين فهذا هو الشفاء

من حمى المعاصي والعلاج باوفق الادوية والاغذية والتدبير اللطيف الذي لا يعلمه الا رب العالمين

ثم اعلم ان الله في هذه السورة المباركة يبين للمؤمنين ما كان اخر شان

اهل الكتاب ويقول ان اليهود عصوا ربهم بعد ما نزلت عليهم الانعامات و توانرت لهم الفضلات

فصاروا قوما مغضوبا عليه والنصارى نسوا صفات ربهم وانزلوه منزل العبد الضعيف

العاجز فصاروا قوما ضالين۔

وفي السورة اشارة الى ان امر المسلمين سيئول الى امر اهل الكتاب في اخر الزمان

فيشابهونهم في افعالهم واعمالهم فيدركهم الله تعالى بفضل من لدنه وانعام من عنده ويحفظهم

من الانحرافات السبعية والبهيمية والوهمية ويدخلهم في عباده الصالحين

وفي السورة اشارة الى بركات الدعاء والى انه كل خير ينزل من السماء والى انه من عرف

الحق وثبت نفسه على الهدى وتهذب وصلح فلا يضيعه الله ويدخله في عباده المنعمين

والذي عصى ربه فيكون من الهالكين

وفي السورة اشارة الى ان السعيد هو الذي كان فيه جنس الدعاء لا يعبأ ولا يلعب ولا يعبس

ولا ییئس ویثق بفضل ربه الی ان تدرکه عنایة الله فیکون من الفائزین

وفی السورة اشارة الی ان صفات الله تعالی موثرة لقدر ایمان العبد فاذا

توجه العارف الی صفة من صفات الله تعالی وابصر لا ببصر روحه وامن ثم امن ثم امن حتی

فنا فی ایمانه فتدخل روحانیة هذه الصفة فی قلبه وتاخذه من غیری السالک بانه فارغا

من غیر الرحمان وقلبه مطمئنا بالایمان وعیشه حلواً بذکر المنان ویکون من المستبشرین۔

فتتجلی تلک الصفة له وتستوی علیه حتی یکون قلب هذا العبد عرش هذه الصفة وینصبغ القلب

بصبغها بعد ذهاب الصبغ النفسانیة وبعد کونه من الفانین۔

فان قلت من این علمت ان هذه الاشارة توجد فی الفاتحة فاعلم ان لفظ الحمد لله

یدل علیه فان الله تعالی ما قال قل الحمد لله بل قال الحمد لله فکانه انطق فطرتنا واسرانا

ما کان مخفیا فی فطرتنا وهذه اشارة الی ان الانسان قد خلق علی فطرة الاسلام وادخل

فی فطرته ان یحمد الله ویستیقن انه رب العالمین ورحمن ورحیم ومالک یوم الدین وانه

یعین المستعین ویهدی الداعین۔ فثبت من ههنا ان العبد مجبول علی معرفة ربه

وعبادته وقد اشرب فی قلبه محبته فتظهر هذه الحالة بعد رفع الحجب وتجری ذکر الله تعالی

علی اللسان من غیر اختیار وتکلف وتنبت شجرة المعارف وتثمر وتوتی اکلها کل حین وفی قوله تعالی صراط الذین

انعمت علیهم اشارة اُخری وهو ان الله تعالی خلق الاخرین مشاکلین بالاولین۔ فاذا اتصلت

ارواحهم بارواحهم بکمال الاقتداء ومناسبة الطبائع فینزل الفیض من قلوبهم الی قلوبهم ثم اذا تم

انضاء المستفیض الی المفیض وبلغ الامر الی غایة الوصلة فیصیر وجودهما کشئ واحد ویغیب

احدهما فی الاخر وهذه الحالة هی المعبر عنها بالاتحاد وفی هذه المرتبة یسمی السالک فی السماء

تسمیة الانبیاء لمشابهته ایاهم فی جوهرهم وطبعهم کما لا یخفی علی العارفین۔

وحاصل الكلام ان الله تعالیٰ يبشر الامة نبينا صلى الله عليه وسلم فكانه يقول يا عباد
انكم خلقتم على طبائع المتهمين السابقين وفيكم استعدادتهم فلا تضيعوا الاستعدادات
وجاهدوا لتحصيل الكمالات واعلموا ان الله جواد كريم وليس ببخيل ضنين - ومن
ههنا يفهم سر نزول المسيح الذي يختصم الناس فيه - فان عبداً من عباد الله اذا اقتدى
هدى المهتدين وتبع سنن الكاملين وتاهب للانصباغ بصبغ المهديين وعطف
اليهم بجميع ارادته وقوته وجنانه وادى شرط السلوك بحسب امكانه وشفع الاقوال بالاعمال
والمقال بالحال ودخل في الذين يتعاطون كاس المحبة للقادر ذو الجلال ويقتدحون
زناد ذكر الله بالتضرع والابتهال ويبكون مع الباكين - فهنالك يفور بحر رحمة الله
ليطهره من الاوساخ والادران ولترويه بافاضة التهتان ثم ياخذ يده ويرقيه الى
اعلى مراتب الارتقاء والعرفان - ويدخله في الذين خلوا من قبله من الصلحاء والاولياء
والرسل والنبيين - فيعطى لكمالاً كمثل كمالهم وجمالاً كمثل جمالهم وجلالاً كمثل جلالهم وقد
يقتضي الزمان والمصلحات يرسل هذا الرجل على قدم نبي خاص فيعطى له علماً كعلمه وعقلاً
كعقله ونوراً كنوره واسماً كاسمه ويجعل الله ارواحهما كمرايا متقابلة - فيكون النبي كالاصل
والولي كالظل من مرتبته ياخذ من روحانيته ويستفيد حتى يرتفع منهما الامتياز والغيرية
وترد احكام الاول على الآخر ويصيران كشيء واحد عند الله وعند ملاءه الاعلىٰ وينزل
على الآخر اراداة الله وتصريفه الى جهة امره ونهيه بعد عبوره على روح الاول وهذا
سر من اسرار الله تعالیٰ لا يفهمه الا من كان من الروحانيين - واعلم ان ذلك الرجل الذي
يتشابه قلبه بقلب نبي بمشابهة قوية شديدة تامة كاملة لا ياتي الا اذا اشتدت الضرورة
المجيئه فلما قامت الضرورة لوجود مثل ذلك الرجل ينشأ الله عبداً من عباده لهذا الامر

فيرا نيه رحمته بما كانت ذات مورثه وينزل عليه سر روحه وحقيقة جوهره وصفاء سيرته وشان شمائله ومحل ارادته فى اراداته وتوجهاته فى توجهاته حتى يتجلى فيه جميع شيوءن النبي المشبه به ويصير مغمورًا فى بحر الاتحاد فيصيران حقيقةً واحدةً يقع عليهما اسم واحد وينسبون الى مثال واحدٍ كان النبي المشبه به نزل من السمآء الى اهل الارضين ـ هذا معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم فى نزول عيسى ابن مريم عليه السلام وهو الحق لا يخالف القرآن ولا يعارضه وقد مضى مثله فى الاولين ـ فلا تجادل بغير الحق ولا تكن من المنكرين ـ قد توفّى عيسى كما توفى الذين خلوا من قبله وجاؤا من بعده فلا تخف قومًا تركوا كتاب الله ونصوصه واثروا غير القرآن على القرآن واثروا الشك على اليقين ـ وخف الله وقهره واعتزل تلك الفرق كلها واعتصم بحبل الله المتين ـ ومن صرف عنان التوجه الى هذه الاية وامعن فيه حق الامعان فيرى انها شاهد على بياننا هذا ويكون من المذعنين ٭

فلا تعذلوني بعد ما قلت سرّه	واثبته بدلائل الفرقان
وقد بان برهاني بقول واضح	وانا رصدقي عند ذي العرفان
وعليك بالصدق النقي وسبله	ولو انه القاك فى النيران

ثم اعلموا ان لله تعالى صفات ذاتية ناشية من اقتضاء ذاته وعليها مدار العالمين كلها وهي اربع ربوبية ورحمانية ورحيمية ومالكية كما اشار الله تعالى اليها فى هذه السورة وقال رب العالمين الرحمن الرحيم ملك يوم الدين ـ فهذه الصفات الذاتية سابقة على كل شيء ومحيطة بكل شيء ومنها وجود الاشياء واستعدادها وقابليتها ووصولها الى كمالاتها واما صفة الغضب فليست ذاتية لله تعالى بل هي ناشية من عدم قابلية

بعض الاعيان للكمال المطلق وكذلك صفت الاضلال لا يبيد والا بعد زيغ الضالين —
واما حصر الصفات المذكورة فى الاربع فنظرا على العالم الذي يوجد فيه آثارها الا ترى
ان العالم كله يشهد على وجود هذه الصفات بلسان الحال وقد تجلت هذه الصفات بنحو لا يشك
فيها بصير الا من كان من قوم عمين — وهذه الصفات اربع الى انقراض النشأة الدنيوية
ثم تتجلى من تحتها اربع اخرى التى من شانها انها لا تظهر الا في العالم الاخر واول مطالعها
عرش الرب الكريم الذي لم يتدنس بوجود غير الله تعالى وصار مظهرا تاما لانوار رب العالمين
وقوائمه اربع ربوبية ورحمانية ورحيمية ومالكية يوم الدين — ولا جامع لهذه الاربع
على وجه الظلية الا عرش الله تعالى وقلب الانسان الكامل وهذه الصفات امهات لصفات
الله كلها ووقعت كقوائم العرش الذى استوى الله عليه وفى لفظ الاستواء اشارة الى هذا
الانعكاس على الوجه الاتم الاكمل من الله الذى هو احسن الخالقين — وتنتهى كل قائمة من
العرش الى ملك هو حاملها ومدبر امرها ومورد تجلياتها وقاسمها على اهل السماء والارضين
فهذا معنى قول الله تعالى ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية فان الملائكة يحملون صفاتها حقيقة
عرشية والسر فى ذلك ان العرش ليس شيئا من اشياء الدنيا بل هو برزخ بين الدنيا
والآخرة ومبدء قديم للتجليات الربانية والرحمانية والرحيمية والمالكية لاظهار التفضلات
وتكميل الجزاء والدين — وهو داخل فى صفات الله تعالى فانه كان ذا العرش من قديم ولم
يكن معه شئ فكن من المتدبرين — وحقيقة العرش واستواء الله عليه سر عظيم من اسرار
الله تعالى وحكمة بالغة ومعنى روحانى وسمى عرشا لتفهيم عقول هذا العالم ولتقريب الامر الى
استعدادتهم وهو واسطة في وصول الفيض الالهى والتجلى الرحمانى من حضرة الحق الى الملائكة
ومن الملائكة الى الرسل ولا يقدح في وحدته تعالى تكثر قوابل الفيض بل التكثر ههنا يوجب البركات

لبعض آدم ويعينهم على القوة الروحانية وينصرهم في المجاهدات والرياضات الموجبة لظهور المناسبات التي بينهم وبين ما يصلون اليه من النفوس كنفس العرش والعقول المجردة الذين يصلون الى المبدئ الاول وعلة العلل ثم اذا عاين السالك الجذبات الالهية والنسيم الرحمانية فيقطع كثيرا من حجبه وينجيه من بعد المقصد وكثرة عقباته وآفاته وينوره بالنور الالهي ويدخله في الواصلين - فيكمل له الوصول والشهود مع رؤيته عجائبات المنازل والمقامات ولا شعور لاهل العقل بهذه المعارف والنكات ولا مدخل للعقل فيه والاطلاع بامثال هذه المعاني انما هو من مشكوة النبوة والولاية وما شمت العقل رائحته وما كان لعاقل ان يضع القدم في هذا الموضع الاعجزية من جذبات رب العالمين -

واذا انفكت الارواح الطيبة الكاملة من الابدان ويتطهرون على وجه الكمال من الاوساخ والادران يعرضون على الله تحت العرش بواسطة الملائكة فيأخذون بطور جديد حظا من ربوبيته يغاير ربوبيته سابقته وحظا من رحمانيته مغاير رحمانية أولى وحظا من رحيمية ومالكية مغاير ما كان في الدنيا فهنالك تكون ثمانى صفات تحملها ثمانية من ملائكة الله باذن احسن الخالقين - فان لكل صفة ملك موكل قد خلق لتوزيع تلك الصفت على وجه التدبير ووضعها في محلها واليه اشارة فى قوله تعالى والمدبرات امرا فتدبر ولا تكن من الغافلين -

وزيادة الملائكة الحاملين في الاخرة لزيادة تجليات ربانية ورحمانية ورحيمية ومالكية عند زيادة القوابل فان النفوس المطمئنة بعد انقطاعها ورجوعها الى العالم الثاني والرب الكريم تترقى في استعدادها فتموج الربوبية والرحمانية والرحيمية والمالكية بحسب قابليتها واستعدادهم كما تشهد عليه كشوف العارفين - ان كنت من الذين أعطى

لهم حظ من القرآن فتجد فيه كثيرا من مثل هذا البيان - فانظر بالنظر الدقيق - لتجد شهادة هذا التحقيق من كتاب الله رب العالمين -

ثم اعلم ان في اية اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم اشارة عظيمة الى تزكية النفوس من دقائق الشرك واستيصال اسبابها ولاجل ذلك رغب الله في الآية في تحصيل كمالات الانبياء واستفتاح ابوابها فان اكثر الشرك قد جاء في الدنيا من باب اطراء الانبياء والاولياء وان الذين حسبوا انبيائهم وحيدا فريدا ووحدة لا شريك له كذات حضرة الكبرياء فكان مآل امرهم انهم اتخذوه الها بعد مدة وهكذا فسدت قلوب النصارى من الاطراء والاعتداء فالله يشير في هذه الآية الى هذه المفسدة والغواية ويومى الى ان المنعمين من المرسلين والنبيين والمحدثين انما يبعثون ليصطبغ الناس بصبغ تلك الكرام لا ان يعبدوهم ويتخذوهم الهة كالاصنام فالغرض من ارسال تلك النفوس المهذبة ذوى الصفات المطهرة ان يكون كل متبع قريع تلك الصفات لا قارع الجبهة على هذه الصفات فاومى في هذه الآية لاولى العلم والدراية الى ان كمالات النبيين ليست ككمالات رب العالمين وان الله احد صمد وحيد لا شريك له في ذاته ولا في صفاته واما الانبياء فليسوا كذلك بل جعل الله لهم وارثين

بمثل الفضائل الصادقة

من امتهم ورثاءهم يجدون ما وجد انبياءهم ان كانوا لهم متبعين والى هذا اشار في قوله عزوجل قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله فانظر كيف جعل الامة احباء الله بشرط اتباعهم واقتداءهم بسيد المحبوبين - وتدل آية اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم ان تراث السابقين من المرسلين والصديقين حق واجب غير مجذوذ ومفروض للاحقين من المومنين الصالحين الى يوم الدين - وهم يرثون الانبياء

ويجدون ما وجد وامن انعامات الله وهذا هو الحق فلا تكن من الممترين۔

واما ستر ذلك التوارث ولمّيت الموروث والوارث فتنكشف من

تلك الاية التى تعلم التوحيد وتعظم الرب الوحيد فان الله المعين وارحم الراحمين اذا علم

دقائق التوحيد وبالغ فى التلقين وقال اياك نعبد واياك نستعين - فاراد عند هذا

التعليم والتفهيم ان يقطع عروق الشرك كلها فضلا من لدنه ورحمة منه على امة خاتم

النبيين - ليجى هذه الامة من آفات وردت على المتقدمين - فعلمنا دعاء مبترة

وعطاء او جعلنا منه من المستخلصين - فنحن ندعوا بتعليمه ونطلب منه بتفهيمه فرحاين

برفده مفعمين بجمده قايلين اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم

غير المغضوب عليهم ولا الضالين - ونحن نسئل الله لنا فى هذا الدعاء كلما اعطى

للانبياء من النعماء ونسئله ان نثبت كالانبياء على الصراط ونتجافى عن الاشتطاط

وندخل معهم فى مربع حظيرة القدس متطهرين من كل انواع الرجس ومبادرين الى

ذرا رب العالمين فلا يخفى ان الله جعلنا فى هذا الدعاء كاظلال الانبياء واورثنا

واعطانا المعلوم والمكتوم والمعكوم والمختوم من كل آلالاء والنعماء فاحملنا منها

وقربنا ورجعنا بما يسد فقرنا ويسالت اودية بقدرها فاحللنا محل الفائزين - وهذا

هو سر ارسال الانبياء وبعث المرسلين والاصفياء لنصبغ بصبغ الكرام وننتظم فى سلك

الالتيام ونرث الاولين من المقربين المنعمين -

ومع ذلك قد جرت سنت الله انه اذا اعطا عبداً كمالا وطفق الجهال

منهم يعبد ضلالا ويشركونه بالرب الكريم عزة وجلالا بل يحسبونه ربا فعالا فيخلق الله مثله وسميه

بتسميته ويصنع كمالاته فى فطرته وكذلك يجعل لغيرته ليبطل ما خطر فى قلوب المشركين

يفعل ما يشاء ولا يسئل عما يفعل وهم من المسئولين۔ يجعل من يشاء كالدر السائغ للاعتذاء او كالدرة البيضاء فى اللمعان والصفاء ويسوق اليه شربا من التسنيم ويضمخ بالطيب العميم حتى يسفر عن مراى وسيم وارج نسيم للناظرين۔ فالحاصل انه تعالى اشار فى هذا الدعاء لطلاب الرشاد الى رحمته العامة والوداد فكانه قال انى رحيم وسعت رحمتى كل شئ اجعل بعض العباد وارثا لبعض من التفضل والعطاء لا سد باب الشرك الذي يشيع من تخصيص الكمالات ببعض افراد من الاصفياء فهذا هو سر هذا الدعاء كانه يبشر الناس بفيض عام وعطاء شامل للانام ويقول انى فياض ورب العالمين ولست كبخيل وضنين۔ فاذكروا بيت فيضى وما ثم فان فيضى قد عم وتم۔ وان صراطى صراط قد سوى ومد لكل من نهض واعتد واستعد وطلب كالمجاهدين وهذه نكتة عظيمة فى اية اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم وهى ازالة الشرك وسد ابوابه فالسلام على قوم استخلصوا من هذا الشرك وعلى من لديهم وعلى كل من تبعهم من الطالبين الصادقين۔

وفى الآية اشارة اخرى وهي ان الصراط المستقيم هو النعمة العظمى وراس كل نعمة وباب كل ما يعطى۔ وينتاب العبد نعم الله مذ اعطى له هذه الدولة الكبرى وملك لا يبلى۔ ومن تاهب لهذه النعمة ووفق للثبات عليها فقد دعي الى كل انواع الهدى ورغد العيش النضير والنور المنير بعد ليال الدجى فجاه الله من كل الهفوات قبل الفوات وادخله فى زمر الثقات بعد مقانات العصاة واراه سبيل الذين انعم عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔ واما حقيقة الصراط المستقيم التى اريدت فى الدين القويم فهى ان العبد اذا احب ربه المنان وكان راضيا بمرضاته

وفوض اليه الروح والجنان واسلم وجهه لله الذي خلق الانسان وما دعا الا اياه
وصافاه وناجاه وسئله الرحمة والحنان وتنبه من غشيه واستقام في مشيه وخشي الرحمان
وشغله حياؤه امان وقوى اليقين والايمان فمال العبد الى ربه بكل قلبه واربه وعقله
وجوارحه وارضه وحقله واعرض عما سواه وما بقي له الاربه وما تبع الاهواء وجاءه
بقلب فارغ عن غيره وما قصد الا الله في سيره وتاب من كل ادلال واغترار بما له وذي مال وحضر
حضرة الرب كالمساكين — وحذر العاجلة والغاها واحب الآخرة وابتغاها وتوكل على
الله وكان لله وفنا في الله وسعى الى الله كالعاشقين — فهذا هو الصراط المستقيم الذي
هو منتهى سير السالكين ومقصد الطالبين العابدين — وهذا هو النور الذي
لا يحل الرحمة الا بعد حلوله ولا يحصل الفلاح الا بعد حصوله وهذا هو المفتاح الذي
يناجي السالك منه بذات الصدور وتفتح عليه ابواب الفراسة ويجعل محرما من الله
الغفور — ومن ناجاه به ذات بكرة بهذا الدعاء بالاخلاص وامحاض النية ورعاية شرائط
الاتقاء والوفاء فلا شك انه يحل محل الاصفياء والاحباء والمقربين — ومن تاوه آهة
الثكلان في حضرت الرب المنان وطلب استجابة هذا الدعاء من الله الرحمان
خاشعا منهلا وعيناه تذرفان فيستجاب دعاءه ويكرم مثواه ويعطى له هداه
وتقوى له عقيدته بالدلائل المنيرة كالياقوت — ويقوى له طلبه الذي كان اوهن من
بيت العنكبوت — ويوفق لتوسعة الذرع ودقائق الورع فيدعى الى قرى الروحانيين
ومطائب الربانيين — ويكون في كل حال غالبا على هواه مغلوب — ويقوده برعاية
الشرع حيث يشاء كاشجع راكب على اطوع مركوب — ولا يبغي الدنيا ولا يتعنى لاجلها
ولا يسجد لعجلها ويتولاه الله وهو يتولى الصالحين — وتكون نفسه مطمئنة ولا تبقى كالمبيد

المضل ولا تخلق حلقة الباز المطل ويرى مقاصد سلوكه كالكرام ولا تكون صحبه
كالبهائم بل يشرب كل حين من ماء معين - وحث الله عباده على ان يبتلوه ادامت
ذلك المقام والتثبت عليه والوصول الى هذا المرام لانه مقام رفيع ومرام منيع لا يحصل
لاحد الا بفضل ربه لا بجهد نفسه فلابد من ان يضطر العبد لتحصيل هذه النعمة الى حضرت
العزة ويسئله انجاح هذه المنية بالقيام والركوع والسجدة والتمرغ على ترب المذلة باسطا
ذيل الراحة ومتعرضا للاستماحة كالسائلين المضطرين - وجملة غير المغضوب عليهم اشارة
الى رعاية حسن الاداب والتادب مع رب الارباب - فان للدعاء اداباً ولا يعرفها الا
من كان تواباً ومن لا يبالى الاداب فيغضب الله عليه اذا اصر على الغفلة وما تاب فلا يرى
من دعائه الا العقوبة والعذاب فلاجل ذلك قل الفائزون فى الدعاء وكثر الهالكون
لحجب العجب والغفلة والرياء وان اكثر الناس لا يدعون الا وهم مشركون والى غير الله
متوجهون - بل الى زيد وبكر ينظرون فالله لا يقبل دعاء المشركين - ويتركهم فى بيداءهم
تائهين - وان حبوة الله قريب من المنكسرين - وليس الداعى الذى ينظر الى اطراف
وانحاء ويختلب بكل برق وضياء ويريد ان يترع كمه ولو بوسائل الاصنام ويعلو كل ربوة
راغبا فى حبوة ويبغى معشوق المرام ولو بتوسل اللئام والفاسقين - بل الداعى الصادق
هو الذى يتبتل الى الله تبتيلا ولا يسئل غيره فتيلا ويحب الله كالمنقطعين المستسلمين
ويكون الى الله سيره ولا يعبأ بمن هو غيره ولو كان من الملوك والسلاطين - والذى يكب
على غيره ولا يقصد الحق فى سيره فهو ليس من الداعين الموحدين بل كزاملة الشياطين
فلا ينظر الله الى طلاوت كلماته وينظر الى خبثة نياته وانما هو عند الله مع حلاوة لسانه
وحسن بيانه كمثل روث مفضض او كنيف مبيض قد امنت شفتاه وقلبه من الكافرين

فاولئك الذين غضب الله عليهم وهم المرادون من قوله المغضوب عليهم انهم دعوا الى سبل
الحق فتركوها بعد رؤيتها وتخيروا المفاسد بعد التنبه على خبثها وانطلقوا ذات الشمال
وما انطلقوا ذات اليمين — وانهم ركنوا الى المين وما بقوا الا قيد
رمحين — وعدموا الحق بعد ما كانوا عارفين — واما الضالون الذين اشير اليهم فى قوله
عزوجل الضالين فهم الذين وجدوا طريقا طامسا فى ليل دامس فزاغوا عن المحجة قبل
ظهور الحجة وقاموا على الباطل غافلين — وما كان مصباح يومنهم العثار ويبين لهم
الآثار فسقطوا فى هوة الضلال غير متعمدين — ولو كانوا من الداعين بدعاء اهدنا الصراط
المستقيم لحفظهم ربهم ولاراهم الدين القويم ولنجاهم من سبل الضلالة ولهداهم الى طرق
الحق والحكمة والعدالة ليجدوا الصراط غير ملومين — ولكنهم بادروا الى الاهواء وما دعوا ربهم
للاهتداء وما كانوا خائفين — بل لووا رؤسهم مستكبرين — وسرت حميا العجب فيهم فرفضوا
الحق لهفوات خرجت من فيهم ولفظتهم تعصباتهم الى بوادى الهالكين — فالحاصل ان
دعاء اهدنا الصراط المستقيم ينجى الانسان من كل اود ويظهر عليه الدين القويم ويخرجه من
بيت قفر الى رياض الثمر والرياحين — ومن زاد فيه الحاحا زاده الله صلاحا والنبيون آنسوا
منه انس الرحمن فما فارقوا الدعاء طرفة عين الى آخر الزمان وما كان لاحد ان يكون غنيا
عن هذه الدعوة ولا معرضا عن هذه المنية نبيا وكان من المرسلين — فان مراتب الرشد
والهداية لا تتم ابد ابل هى الى غير النهاية ولا تبلغها انظار الدراية فلذلك علم الله تعالى
هذا الدعاء لعباده وجعله مدار الصلوة ليتمتعوا بارشاده وليكمل الناس به التوحيد ويذكروا
المواعيد وليستخلصوا من شرك المشركين — ومن كمالات هذا الدعاء انه يعم كل مراتب
الناس وكل فرد من افراد الاناس وهو دعاء غير محدود ولا حد له ولا انتهاء ولا غاية ولا ارجاء

فطوبى للذين يدأ ومون عليه بقلب دامي القرح وبروح صابرة على الجرح ونفس مطمئنة كعباد الله العارفين - وانه دعاء تضمن كل خير وسلامة وسداد واستقامة وفيه بشارات من الله رب العالمين - وقيل ان الطريق لا يسمى صراطًا عند قوم ذوي قلب ونور حق حتى يتضمن خمسة امور من امور الدين - وهى الاستقامة والايصال الى المقصود باليقين - وقرب الطريق وسعته للمارين - وتعيينه طريقا للمقصود في اعين السالكين وهو تارة يضاف الى الله اذ هو شرعه وهو سوى سبله للماشين - وتارة يضاف الى العباد لكونهم اهل السلوك والمارين عليها والعابرين -

والان نرى ان نوازن هذا الدعاء بالدعاء الذى عليه المسيح في الانجيل ليتبين لكل منصف ايهما اشفى للعليل وادرع للغليل وارفع شانا واتم برهانا وانفع للطالبين - فاعلم ان في انجيل لوقا قد كتب في الاصحاح الحادي عشر ان المسيح علم الدعاء هكذا (٢) فقال لهم يعني الحواريين - متى صليتم فقولوا ابانا الذى في السموات ليتقدس اسمك ليات ملكوتك لتكن مشيتك كما في السموات كذلك على الارضين - خبزنا كفافنا اعطنا كل يوم واغفر لنا خطايانا لاننا نحن ايضًا نغفر لكل من يذنب الينا (يعنى نغفر للمذنبين) ولا تدخلنا في تجربة لكن نجنا من الشرير - هذا دعاء علم للمسيحيين -

فاعلم انه دعاء يفرط في الصفات الربانية وكذلك ما يحيط على مقاصد الفطرة الانسانية بل يزيد سورة الحسرت الروحانية ويحرك القوى لطلب الاهواء الفانية والشهوات النفسانية مع الذهول عن سعادات يوم الدين - ومن جملة جمله فقرة اعنى **ليتقدس اسمك** فانظر فيها بعقلك وفهمك هل تجده حريًا

بشان الاكمل الذي ليست له حالة منتظرة من حالات الكمال ولا مرتبة مترقبة من مراتب التقدس والجلال - فان المحامد والتقدسات كلها ثابتة لحضرة العزة ولا ينتظر شئ منها فى الازمنة الاتية وهذا هو تعليم القران وتلقين كلام الله الرحمان كما مر كلامنا فى هذا البيان - ومن اقبل على الفرقان المجيد وفهمه وتدبره ونظره بالنظر السديد فينكشف عليه ان الفرقان قد اكمل فى هذا الامر البيان وصرح بان لله كمالا تاما - وكل كمال ثابت له بالفعل وليس فيه كلام ومن ينتظر الحالة المنتظرة له جهل وظلم واجترام واما الانجيل فيجعل البارى عز اسمه محتاجا الى الحالة المنتظرة وطالبا لكمالات مفقودة غير الموجودة ولا يقبل وجود كمال شجرته بل يظهر الاماني لايناع ثمرته ولبس قابل استتارة بدره بل ينتظر زمان علو قدره كان رب الانجيل راحم من فقد المرادات وعاجز عن امضاء الارادات وكم من ليلة باتها ينتظر كمالات ويترقب تغير حالات حتى يئس من ايام رشاده واقبل على عباده ليتمنوا له حصول مراده وليعقدوا الهمم لزوال كمده وعلاج رمده سبحان ربنا ان هذا الابهتان مبين - انما امره اذا اراد شيئا ان يقول له كن فيكون ما للبلبال وورد ذى الجلال رب العالمين - ثم دعاء المسيح دعاء لا اثر فيه من غير التنزيه كانه يقول ان الله منزه عن الكذب والتمويه ولكن لا توجد فيه كمالات اخرى ولا من الصفات الثبوتية اثر ادنى فان التنزيه والتقدس من الصفات السلبية كما لا يخفى على ذوى الفكر والبصيرة واما الصفات السلبية فهى لا تقوم مقام الاثبات كما ثبت عند الثقات واما ما علمنا القران من الدعاء فهو يشتمل على جميع صفات كاملة توجد فى حضرت الكبرياء الا ترى الى قوله عز وجل الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين كيف احاط صفات الله جميعها وتابط اصولها وفروعها - واشار

فی الحمد للہ ان اللہ ذات لا تحصی صفاتہ ولا تعد کمالاتہ واشار فی رب العالمین ۔ ان دلیل ربوبیتہ یعم السموات والارضین والجسمانیین والروحانیین ۔ واشار فی الرحمٰن الرحیم ان الرحمۃ بجمیع انواعہا من اللہ القیوم القدیم والخلاق الکریم واشار فی قولہ یوم الدین ان مالک المجازات ھو اللہ لا غیرہ من المخلوقین ۔ وان ابحر المجازات جاریۃ وبحر ہی تمر مر السحاب کل حین ۔ وکل ما یری عبد من فضل اللہ واحسانات بعد اعمال صالحۃ وصدق وصدقاتہ فانما ھو صنیعۃ مجازاتہ ۔ ففی ھذہ المحامد اشارات رفیعۃ عالیۃ ودلالات لطیفۃ متعالیۃ علی کل کمال لحضرت اللہ جامع کل جمال وجلال ۔ ثم من المعلوم ان اللام فی الحمد للہ للاستغراق فھو یشیر الی ان المحامد کلھا للہ بالاستحقاق ۔ واما دعاء الانجیل یعنی لیتقدس اسمک فلا یشیر الی کمال بل یخبر عن خطرات زوال ویظھر الامانی لتقدیس الرحمان کان التقدس لیس لہ بحاصل الی ھذا الآن فما ھذا الدعاء الا من نوع الھذیان فانک تعلم ان اللہ قدوس من الازل الی الابد کما ھو یلیق بالاحد الصمد فھو منزہ ومقدس من کل التدنسات فی جمیع الاوقات الی ابد الابدین ولیس محروما ومن المنتظرین ۔

ثم قولہ تعالی الحمد للہ رب العالمین الی یوم الدین رد لطیف علی الدھریین والملحدین والطبیعیین الذین لا یومنون بصفات اللہ المجید ویقولون انہ کعلۃ موجبۃ ولیس بالمدبر المرید ولا یوجد فیہ ارادۃ کالمنعمین والمعطین ۔ فکانہ یقول کیف لا تومنون برب البریۃ وتکفرون بربوبیتہ الارادیۃ وھو الذی یربی العالمین ویغمر بنوالہ ویحفظ السماوات والارض بقدرتہ وجلالہ ویعرف من اطاعہ ومن عصا فیغفر المعاصی او یودب بالعصا ومن جاءہ مطیعا فلہ جنتان وحفت بہ فرحتان فرحۃ یصیبہ من اسم الرحیم

وأخرى من الرحمن القديم فيجزى جزاء اوفى من الله تعالى ويدخل فى الفائزين ـ ولاشك ان هذه الصفات
تجعل الله مستحقا للعبادة معطيا من عطايا السعادة واما التقديس وحده كما ذكر فى الانجيل
فلا يحرك الروح للعبادة بل يتركها كالنائم العليل واما سر هذا الترتيب الذى اختاره
فى الفاتحة ربنا المجيد ذو المجد والعزة وذكر المحامد قبل ذكر الدعاء والعبادة فاعلم انه فعل ذلك
ليذكر عباده عظمة صفات البارى ذى المجد والعلاء قبل الدعاء ويشير الى انه هو المولى
لا منعم الا هو ولا راحم الا هو ولا مجازي الا هو ومنه ياتي كل ما ياتى العباد من الآلاء
والنعماء وهذا الترتيب احسن وللروح انفع فانه يظهر على السعيد من الله الرحيم ويجعله
مستعدا ومقبلا على حضرة القدير الكريم ويظهر منه تموج تام فى ارواح الطلباء كما لا يخفى
على اهل الدهاء واما تخصيص ذكر الربوبية والرحمانية والمالكية فى الدنيا والآخرة فلاجل
ان هذه الصفات الاربعة امهات لجميع الصفات الموثرة المفيضة ـ ولاشك انها محركات
قوية لقلوب الداعين ـ

ثم الانجيل يذكر الله تعالى باسم الاب والقرآن يذكره باسم الرب وبينهما
بون بعيد ويعلمه من هو زكي وسعيد وان لم يعلمه من كان من الجاهلين ـ فان لفظ الاب لفظ
قد كثر استعماله فى المخلوقين فنقلها الى الرب تعالى فعل فيه رائحة من الاشراك وهو اقرب
للاهلاك كما لا يخفى على المتدبرين ـ

ثم اعلم ان شكر المحسن المنان امر معقول مسلم عند ذوى العقول والعرفان
واذا كان المحسن مع احسانه العام ورحمه التام خالق الاشياء وقيوم العالم من الابتداء
الى الانتهاء وكان فى يده كل امر الجزاء فيضطر الانسان طبعا ليرجع الى جنابه ويتذلل على
بابه وينجو من تبابه واذا وجده فلا ينا وبه عنده هم ولا يفزعه وهم ويكون من المطمئنين ـ وهذا

الامر داخل في فطرته ومركوز في جبلته ومنتقش في مهجته انه يطلب صاحب هذه الصفات عند

الترددات ويأم به المخرج من المشكلات الطالبون يتعاطون بذكره كاس المنافثة ويتقيدون

للطلبة زناد المباحثة ويجوبون البرارى والفلوات ويطلبون اثر ذلك الجامع للبركات وقاضي الحاجات

ويبيتون مجاهدين - فبشر الله عباده انه هو - وانه مقصود ملامح عيونهم ومقصود مرامي

لحظهم ومدار شيئونهم فليطلبوه ان كانوا طالبين - ومن هذا المقام يظهر عظمة الفاتحة وكونه

من الله العلام فانها مملوءة من كل دواء وعلاج لكل داء وتنجي من كل بلاء يقوى الضعفاء

ويبشر الصلحاء ويفتح ابواب الخير وسدده ويعطى كل ذي رشد رشده الا الذى احاط عليه

غياوته وشقاوته فصار من الهالكين - وانظر الى كمال ترتيب الفاتحة من الله ذى الجلال

والعزة كيف قدم ذكر اسم الله في العبارة وجعله سرا مجملا لتفاصيل الصفات الاربعة وزين

العبارة بكمال لطايف البلاغة ثم اردفه صفة الربوبية العامة فان الله كان ككنز مخفي من

اعين اهل المعرفة فاول ما عرفوه كانت ربوبيته بكمال الحكمة والقدرة ثم ذكر الله في الفاتحة

رحمانية وبعدها رحيمية وقفاهما مالكية فوضعها طباقا وطبقها اشراقا وجعل بعضها فوق

بعض ووضعا كما كانت مدارجها طبعا وفيه آيات للمتدبرين - وعلم الله عباده ان يقدموا

هذه المحامد بين يديه ويسئلوا الهداية والاستقامة بعد الثناء عليه لتكون هذه الصفات

وتصورها سببا لفور عيون الروحانية ووسيلة للحضور والذوق والمواجيد المغيبة

وليستجاب الدعاء بهذا الحضور ويكون موجبا لانواع السرور والنور والبعد عن المعاصي النجود

لان العبد اذا عرف انه يعبد ربا احاط ذاته جميع انواع المحامد وهو قادر على ان يستجيب

جميع ادعية المحامد وعرف انه رب عظيم يوجد فيه جميع انواع الربوبية رحمان كريم يوجد فيه

جميع اقسام الرحمانية ورحيم قديم يوجد فيه كل اصناف الرحيمية ومالك مجازات يقدر على

ان يجزى كل ذى مرتبة فى الاخلاص على حسب المرتبة فيجد ذاته عظيم الشأن فى القدرة
ويجد عظمة صفاته خارجة من الاحاطة فيسعى الى بابه ويبادر الى جنابه قائلا اياك نعبد
واياك نستعين ـ فيجمع فى هذا الكلام انكسار العبد وجلال رب العالمين ـ فهذا الاجتماع
المبارك يقطع عرق الاسترابة ويكون سببا قريبا للاستجابة فيكون الداعى من المقبولين
بل ممن لا يشقى بهم جليس ولا يقربهم غول ولا تلبيس ولا يخيب فيهم منظنون وترفع حجبهم
فلا يطوى دونهم مكنون فيطلع على ما حاك فى صدور الناس وعلى امور سماوية متعالية
عن طور العقل والقياس ويدخل فى اهل السر والقرب والمكالمين ـ ويكون له الرب الكريم كالخل
الودود والحزن الموجود بل اقرب من كل قريب واحب من كل حبيب ويكون كلامه احلى من
كل شربة والهامه الذ من كل لذة ويدخل الله فى القلب فيشغف حبا وينظر الى المحب
فيجعله لبا ويصبغه بصبغ المتبتلين ـ ويأتيه منه البرهان والنور والمعان
والعلم والعرفان فلا يسعه الكتمان ولو اختفى فى مغارة الارضين فسبحان ربنا رب
الاولين والآخرين ـ

واعلموا ايها الناظرون والعلماء المستبصرون ان عيسى عليه السلام علم تمهيدا قبل الدعاء
والقرآن علم تمهيدا قبل الدعاء والفرق بينهما ظاهر على اهل الدهاء فان تمهيد
القرآن يحرك الروح الى عبادة الرحمان ويحرك العباد الى ان ينتجعوا حضرته باخلاص
النية واخلاص الجنان ويظهر عليهم انه عين كل رحمة وينبوع جميع انواع الحنان ومخصوص
باسم الرب والرحمان والرحيم والديان فالذين يطلعون على هذه الصفات فلا يزايلون
اهلها ولو سقطوا فى فلوات الممات بل يسعون اليه ويوطنون لديه بصدق القلب
وصحة النيات ويتراكضون اليه خيلهم ويسعون كالمشوق ويضطرم فيهم هوى العشق

فلا ینافس اهواء أخری عند غلبة هوا رب العالمین - فثبت ان فی تمهید هذا الدعاء تحریکا عظیماً للعابدین -

فان العبد اذا تدبر فی صفات جعلها الله مقدمة لدعاء الفاتحة وعلم انها مشتملة علی صفات کماله ونعوت جلاله باستیفاء الاحاطة ومحرکة لانواع الشوق والمحبة وعلم ان ربه مبدء لجمیع الفیوض ومنبع لجمیع الخیرات ودافع لجمیع الآفات ومالک لکل انواع المجازات منه یبدء الخلق والیه یرجع کل المخلوقات وهو منزه عن العیوب والنقائص والسیئات ومستجمع لسائر صفات الکمال وانواع الحسنات فلا شک انه یحسبه منجح جمیع الحاجات ومنجیا من سائر الموبقات فیکابد فی ابتغاء مرضاته کل المصائب ولو قتل بالسهم الصائب ولا یعجزه الکروب ولا یدری ما اللغوب ویجذبه المحبوب ویعلم انه هو المطلوب ویتیسر له استقراء المسالک لتطلب مرضات المالک فیجاهد فی سبیله ولو مار کالهالک ولا یخشی هول بلاء ویتبری کل ابتلاء ولا یبغی له من دون حبه الاکلاء ولا تستهویه الافکار وینزل من مطیة الاهواء لیمتطی افراس الرضاء ویضفر ازمة الابتغاء لیقطع المسافة النائیة لحضرت الکبریاء ویظل ابداً اله مدانیا ولا یجعل له ثانیا من الاحیاء ولا یعتور قلبه بین الشرکاء ویقول یا رب تسلم قلبی وتکفینی لجذبی وجلبی ولن یصبینی حسن الاخرین - هذه نتائج تمهید دعاء الفاتحة واما تمهید دعاء عیسی علیه السلام فقد عرفت حقیقته وما فیه من الآفة فلا حاجة الی الاعادة فتفکر فی ما مضی وتندم من زمان ما مضی وکن من التائبین +

ثم بعد ذلک ننظر الی دعاء علمه عیسی والی دعاء علمه ربنا الاعلی لیتبین ما هو الفرق بینهما لذی النهی ولینتفع به من کان من الصالحین +

فاعلم ان عیسی علیه السلام علم دعاءً یترزق علیه انصافنا اعنی خبزنا كفافنا - واما القرآن فعاف ذكر الخبز والماء فی الدعاء وعلمنا طریق الرشد والاهتداء وحث على ان نقول اهدنا الصراط المستقيم ونطلب منه الدين القويم ونعوذ به من طرق المغضوب عليهم والضالين - واشار الى ان راحة الدنيا والاخرة تابعة لطلب الصراط من اخلاق الطاعة فانظر الى دعاء الانجيل ودعاء القرآن من الرب الجليل وكن من المنصفين - واما ما جاء فی دعاء عیسی ترغیب فی الاستغفار فهو تاكيد لدعاء طلب الخبز كاهل الاضطرار لعل الله يرحم ويعطی خبزا كثيرا عند هذا الاقرار فالاستغفار تضرع لطلب الرغفان واصل الامر هو طلب الخبز من الله المنان ويثبت من هذا الدعاء ان اكثر ام عیسی كانوا عشاق الذهب واللجين وهاجری الحق للحجرين - ورايت الدين بخس من الدراهم ومجتنبی خلاصة النص وتاركی ذيل الرب الراحم والعائثين عاصين - وحبب اليهم ان يتخذوا الطمع شرعة وحب الدنيا نجعة فاستشرف الاناجيل ليظهر عليك صدق ما قيل واتق الرب الجليل ودع الاقاويل ولا تحسب الحق الصريح كالمعضلات واستوضح من المشكلات لا تخبر اعن انباء العصاة والجنايات والمهلكات فتفتش الحق قبل حموم الحمام وهجوم الالام ونزع الروح وحصر الكلام واعلم ان الخير كله فی الاسلام فطوبى للذی ضرب الخيام فی هذا المقام وقوى يقينه بالالهام ووحى الله العلام وورد اه الله رحاء الاكرام - ان المسلمين قوم سجاياهم اعلاء كلمة التوحيد وبذل النفس ابتغاءً لمرضات الله الوحيد وصلحاءهم يتافقون من الدنيا بل من الامرة ولا يتخيرون لانفسهم الاوجه رب ذی العزة ولا يتخيهم الآن غفلة من ذكر الحضرت - يتوكلون عليه ويطلبون منه هداه ولا يركنون الى الخلق بل يبتغون حباه ويمشون فی الارض هونا ولا يبطشون جبارين - وشانهم اطالة الفكرة

وتحقیق الحق وتنقیح الحکمة یراعون فی الریاست تهذب السیاست وفی اوان الخصاصة والافتقار اداب التبصر والاصطبار ولا تفاضل فیهم الا بتفاضل التقوی والتقات ولا دب لهم الا دب الکائنات وکل ذلك نوارد حاصلة من الفاتحة کما لا یخفی علی اهل الفطرة الصحیحة والتجربة فالحق ان الفاتحة احاطت کل علم ومعرفة واشتملت علی کل دقیقة حق وحکمة وهی تجیب کل سایل وتذیب کل عدو صایل ویطعم کل نزیل الی التضیف مائل ویسقی الواردین والصادرین — ولا شك انها تزیل کل شك خبیث وتجیح کل هم شتیب وتعید کل هذه وتخیب وتجعل کل خصیم نبیب ویبشر الطالبین — ولا معالج کمثله لسم الذنوب وزیغ القلوب وهو الموصل الی الحق والیقین —

واما الهدایة التی قد امرنا لطلبها فی الفاتحة فهو اقتداء محامد ذات الله وصفاته الاربعة والی هذا یشیر اللام الذی موجود فی اهدنا الصراط المستقیم ویعرفه من اعطاه الله الفهم السلیم ولا شك ان هذه الصفات امهات الصفات وهی کافیة لتطهیر الناس من الهنات وانواع السیئات فلا یومن بها عبد الا بعد ان یاخذ من کل صفت حظه ویتخلق باخلاق رب الکائنات فمن استفاض منها فیفتح علیه باب عظیم من معرفت الرب المحبوب وتتجلی له عظمته فیحصل الامانة والتنفر من الذنوب والسکنیة والاخبات والامتثال الحقیقی والخشیة والانس والذوق والشوق والمواجید الصحیحة والمحبة الذاتیة المغنیة المحرقة باذن الله مربی السالکین —

وهذه کلها ثمرات التدبر فی مضامین الفاتحة فانها شجرة طیبة توتی کل حین اکلا من المعرفة ویروی من کاس الحق والحکمة فمن فتح باب قلبه لقبول نورها فید خل فیه نورها ویطلع علی مستورها ومن غلق الباب فبعد عا ظلمته الیه بفعله وریٔی التباب والحق

بالهالكين۔

ثم اعلم ان قوله تعالى اياك نعبد واياك نستعين يدل على ان السعادت كلها فى اقتداء صفات رب العالمين ۔ وحقيقة العبادة الانصباغ بصبغ المعبود وهو عند اهل الحق كمال السعود فان العبد لا يكون عبدا فى الحقيقة عند ذوى العرفان الا بعد ان تصير صفاته اظلال صفات الرحمان فمن امارات العبودية ان تنتو لد فيه ربوبية كربوبية حضرت العزت وكذلك الرحمانية والرحيمية وصفت المجازات اظلالا لصفات الحضرت الاحدية وهذا هو الصراط المستقيم الذى امرنا لنطلبه والشرعة التى اوصينا لنرقبها من كريم ذى الفضل المبين ۔

ثم لما كان المانع من تحصيل تلك الدرجات الرياء الذى ياكل الحسنات والكبر الذى هو راس السيات والضلال الذي يبعد عن طرق السعادات اشار الى دواء هذه العلل المهلكات رحمة منه على الضعفاء المستعدين للخطيات وترحما على السالكين ۔ فامر ان يقول الناس اياك نعبد ليستخلصوا من مرض الرياء وامر ان يقولوا اياك نستعين ليستخلصوا من مرض الكبر والخيلاء وامر ان يقولوا اهدنا ليستخلصوا من الضلالات والاهواء فقوله اياك نعبد حث على تحصيل الخلوص والعبودية التامة وقوله اياك نستعين اشارة الى طلب القوة والثبات والاستقامة وقوله اهدنا الصراط اشارة الى طلب علم من عنده وهداية من لدنه لطفا منه على وجه الكرامة فحاصل الآيات ان امر السلوك لا يتم ابدا ولا يكون وسيلة للنجات الا بعد كمال الاخلاص وكمال الجهد وكمال فهم الهدايات بل كل خادم لا يكون صالحا للخدمات الا بعد تحقق هذه الصفات ۔

مثلا ان کان خادم مخلصا وموصوفا باوصاف الامانة والخلوص والعفت ولکن کان من الکسالی والوانين القاعدين وکالضيعة النومة لامن اهل السعی والجهد والجد والقوة فلاشك انه کلّ علی مولاه ولا يستطيع ان يتبع هداه ويکون من المطاوعين وخادم آخر مخلص امين — ومع ذالك مجاهد وليس بقاعد کالاخرين ولکنه جهول لايفهم هدايات مخدومه ويخطی ذات مرار کالضالين فمن جهله ربما يجترء علی الممنوعات ويوقع نفسه فی المخاطرات والمحظورات ويبعد عن مرضات المولی من جهل جاذب من الجهلات وربما يضيع نفائس المولی ودرره وجواهره من کمال جهله وحمقه وسوء فهمه ويضع الاشياء فی غير محلها من زيغ وهمه فهذا الخادم ايضا لايستطيع ان يستحصل مرضات المخدوم ويسقط جهله کلّ مرة عن اعين مولاه فيبکی کالموقوم وکذالك يعيش دائما کالملعون الملوم ولايکون من المحمودين بل يراه المولی کالمنحوس الذی لاياتی بخير فی سير ويخرب بقعته ورحلها وامواله فی کل حين —

واما الخادم المبارك والعبد المتبرك الذی يرضی مولاه ولايترك نکتة من هداه ويسمع مرحباه فهو الذی يجمع فی نفسه هذه الثلث

سوياً ولا يؤذى مؤمناً بخيانة وحيل ولا يلطمه بكيل اوجهل فيصير عبداً مرضياً
فهذه هي الاشراط الثلثة للذين يسلكون سبل ربهم مسترشدين - وفى
اياك نعبد اشارة الى الشرط الاول والى الشرط الثانى فى اياك نستعين
والى الثالث فى اهدنا الصراط فطوبي للذين جمعوا هذه الثلث ودعوا الى
ربهم كاملين - وتادبوا مع ربهم بكل الادب وسلكوا بكل شريطة غير قاصرين
فاولئك الذين رضى الله عنهم ورضوا عنه ودخلوا حظيرة القدس امنين
ولما كانت هذه الشرائط اهم الامور للذى قصد سبل النور جعلها الله الحكيم
من اجزاء الدعاء ليتدبر كالعقلاء السالك وليستبين سبيل الخاشئين -

وهذا اخر ما اردنا فى هذا الكتاب بفضل رب الارباب
والحمد لله رب العالمين - والسلام على سيدنا
ورسولنا محمد خاتم النبيين ربنا امطر
مطر السوء على مكذبيه واجعلنا
من المنصورين -

آمين

بقلم احقر الحيا من المريدين لحضرت المسيح الموعود والمهدى المسعود العبد المفتقر الى الله الاحد
غلام محمد الامرتسرى
عفى عنه



الحمد لله رب العلمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علی سید ولد آدم سید الرسل والانبیاء اصفی الاصفیاء محمد خاتم النبیین واٰلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد فیقول العبد الضعیف المفتقر الی اللہ القوی الامین **نور الدین** عصمہ اللہ من الآفات وادخلہ فی زمرۃ الآمنین وجعلہ کاسمہ نور الدین۔ اننی قد کنت لھجت مذ رأیت المفاسد من اھل الزمان وشاھدت تغیر الادیان۔ ان ارزق رویۃ رجل یجدد ھذا الدین۔ ویرجم الشیاطین وکنت ارجو ھذہ المنیۃ لان اللہ قد بشر المومنین فی کتاب مبین وقال وھو اصدق القائلین وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ الی آخر ما قال رب العلمین وکذا قال الذی ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی وھو الصدوق الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان اللہ یبعث فی ھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا فکنت لرحمتہ من المنتظرین۔ فقصدت لھذہ البغیۃ بیت اللہ مھبط انوار الحق والیقین فکنت اجوب البراری۔ واقطع الصحاری

وكم من عويص مشكل غير واضح ... انار علي فصرت منه مسهدا

وما ان رأينا مثله بطلا ابدا ... وما ان رأينا مثله قاتل العدا

واكفره قوم جهول وظالم ... وكذبه من كان فظا وملحدا

وهذا على الاسلام احدى المصائب ... يكفر من جاء النبي مؤيدا

اسفي القوم ثم حج يا مكفر صادق ... الا ان اهل الحق سموك مفندا

نبذت هدى العرفان جهلا وبعده ... اخذت طريقا قد دعا الى الردى

وانكنت تسعى اليوم في الارض مفسدا ... فتحرق في يوم النشور مسودا

ولو قبل اكفار تفكرت ساعة ... لعمري هديت وما ابيت تبددا

قصدت لترضى القوم من سوء نية ... وكان رضى الباري اتم واوكدا

وما في يديك لتبعدن مقربا ... الله البرايا قد دناه واحمدا

وقد كنت تقبل صدقه وكتبه ... فمثلك كفرا ما رأينا صفندا

الا انه قد فاق صدقا خواصكم ... وداغا رؤس الصائلين واوحدا

اتكفر يا غول البراري مثيله ... اتلعن مقبولا يحب محمدا

وتعسا لكم يا زمر شيخ مزور ... هلكتم واردا كم وعقا وافسدا

له كتب السب والشتم حشوها ... شرير ويستقري الشرور تعمدا

اضل كثيرا من ضلالات وهمه ... ويا عدما من حق مبين وابعدا

وما ان ارى فيه الفضيلة تشخصت ... نعم في طريق المفسدين تفردا

يشيع رسالات لبغي شرايد ... ويجلب الحمقى اليها ويرفدا

وما كان سبي بغضه وعداوة ... وفي الله عاديناه اذ ذم احمدا

فجذ بالهى راس كل معاند   كأخذك من عادى وليا وشددا
لتكون آيات لكل مكذب   حريص على سب مباهى تحسدا
ويا طالب العرفان خذ نيل نوره   ودع كل ذى قيل بقول المهتدى
وفى الدين اسرار وسبل خفية   يلاحظها بصير راى فى اشهدا

وآخر دعوانا ان الحمد كله
لرب رحيم بعث فينا مجددا

قد تمت هذه القصائد وقد حببنا ان نلحقها ببعض قصائد بليغة فصيحة من كلام الاديب المفلق السيد محمد سعيد الشامى الطرابلسى سلمه الله تعالى قد نظمها ومدح بها سيدنا ومرشدنا المشار اليه فيها وهجى الفرقة النصرانية ومن خالفها

خضعت لرفعة مجدك العظماء   وانثنت تسحب ذيلها العلياء
ورنت اليك مع الوقار وسلمت   وتفاخرت بمديحك الشعراء
ولك الامان من الزمان وما على   من لاذ فيك من الزمان عناء
قد حزت فضلا من الهك فوق ما   قد حازه من قبلك الآباء
وحويت علما ليس فيه مشارك   لك فى الانام وللاله عطاء
يا من اذا نزل الوفود ببابه   اغناهم عما اليه جاؤا
انت الذى وعد الرسول وحبذا   وعد به قد صحت الانباء
انت الذى ان حل جدب فى الملا   ودعوت ربك حله الاِرواء
طوبى لعبد قد رضى بك ملجأ   اذ لا نجيب وراحتاه ملاء
طوبى لقوم انت بيضة ملكهم   وكذ العصر انت فيه ذكاء

طوبى لدار انت فيها قاطن — فلقد بدت في سوحها الزهراء

يا ايها الحبر الاجل ومن به — يرجى المراد وتكشف الغماء

انى لارغب ان ارى ألسيكى — وجها عليه من الجمال رداء

يا واحدا فى ذاته وصفاته — قد حققت بوجود ذلك الاشياء

وبك استقامت للعلا اركانه — وتزينت بمقامك الجوزاء

ايدت دين الحق يا علم الهدى — وابنت طرقا طمها الجهلاء

ورفعت للاسلام حصنا باذخا — تفنى الدهور وما يليه فناء

ونكثت اهل الشرك حتى اصبحوا — في غيهم قد مسهم اقواء

وسللت سيفا للشريعة بينهم — لما رأوه اكبهم اعياء

ما زلت تضرب فيهم حتى انثنوا — من وقعة وكأنهم اهباء

جاؤا لينتصروا عليك وما دروا — ان الاله عليك منه لواء

صالوا وراموا ان يفوزوا بالاذى — قصدوا اليه قصدهم اعياء

وتفرقت احزابهم لما رأوا — اسدا هصورا كفه عضباء

ما ضرهم لو آمنوا اذ جئتهم — بل كذبوك تجابت الآراء

هيهات ان يصلوا الى ما املوا — حتى تلين وتنبت الصماء

بئس الذى قصدوا اليه من الردى — وتنزلت بقلوبهم باساء

ضلوا وقالوا ان عيسى لم يمت — بل في السماء واين منه سماء

قد مات عيسى مثل موتة امه — والموت حق ليس فيه خفاء

من كان ينكر ذا فليس بمؤمن — فيما ارى والريب منه براء

ان كان عيسى يا ابن بعيسى   ذاق الحمام فهكذا القدماء
لا مرحبا بهم ولا اهلا ولا   سهلا ولا حملتهم الغبراء
كلا ولا برحت صبا جامع مسى   مر الدهور تجذ هم حصباء
قوم كانهم الذياب اذا عوت   فاستخوزتها الكلب ورعاء
لا يقربون من الحلال وعندهم   ان الحلال طريقة شنعاء
والى الحرام تشوا خصرا بصارهم   ان الحرام لمن يرمه غذاء
يا ايها البحر الذى ما مثله   بحر وما لجميله احصاء
بل ايها الغيث الذى انوائه   فعلت بما لا تفعل الانواء
حياك ربي كلما هبت صبا   نجد وما قد غنت الورقاء

او ما ترنم فى مديحك منشد
خضعت لرفعة مجدك العظماء

السيد محمد سعيد الشاكى

وله رحمه الله تعالى

حمد غزير صادق الاذعان   لله رب دائم الغفران
فرد كثير العفو والاحسان   منشى الانام ومنزل الفرقان
اذ قد ابيرت دولة الصلبان   من وقع شهم حاذق الطعان
فى الحرب اذ يعدو بحد سنان   محى المنون وموقد النيران

كالليث صادف علة الضيعان | في يوم مخمصة على اسوان
اسد هزبر ثابت الجنان | لم يكترث بكثرة الفرسان
بنل الشكوك بقاطع البرهان | ودلائل قرت بها العينان
حبر امد موائد العرفان | واسح ابحرها على الظمآن
ردع الخصوم بقدرة المنان | يدعون ويلا نكس الاذقان
يا ايها المولى العظيم الشان | هيهات عيني ان ترى لك ثان
اذ كنت علما فخر كل زمان | ولقد تناقل فضلك الثقلان
فانعم ودم بالعز والامان | ما هز ريح ميد الاغصان

ولد رحمه الله تعالى متغزلا وممتدحا للجناب المشار اليه

الا لا اراى من احب بعيني | وعدوى اراه بكرة واصيلا
يا لقومي ويا لصحبي الحقوني | وادركوني فقد غدوت قتيلا
من لحاظ راشقات بقلبي | اسهما عنه لا ترى تحويلا
وخدود اينع الشقيق عليها | ورضاب مزاجه زنجبيلا
ظبية من قاديان سبتني | اذ رنت رنوة وطرفا كحيلا
حبذا قدها اذا يتثنى | كتثني الغصون ذللت تذليلا
ما الشمس عندي ولا البدر فاعلم | في حلاها ارى لها تمثيلا
كلا ولست في الجنان براض | يسواها ان اراها بديلا
ولقد اراني بعد ما كنت ليثا | مصمئلا عمثهلا خنشليلا
يرهب الاحمس المدجج صوتي | وبعيني يرى العزيز ذليلا

تسحب النملة يا فدينك حبيي — وابن آوى يدعو عسى العويلا
غير انى وان جننت غراما — فى هواها لاصبرن جميلا
فعسى المهيمن الذى اليه المطايا — قد تخطت تلائعا وسهولا
خير عبد يراه اشرف قوم — من لعيسى المسيح اضحى مثيلا
ان يرانى ويكشف ما بي — عن قريب قبل انوى الرحيلا

وقال رحمه الله تعالى مقرظا على هذا الكتاب المبارك وما دحا لجناب الاقدس نفع الله به المسلمين

كتاب حكى زهر الربيع نضارة — وحوى من النظم البديع طروسا
يغنى الاديب فكاهة ومسرة — عن ان يكون له الحبيب جليسا
قد صاغه الحبر الذى انواره — تدع الليالى اذا دجين شموسا
لله در القاديان فانها — كالشام حيث اقام فيها عيسى
بلد بها غيث المواهب قد همى — وتقدست ارجائها تقديسا
فكانما هى ايليا اذ حوت — جبلا حباه ربه المنا موسى
قرم تقاصر عن ثناء خصاله — فوه الزمان ولا يرى تدليسا
بحر تلاطم بالمعارف موجه — شهم علا رتبا لكمال عروسا

وقال مقرظاً عليه ايضاً

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين - وصلى الله على سيد المرسلين - اما بعد - فاني قد سرحت طرفي في مضمار حلبة البيان - واجلت قداح فكري في حديقة بستان الاذهان - اعني العجالة التي ابتكرها نتيجة افكار الزمان - محط رجال العرفان - نابغة دهره - وسحبان قطره - سيدنا ومرشدنا مسيح الزمان - مركز العز والامان - الشيخ العالم العلامه - الحبر الفاضل الجهبذ الفهامه - سمي من انزل عليه الفرقان - سيد ولد عدنان عليه الصلوة والسلام - احمد الفعال و الخصال - ادام الله عليه سوابغ الاجلال - ومنابع الافضال ولازال مرفوع الجناب مقبل الاعتاب - فوجدتها القدح المعلى - والدرة اليتيمه والروضة الاريضه والحديقة المثمره - وكيف لا ومؤلفها حبر يشار اليه بالانامل وبحر ليس له من ساحل - فكانما قد عنيته بقولي اذ كان به احرى وبسره ادرى

هيهات يوجد في الزمان نظيره	ولقد حلفت بانه لا يوجد
بالله رب الراقصات الى منا	والقائمين ظلامهم يتهجدوا

فلله دره ولا فض فوه ولا عدمه بنوه اذ قد احسن واجاد وبالغ فيما به افادة

تمت

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی اطلع شموس الهدایة فی قلوب اهل العرفان واطمع نفوس
اهل الغوایة فی ورود منهل الغفران - وانبع ینابیع المکارم لیرد علی زلالها کل ظمآن -
ورفع منابر التقدیس والتحمید وخفض اعلام البهتان - والصلوة والسلام علی
سید ولد عدنان سیدنا ونبینا محمد الذی اتی بالبیان - وعلی آله واصحابه وازواجه
فی کل وقت واوان - اما بعد فیقول اسیر ذنبه وفقیر عفو ربه المنان محمد الطرابلسی
الشامی الشهیر بحمیدان - انی لما دخلت الهند وبلدة قادیان - واجتمعت بحبرها
بل وحبر جمیع البلدان مولانا وسیدنا الشیخ **میرزا غلام احمد** صاحب الوقت
ومسیح الزمان واطلعت علی هذا الکتاب فاذا کتاب اذا ما لمحته استملحته وانی
اراه قد انتقی الحجج لازعاج المخالفین وافحام المخاصمین ذوی العوج اعطی کل ذی سهم
سهمه وما اخطاء سهمه یدعو الضالین الی الصلاح وما یدع نکتة من لوازم
الفلاح وجب علی المسلمین اطاعة امره وقد اشرب قلبی انه
من الصادقین والله حسیب وهو یعلم سر الناس وجهرهم ویعلم ما
فی السموات والارضین واخر دعوانا
ان الحمد لله رب العلمین

ب

رؤيا غريبة

اعلموا اني قمت في عجز الليل على العادة لصلاة الفجر ثم بعد اداءها غلبتني عيني بالنوم فرأيت كأن
مرشدنا رحمه الله تعالى قد صنع طعاماً كثيراً فاخراً ودعا اليه جماً غفيراً من الخلق من بلاد مختلفة
عرباً وعجماً ثم بسط سفراً وموائد عديدة وجلس عليها اولئك القوم عشرة عشرة وانا معهم
في اخرهم فاكلوا وقاموا وبقيت منفرداً فاخذني الخجل وقمت غير شبع فنظرت عن يميني
مكاناً مملوا من المرق فصرت اغرف منه حتى اكتفيت ثم انتهيت وانتهى الناس الى المكان
المذكور وقد فرش بانواع الفرش النفيسة فجلسوا بحسب مراتبهم وفيهم العلماء والامراء وغيرهم
فقام رجل منهم يعظ الناس على طريقة الفقهاء الحنفية وكانه نسب قولاً الى الاولياء فقال
احد اهل المحفل لعن الله آباء الاولياء ان كانوا يقولون بهذا فقلت لا بل اباك لم تكذب اولياء الله
وجرى ذكر الامام الجوهري فسبه رجل منهم فغضبت عليه وقلت اتشتم اماماً الدنيا في اللغات
العربية ولا تخاف من الله تعالى ورأيت كان المذكور رحمه الله تعالى قد اخذ بيدي وسلك بي منفرداً
طريقاً مستقيماً محفوفاً بالازهار والاشجار وقال لي اني قد اردت الاقامة اما في الشام او في
امرتسر فما رأيك في هذا فقلت له ان رأيي ان تقيم في الشام فانها ارض الله ومعقل المسلمين
وبها لنا اهل ونبني لك بيتاً وتتخذ بستاناً وارضاً وان اقمت معي في مكاني بحيث ذكرت لك فانه
احسن وانا اتكفل لك بجميع ذلك فقال لي ان شاء الله افعل ما اشرت به ورأيت كان قد جيء برجل مديد
القامة اصهب الوجه واللحية في ثياب رثة وهيأة قبيحة كانه يراد قتله ثم هبت من رقدتي متعجباً
من ذلك واظنه خيراً واقبالاً للمذكور وامناً له من نوائب الزمان هذا ما رأيته وعبرته

والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب.

محمد الشامي
السيد سعيد

اتمام الحجة على المكفرين من العلماء والمشايخ كلهم اجمعين

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد فاني قد سمعت انكم ايها الاخوان كفرتموني وكذبتموني وحسبتموني
مفتريا وناضلتموني حتى تنكبت الكنائن وتبين الحق وظهر الامر الكائن لكن ما ركدت زعازعكم وما
اخذتكم هيبة الحق بل جزتم عن القصد جدا وحسبتم الحق شيئا ادا وكنتم على توليكم من المصرين
فلما ارتبتم في امري وصرتم قرين الخناس موحي الوسواس توجست ما يجيش في افكاركم فطفقت مدا
بطن من استنكاركم فصنفت كتبا قد حسن ترتيبها وصففت فيح نتائجها وجمعت على التحقيق صفاء
الدرر وسكر الرحيق وقنوء العقيق وكان فيها ازعاج ادهام المتوهمين وعلاج نزغات الشياطين
واصلاح نزوات المفسدين وبيان اعنات الباغين ومعاثات الطاغين ومحاجات المعادين وحيل
المحتالين وسطوة الجائرين وكيد الكائدين مع كثير من الدلائل والبراهين وكانت اسماؤها فتح
الاسلام وتوضيح المرام وازالة الاوهام ومرآة كمالات الاسلام ولكنكم ما رأيتم وتعاميتم وكفرتم داعي
الله وعصيتم وكنتم قوما عادين واصررتم على انكاركم حتى انتهى امركم الى تكفير المسلمين ولعن المؤمنين
ولدغتم اسرارا لم تحيطوا بها وعنفتموني على ما لم تعلموا حقيقته وكنتم تضحكون علي مزاحين
وكم من حيلة دبرتها الى اذكاركم لعلي اجد قطرة من علمكم واخباركم ولكنها لم ترجع ببلة ولم تجلب
نقع غلة وما زادني سؤالي منكم غير ياس وقنوط ودر خائبين فاسترجعت على انقراض العلم ودروسه
واقول انتكاسه وشموسه وذرفت عيناي على حال قوم فيه تلك العلماء الذين هم معروق المعلم
والمبعدون من اسرار الدين ومع ذلك وجدت كل واحد منكم سادرا في غلوائه وساحبا ثوب
خيلائه ومفارقا من ارجاء حيائه ومن اكابر المفسدين فلما انسرت جلباب خفركم واماطت حجابها
النفس خضراء قفركم وتاترت ريح دفركم فهمت ان النصح لا ياخذ فيكم ولا ينفعكم قول ناصح كما لا
ينفع المتمردين فتأوهت آهة الثكلان وعيناي تهملان ودعوت الله اياما سجدا وقياما وخررت
امام حضرته واستطرحت بين يديه مبتغيا اليه اذيال وسيلته ورفعت صرخي كعقيرة المتالمين
فرأى الله برحائي واعتداء اعدائي وقلة اخلائي وبشرني بفتوحات وآيات وكرامات
وبث علي بتأييده المبين فمنها ما وعدني ربي في عشيرتي الاقربين انهم كانوا يكذبون بآيات الله وكانوا
بها يستهزؤن ويكفرون بالله ورسوله وقالوا لا حاجة لنا الى الله ولا الى كتابه ولا الى رسوله خاتم النبيين
وقالوا لا نقبل آية حتى يرينا الله آية في انفسنا وانا لا نؤمن بالفرقان ولا نعلم ما الرسالة وما الايمان وانا من الكافرين

قد دعوت ربي بالتضرع والابتهال ومددت اليه ايدي السؤال فالهمني ربي وقال سأريهم آية من انفسهم
واخبرني وقال انني ساجعل بنتا من بناتهم آية لهم فسماها وقال انها سيجعل ثيبة ويموت بعلها وابوها الى ثلث
سنة من يوم النكاح ثم نردها اليك بعد موتهما ولا يكون احدهما من العاصمين وقال انا رادوها اليك لا تبديل
لكلمات الله ان ربك فعال لما يريد فقد ظهر احد عموديه ومات ابوها في ميعاد فكونوا للوعد الآخر من المنتظرين
فتأملوا في هذا تأمل المتقين وانظروا بالمصابيح المتقدة هل هو فعل الله تعالى او كيد المفترين وهل يمكن ان
يستجيب الله دعاء ملحد كافر كما يستجيب دعاء المقبولين وكيف يخفى امر رجل يميت الله لاجل اعزازه واجلاله
رجلين ويجعل في انباء الغيب من الصادقين ان الله لا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول الذي ارسله
لاصلاح الخلق في زي الانبياء والمحدثين ومنها ما وعدني ربي واستجاب دعائي في رجل مفسد عدو الله
ورسوله المسمى ليكهرام الفشاوري واخبرني انه من الهالكين انه كان يسب نبي الله ويتكلم في شانه بكلمات خبيثة
فدعوت عليه فبشرني ربي بموته في ست سنة ان في ذلك لآية للطالبين۔

ومنها ما وعدني ربي اذ جادلني رجل من المتنصرين الذي اسمه عبد الله آتهم امرتسري انه كان اراد
ان يستأصل بالحيل اثر دين النصارى ويواري سوأته فصال على الاسلام وكان من المتشددين وباحثني
في حلقة مغتصة بالاناس مخصصة بالزحام وزخرف مكائده لارضاء الكافرين فتثبت اليه عناني
وابتثثته من معارف بياني وجعلته من المفحمين۔

فما وجدته من قلة الحياء وكان يهيم في جهلاته ويبدر في الغلواء وامتدت المباحثة
الى نصف الشهر وكنا نغدو اليه بعد صلوة الفجر ونرجع في وقت الهجير عند اشتداد حر الظهيرة
وتركنا الاستراحة كالمجاهدين فبينما انا في فكر لاجل ظفر الاسلام وافحام اللئام فاذا بشرني
ربي بعد دعوتي بموته الى خمسة عشر اشهر من يوم خاتمة البحث فاستيقظت وكنت من المطمئنين
ثم جئناه واجتمعت الحلقة وحضر الخاص والعام واحضرت الدواة والاقلام فما لبثنا ان قرأت وابديت
من كل ما اخبرت من رب الارباب واملينه في الكتاب ثم ارتحلت من ارضي وحسبت ذالك البحث افضل قربتي
وحسبت ذالك النبأ نعمة من نعماء رب العالمين فتفكروا لعا فاكرم الله ولا تعجلوا في تكفيري ولا تسبوا ان لا تقدرون
وان كنتم في شك فانتظروا هذه الانباء المذكورة فانها معيار لصدقي وكذبي وان لم تنتهوا فقد تمت عليكم حجة الله
وحجتي ولن تضروني شيئا وستسئلون عند مالك يوم الدين وان تتوبوا وتتقوا فان الله لا يضيع اجر المحسنين